ماہنامہ
# جہدِ حق

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق

جلد نمبر 30 ...... شمارہ نمبر 07 ...... جولائی 2023

(قیمت 10 روپے)

Registered No. CPL-13

# ☆انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے واقعات کی رپورٹ

| | |
|---|---|
| 1-وقوعہ کیا تھا: | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 2-وقوعہ کب ہوا؟ | سال | مہینہ | تاریخ |
| | | | |

| | | |
|---|---|---|
| 3-وقوعہ کہاں ہوا؟ | گاؤں | محلّہ |
| | ڈاک خانہ | تحصیل وضلع |

| | | |
|---|---|---|
| 4- کیا وقوعہ کا مقامی رسم ورواج سے تعلق ہے | ہاں | نہیں |

| | |
|---|---|
| 5-وقوعہ کیسے ہوا؟(مختصر تفصیل) | |
| 6-وقوعہ کا ماضی کے کسی دوسرے واقعہ سے تعلق اور اس کی مختصر تفصیل | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 7-وقوعہ کا شکار ہونے والے کے کوائف | نام | ولد/زوجہ | پیشہ |
| | | | |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| 8-وقوعہ سے متاثر ہونے والے کے معاشی/سماجی حیثیت | بچہ/بچی | عورت/مرد | غریب/ان پڑھ | بوڑھا/بوڑھی | بیمار |
| | مخالف سیاسی کارکن | سماجی کارکن | اقلیتی فرقے کا رکن | دیگر (تخصیص کریں) | |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 9-وقوعہ میں ملوث اشخاص کے کوائف: | نام | ولدیت/زوجیت | عہدہ | پیشہ |
| | -1 | | | |
| | -2 | | | |
| | -3 | | | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 10-وقوعہ کے ذمہ دار فرد/افراد کی معاشی/سماجی حیثیت | بڑا جاگیردار/زمیندار/بہت امیر آدمی | متوسط طبقے سے/غریب آدمی | بااثر صلاحیت/سیاسی اثرورسوخ |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 11-وقوعہ کی پشت پناہی کرنے والے عناصر کے کوائف | نام اور ولدیت | عہدہ | پیشہ | پارٹی/ادارہ |
| | -1 | | | |
| | -2 | | | |
| | -3 | | | |

12-وقوعہ سے متعلقہ فریقین گواہان وغیر جانبدار افراد کے کوائف وموقف

| وقوعہ سے تعلق | نام اور ولدیت | وقوعہ سے متاثر ہونے والے کے ساتھ تعلق/رشتہ داری | عہدہ | موقف |
|---|---|---|---|---|
| واقعہ سے متاثر | | | | |
| واقعہ کا ذمہ دار | | | | |
| چشم دید گواہ | | | | |
| غیر جانبدار/پڑوسی | | | | |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 13-اس قسم کے واقعات علاقہ میں کس قدر ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں | بہت زیادہ | اکثر اوقات | کبھی کبھار | کبھی نہیں |
| 14-اس قسم کے واقعات اندازاً کتنی تعداد میں ہوتے ہیں | روزانہ | ماہانہ | سالانہ | |

| |
|---|
| 15-وقوعہ کے بارے میں HRCP نامہ نگار/اس کے ساتھ چھان بین کرنے والے/والوں کی رائے |

| | | | |
|---|---|---|---|
| رپورٹ بھیجنے والے کے کوائف: | نام | پتہ: گاؤں/محلّہ | شہر/ضلع |
| | | | |

| |
|---|
| انسانی حقوق کے عالمی منشور کی کس شق کی خلاف ورزی ہوئی؟ |
| |

دستخط: ...............................................................

تاریخ: ...............................................................

نوٹ: اگر تفصیلات فارم پر نہ آسکیں تو نمبر لکھ کر سادے کاغذ پر تفصیل درج کریں

☆تمام ساتھی جو انسانی حقوق کے حوالے سے رپورٹیں بھیجتے ہیں آئندہ اس فارم کی فوٹو کاپی کروا کر پُر کرکے بھیجیں

# فہرست


قومی محنت کش کانفرنس کے مطالبات کا منشور 03

ایچ آر سی پی نے کشتی سانحہ کی تحقیقات اور محاسبے کا مطالبہ کیا ہے 04

ایذا رسانی اور دیگر ظالمانہ، غیر انسانی یا تضحیک آمیز سلوک یا سزا کے خلاف میثاق 05

حقوق کے تحفظ کے لیے مزدور تحریک منظم کریں، حارث خلیق 11

تشدد کے متاثرین کے ساتھ یک جہتی کے عالمی دن پر تقاریب کا اہتمام 13

'پولیس ہمارے فریج سے قربانی کا گوشت نکال کر لے گئی' پاکستان میں احمدیوں کی عید ڈر ڈر کر گزری 15

ریاستی سطح پر بھی مختلف ادارے تشدد کرتے ہیں 17

بحیرہ روم میں مہاجرین کی ہلاکتیں روکنے کے لیے فوری اقدامات کی ضرورت 19

زیادتی کا شکار طالبہ کا ملزم کی گرفتاری کے لیے مظاہرہ 22

پولیس ایمرجنسی نمبر 15 پر کال کرنا جرم بن گیا 22


## قومی محنت کش کانفرنس کے مطالبات کا منشور


حنا جیلانی

چیئرپرسن پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق


پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) نے 25 جون کو آرٹس کونسل آف پاکستان، کراچی میں تمام افراد کے لیے باعزت مزدوری اور روزگار کے حق کا تحفظ کے موضوع پر ایک قومی کانفرنس کا انعقاد کیا۔ کانفرنس میں متفقہ رائے سے مطالبات کا منشور منظور ہوا جو کہ درج ذیل ہے۔

ہم، تمام افراد کے لیے باعزت کام اور روزگار کے حق پر پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کی قومی کانفرنس، کے شرکاء یقین رکھتے ہیں کہ:

1۔ ہر قسم کی محنت کو باعزّت کام کی نگاہ سے دیکھا جانا چاہیے اور کسی بھی کام کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے۔

2۔ سماجی بہبود اور تحفظ کو عالمگیر شہریت کی بنیاد پر ایک لازمی حق سمجھا جانا چاہیے نہ کہ محنت کش کی اہلیت یا کام کی بنیاد پر ملنے والی کوئی خاص رعایت۔

3۔ کم از کم اُجرت کی بجائے تمام محنت کشوں کو اتنی اجرت ضرور ملنی چاہیے جس سے وہ معقول اور باوقار زندگی بسر کر سکیں۔

4۔ شعبہ محنت میں تعلقات اور اجتماعی سودا بازی کا حق مذہب، ذات، صنف اور لسانیت جیسی رکاوٹوں سے آزاد ہونا چاہیے۔

ہم پاکستان بھر کے محنت کشوں کی بنیادی ضروریات پورا کرنے کے لیے درج ذیل اہم مطالبات پیش کرتے ہیں:

1۔ وفاقی حکومت یکطرفہ طور پر اُجرتیں طے کرنے کی روایت ترک کرے۔ اس کے بجائے، ویج بورڈز کو بااختیار بنا کر اُنہیں یہ اختیار دیں کہ وہ اب کم از کم اجرت طے کرنے کے مرحلے سے آگے بڑھ کر کم از کم بنیادی ضروریات پورا کرنے والی اجرت طے کر سکیں۔

2۔ صحت کی دیکھ بھال، صفائی، تعلیم اور استعداد سازی کے لیے چلائی جانے والی فلاحی اسکیمیں تمام پس ماندہ محنت کش طبقوں اور اُن کے خاندانوں، خاص طور پر ماہی گیروں، کان کُنوں، صفائی ستھرائی کرنے والے مزدوروں، بے زمین کسانوں اور چھوٹے کسانوں، گھریلو ملازمین، اپنے گھر میں رہ کر کام کرنے والے مزدوروں، اور آزاد پیشہ ور محنت کشوں تک پہنچائیں۔

3۔ صوبائی سطح پر سہ فریقی کانفرنسوں کی روایت بحال کریں اور نچلی سطح کی سماجی تحریکوں سے ربط پیدا کریں۔

4۔ عوام کی مدد اور ماہرین کی رہنمائی سے مہارتوں اور تکنیکی تعلیم کے پروگراموں پر نظر ثانی کریں اور غیر رسمی شاگردی (Apprenticeship) کے نیٹ ورکس کو مرکزی دھارے میں لائیں۔

5۔ سوشل سکیورٹی اور پنشن سمیت محنت کشوں کی دیگر سہولیات کا دائرہ بڑھا کر ایسے محنت کشوں کو بھی اُن میں شامل کریں جو قدرتی آفات اور تنازعات کی وجہ سے روزگار سے محروم ہو سکتے ہیں۔

6۔ محنت کشوں کے معاہدے کی حیثیت سے قطع نظر تمام محنت کشوں کو ہیلتھ انشورنس، سوشل سکیورٹی اور ای او بی ائی کے فوائد فراہم کریں۔

7۔ کم از کم پنشن 25 ہزار روپے مقرر کی جائے۔

8۔ ٹاؤن پلاننگ اور ساحلی ترقیاتی پروگراموں پر کام کرتے وقت مقامی ماہی گیروں کے کام اور قدر و قیمت کا خیال رکھیں۔

9۔ دیہی ترقی، غربت میں کمی اور مزدوروں کے حقوق کے تحفظ جیسے اقدامات پر عوامی پالیسی کے مباحث میں زرعی مزدوروں کی رائے کو اہمیت دیں۔

10۔ شعبہ زراعت، صنعت اور سروسز کے محنت کشوں کو مقامی، صوبائی اور وفاقی حکومتوں میں متناسب نمائندگی دی جائے۔

11۔ زرعی مزدوروں کو ملازمت اور روزگار کی شرائط کے بارے میں بین الاقوامی معیارات سے متعلق موجودہ قوانین کے دائرے میں لائیں۔

12۔ پس ماندہ محنت کشوں کے تحفظ کے لیے قانون سازی کریں اور ادارہ جاتی انتظامات کریں، خواتین کے خلاف امتیازی سلوک، بچوں کی مشقت اور جبری مزدوری ختم کریں، اور پیشہ ورانہ حادثات اور بیماریوں سے بچاؤ اور تحفظ یقینی بنائیں۔

13۔ خواتین زرعی مزدوروں کے حقوق جیسے کہ اُن کی وراثت اور ملکیت کے حق اور آمدنی و اثاثوں کی منصفانہ ملکیت کے حق کی حفاظت کریں۔

14۔ شکایات کے اندراج کے ایسے مؤثر طریقے وضع کریں کہ محنت کش حفاظتی انتظامات اور حقوق کی خلاف ورزیوں کے خلاف بلاخوف و خطر شکایات درج کروا سکیں، اور محنت کشوں کی شکایات کی غیر جانبدارانہ اور مؤثر تحقیقات کریں۔

15۔ جائے روزگار پر صورت حال کا جائزہ لینے کے لیے معائنوں کی تعداد میں اضافہ کریں، انسپکٹروں کی تربیت کے لیے وسائل مختص کریں اور خلاف ورزی کرنے والوں کو عدالتوں میں جوابدہ ٹھہرائیں۔

16۔ کان کنی اور صفائی کے کام، خاص طور پر گٹروں کی صفائی سمیت خطرناک پیشوں میں مزدوروں کے لیے حفاظتی ذاتی سازوسامان اور حفاظتی تربیت کی فراہمی سے متعلق ضوابط لاگو کریں۔

17۔ کانوں میں بچوں سے مشقت کروانے والے مالکان اور ٹھیکیداروں کو سزا دیں۔

18۔ غیر رسمی مزدوروں کی تربیت، تعلیم اور قانونی امداد کے ذریعے فیکٹریوں میں باضابطہ روزگار کے مواقع کو فروغ دیں۔

19۔ لیبر قوانین اور ضابطوں کی اُردو اور علاقائی زبانوں میں وسیع پیمانے پر دستیابی یقینی بنائیں۔ اس مقصد کے لیے تربیتی ورکشاپس اور سیمینارز منعقد کروائیں تاکہ آجروں اور ملازمین دونوں میں مزدوروں کے حقوق کے بارے میں شعور بڑھایا جاسکے۔

20۔ لیبر سرویز اور مردم شماری کے اعداد و شمار کی دستاویز سازی کی جائے تاکہ اس سے پالیسی سازی میں مدد مل سکے۔

21۔ آجر اگر محنت کشوں کو ٹریڈ یونینز بنانے کا حق استعمال کرنے سے روکیں تو اُن کے خلاف مقدمات درج کریں۔

22۔ میٹھے پانی کی جھیلوں پر تجاوزات اور صنعتوں اور میونسپل کے فضلے کو آبی ذخائر میں پھینکنے سے روکنے کے لیے ماحولیاتی ضوابط کا اطلاق کریں۔

23۔ ماہی گیروں کے ذریعہ معاش کے حق کے تحفظ کے لیے غیر قانونی جالوں اور ٹرالنگ پر پابندی نافذ کریں

24۔ کان کنی سے متعلق آئی ایل او کے کنونشن 176 اور کام جگہ پر ہراسانی سے متعلق آئی ایل او کے کنونشن C-190 کی توثیق کی جائے۔

25۔ ریاست کو تمام مزدوروں کی آزادانہ نقل و حرکت کے حق کا تحفظ کرنا چاہیے اور یقینی بنانا چاہئے کہ سکیورٹی کے نام پر اقدامات کی وجہ سے یہ حق متاثر نہ ہو۔

26۔ معذوری کا شکار افراد کے لیے مختص کیے گئے پانچ فیصد کوٹہ پر عمل درآمد کیا جائے نیز اس کا نجی اداروں پر بھی اطلاق کیا جائے۔

## ایچ آر سی پی نے کشتی سانحہ کی تحقیقات اور محاسبے کا مطالبہ کیا ہے

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) گزشتہ ہفتے یونان کے ساحل پر کشتی الٹنے سے ڈوبنے والے کم از کم 300 پاکستانی شہریوں، جن میں خواتین اور بچے بھی شامل تھے، کی المناک موت پر صدمے کا شکار ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ان اموات سے بچا جا سکتا تھا اور یہ سانحہ ریاست کے لیے ایک واضح یاد دہانی ہے کہ وہ انسانی حقوق کی ایک دیرینہ اور سنگین خلاف ورزی کو روکنے میں ناکام رہی ہے۔

پاکستان انسانی اسمگلنگ کا معروف نقطہ آغاز، راہداری اور منزل کے طور پر جانا جاتا ہے۔ تاہم، یہ واضح ہے کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے درمیان ہم آہنگی کی شدید کمی اسمگلروں کو بلا روک ٹوک کام کرنے کا موقع دے رہی ہے۔ ریاست کو نہ صرف اس آفت میں اپنے کردار کی ذمہ داری قبول کرنی چاہیے بلکہ اسے یہ بھی تسلیم کرنا چاہیے کہ ملک میں دستیاب معاشی مواقع کی کمی زیادہ سے زیادہ لوگوں کو خطرے سے بے خبر ایسے راستوں پر جانے پر مجبور کرتی ہے۔

ایچ آر سی پی اسمگلنگ کے واقعات کا سراغ لگانے، ان پر نظر رکھنے اور رپورٹ کرنے میں وفاقی تحقیقاتی ایجنسی کی کارکردگی پر سوال اٹھانا ضروری سمجھتا ہے۔ ریاست کو بھی انسداد اسمگلنگ کی جامع قانون سازی پر عمل درآمد کرنا چاہیے اور متعلقہ سرکاری اہلکاروں کو ایسے جرائم کی شناخت اور رپورٹ کرنے اور مجرموں کا محاسبہ کرنے کی تربیت دینی چاہیے۔

[پریس ریلیز۔ لاہور۔ 19 جون 2023]

## جمہوری تحریک مؤثر مزدور تحریک کے بغیر ممکن نہیں

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) نے سب کے لیے باوقار مزدوری کے حق پر منعقد کی گئی اپنی قومی کانفرنس میں مشاہدہ کیا ہے کہ کسی بھی حقیقی جمہوری تحریک کی ریڑھ کی ہڈی ایک ایسی مضبوط مزدور تحریک ہوتی ہے جو سماجی تحفظ، بلا امتیاز مناسب اجرت، اجتماعی سودے بازی کا حق اور کام کے انسانی حالات کی تائید کرتی ہو۔

ماہرین تعلیم اور محققین کے ایک پینل نے جن میں عمیر رشید، ڈاکٹر فہد علی، طٰحہ کبیر، ذیشان نول، نور مزمل، اور محمد رفیق شامل تھے، اپنے فیلڈ ورک کے مشاہدات کی بنیاد پر ماہی گیروں، ٹیکسٹائل ورکرز، صفائی ستھرائی کرنے والے مزدوروں، کان کنوں اور زرعی مزدوروں کے حقوق کی صورتحال کا جائزہ پیش کیا۔ ڈائریکٹر فرح ضیا نے اعلان کیا کہ یہ مطالعے، جو پاکستان میں مزدوروں اور مزدوروں کے حقوق کا از سر نو ادراک کرنا ہے، کو ایک سابق اسٹاف ممبر اور محنت کشوں کے حقوق کے کارکن سے منسوب کرتے ہوئے ایچ آر سی پی کی شکیل پٹھان لیبر اسٹڈیز سیریز کے ایک حصے کے طور پر شائع کیا جا رہا ہے۔

پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف لیبر ایجوکیشن اینڈ ریسرچ کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر کرامت علی نے معقول کام کے حق پر بات کرتے ہوئے کہا کہ منصفانہ اجرت کے نفاذ کے لیے ایک طریقہ کار ضروری ہے۔ ایگریکلچرل جنرل ورکرز یونین (سندھ) کی نائب صدر سجا گی بھیل نے نوٹ کیا کہ خواتین زرعی کارکنوں کو ان کے مرد ہم منصبوں کے مقابلے میں نمایاں طور پر کم تنخواہ دی جاتی ہے۔ پاکستان فشر فوک فورم کے جنرل سیکرٹری سعید بلوچ نے ماہی گیروں کو انتہائی پسماندہ مزدور گروپوں میں شمار کرتے ہوئے اس بات کی پر زور حمایت کی کہ انہیں بڑھاپے میں پنشن دی جائے۔ سندھ کول مائننگ کمپنی کے جنرل سیکرٹری آصف خٹک نے کان کنی کے حادثات کے تعداد اور چوٹ یا موت کی صورت میں ناکافی گرانٹ کی طرف توجہ مبذول کرائی۔

آل پاکستان ورکرز فیڈریشن کے جوائنٹ سیکرٹری اکرم بوندانے کہا کہ یہ ضروری ہے کہ شعبہ لیبر کی صوبوں کو منتقلی کے بعد لیبر سے متعلق بین الصوبائی مسائل کے حوالے سے پیدا ہونے والی بے ضابطگیوں کو دور کیا جائے۔ متحدہ لیبر فیڈریشن کے جنرل سیکرٹری حنیف رامے نے سفارش کی کہ ورکرز ویلفیئر فنڈ، سوشل سکیورٹی کے اداروں اور ای او بی آئی کو خود مختار بنایا جائے۔ ہوم بیسڈ وومن ورکرز فیڈریشن کی سیکرٹری جنرل زہرہ خان اور لیڈی ہیلتھ ورکرز یونین کی بشریٰ ارائیں نے اپنی اپنی یونینوں کی تاریخ بیان کی اور بتایا کہ کس طرح ان کی برادریوں میں زیادہ باوقار مزدوری ممکن ہوئی۔ ورکرز ایجوکیشن اینڈ ریسرچ آرگنائزیشن کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر میر ذوالفقار علی نے مزید کہا کہ خواتین کے لیے کام کی جگہوں کو محفوظ بنانے کے لیے کام کی جگہ پر جنسی ہراسانی کی اطلاع دینے اور اس سے نمٹنے کے لیے اقدامات ضروری ہیں۔

ایچ آر سی پی کے شریک چیئر مین اسد اقبال بٹ نے کہا کہ مزدوروں کے ٹھیکے کے نظام نے پاکستان میں مزدوروں کی تحریک کو متاثر کیا ہے۔ تجربہ کار صحافی اور ایچ آر سی پی کے خان حسین نقی نے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے خود کو مؤثر طور پر منظم کریں۔ آخر میں وائس چیئر ایچ آر سی پی سندھ قاضی خضر حبیب نے تمام مقررین اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

ایچ آر سی پی کے سیکرٹری جنرل حارث خلیق نے مطالبات کا منشور پیش کر کے کانفرنس کا اختتام کیا جسے تمام شرکاء نے منظور کیا۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ محنت کی تمام اقسام کو باوقار کام کے طور پر تسلیم کیا جانا چاہیے اور لیبر تعلقات اور اجتماعی سودے بازی کا حق مذہب، ذات پات، جنس اور نسل کی رکاوٹوں سے پاک ہونا چاہیے۔ مزید برآں، قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ سماجی بہبود اور تحفظ کو ایک عالمگیر شہریت پر مبنی استحقاق کے طور پر دیکھا جائے، جب کہ تمام کارکنوں کو ایک ایسی اجرت کا حقدار ہونا چاہیے جس سے وہ ایک معقول اور باوقار زندگی بسر کر سکیں۔

[پریس ریلیز۔ لاہور۔ 25 جون 2023]

# ایذا رسانی اور دیگر ظالمانہ، غیر انسانی یا تضحیک آمیز سلوک یا سزا کے خلاف میثاق

غیرانسانی، ظالمانہ، توہین آمیز سلوک وسزا پر مکمل پابندی لگانے کے لیے اقوام متحدہ کا بین الاقوامی عہد نامہ (کنونشن) 10 دسمبر 1984 کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے متفقہ طور پر منظور کیا۔ دفعہ 27 (1) کی رُو سے 26 جون 1987 کو اس کا اطلاق ہوا تھا۔

اس میثاق کی فریق ریاستوں نے یہ سمجھتے ہوئے کہ وہ اصول جن کا اقوام متحدہ کے منشور میں اعلان کیا گیا ہے، ان کی مطابقت میں تمام انسانوں کے مساوی اور ناقابل انتقال حقوق کو تسلیم کرنا ہی، آزادی، انصاف، اور دنیا میں امن کی بنیاد ہے، یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ وہ حقوق انسان کے پیدائشی وقار سے اخذ کیے گئے ہیں، انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کو عالمی سطح پر فروغ دینے اور ان کی بجا آوری کے لیے اس منشور بالخصوص دفعہ 55 کے تحت ریاستوں کی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے، انسانی حقوق کے عالمی اعلامیے کی شق 5 اور شہری اور سیاسی حقوق کے بین الاقوامی میثاق کی شق 7، جن میں یہ کہا گیا ہے کہ کسی بھی فرد کو ایذا رسانی یا ظالمانہ یا غیر انسانی یا ذلت آمیز سلوک کا نشانہ نہیں بنایا جائے گا، کے حوالے سے، تمام افراد کو ایذا رسانی اور دیگر ظالمانہ، غیر انسانی یا ذلت آمیز سلوک یا سزا سے تحفظ کے اعلامیے، جس کی منظوری جنرل اسمبلی نے 9 دسمبر 1975 کو دی تھی، کے حوالے سے بھی دنیا بھر میں ایذا رسانی اور دیگر ظالمانہ غیر انسانی یا ذلت آمیز سلوک یا سزا کے خلاف جدوجہد کو اور زیادہ مؤثر بناتے ہوئے،

مندرجہ ذیل باتوں پر اتفاق کیا ہے:

**حصہ اول**

**شق 1**

1- ایذا رسانی سے مراد، مخصوص مقاصد کے حصول کے لیے، ہر ایسا اقدام، جس کے ذریعے کسی شخص کو ذہنی یا جسمانی طور پر شدید درد یا تکلیف میں مبتلا کیا جائے تاکہ اس سے یا کسی دوسرے شخص سے معلومات حاصل کی جا سکیں، یا اعتراف پر مجبور کیا جا سکے، یا کسی ایسے کام کی سزا دینا مطلوب ہو جو اس نے یا کسی دوسرے شخص نے کیا ہو یا جس کے کرنے کا اس پر یا کسی دوسرے شخص پر شک کیا جا رہا ہو، یا اس کو یا کسی دوسرے شخص کو ڈرانا، دھمکانا، خوفزدہ کرنا یا مجبور کرنا، یا کسی شخص کے ایماء پر کسی بھی قسم کا امتیازی سلوک کرنا مقصود ہو۔ جبکہ ایسا درد یا تکلیف کسی سرکاری ملازم کے ذریعے، یا اس کے اکسانے پر یا اس کی اجازت اور رضامندی سے، یا ایسے اشخاص کے ذریعے پہنچائی جائے جو سرکاری حیثیت میں کام کر رہے ہوں۔

اس میں ایسا درد یا تکلیف شامل نہیں، جو پہلے سے موجود کسی وجہ سے رونما ہو یا قانونی طور پر جائز پابندیوں کے عائد ہونے سے اتفاقی طور پر پیدا ہو گیا ہو۔

2- یہ شق کسی بھی بین الاقوامی دستاویز یا قومی قانون سازی سے متصادم نہیں جو کہ وسیع اطلاق پر مبنی دفعات پر مشتمل ہو سکتی ہے۔

**(نوٹ: کنونشن صرف ایسی ایذا رسانی کے بارے میں ہے جس کا ذمہ دار کوئی سرکاری اہلکار ہو، کیونکہ شہری کی شہری کے ساتھ زیادتی سے نمٹنے کے لیے عام قوانین موجود ہیں)**

**شق 2**

1- ہر حکومت، اپنے زیر انتظام علاقوں میں، اذیت رسانی پر قابو پانے کیلئے، موثر قانونی، انتظامی اور دیگر اقدامات بروئے کار لائے گی۔

2- کوئی بھی غیر معمولی حالات، چاہے وہ جنگ کی حالت ہو یا جنگ کا خطرہ، اندرونی سیاسی عدم استحکام یا ہنگامی حالات، ایذا رسانی کے لیے معقول وجہ قرار نہیں پائیں گے۔

3- کسی بھی اعلیٰ اختیاراتی افسر یا پبلک اتھارٹی کی طرف سے صادر کیے گئے احکامات، ایذا رسانی کے لیے جواز قرار نہیں پائیں گے۔

**شق 3**

1- کوئی بھی فریق ریاست کسی شخص کو کسی ایسی ریاست کے حوالے نہیں کرے گی یا اسے واپس نہیں لوٹائے گی جہاں اس بات کے ٹھوس شواہد موجود ہوں کہ وہاں اسے ایذا رسانی کا نشانہ بنایا جائے گا،

2- اس بات کا تعین کرنے کے لیے کہ آیا ایسے شواہد موجود ہیں یا نہیں، ماہر حکام تمام متعلقہ امور، بشمول، جہاں مناسب ہو، متعلقہ ریاست میں انسانی حقوق کی مجموعی، سنگین اور بڑے پیمانے پر ہونے والی خلاف ورزیوں کا جائزہ لیں گے۔

**شق 4**

1- ہر حکومت، ایذا رسانی کو فوجداری قانون کے تحت ایک جرم قرار دے گی۔ یہ قانون، ان تمام افراد پر لاگو ہوگا جو ایذا رسانی کے مرتکب ہوتے ہیں یا اس کی کوشش کرتے ہیں۔

2- تمام حکومتیں، ان جرائم کو مناسب سزاؤں کے ذریعے جرم کی سنگینی اور شدت کو مدنظر رکھتے ہوئے، قابل تعزیر بنائیں گی۔

**شق 5**

(1) ہر فریق ریاست ایسے اقدامات کرے گی جو کہ درج ذیل صورتوں میں ان جرائم کے حوالے سے اس کی عملداری قائم کرنے کے لیے ضروری ہو سکتے ہیں جن کا حوالہ شق 4 میں دیا گیا ہے۔

(الف) جب جرائم کا ارتکاب اس کے دائرہ اختیار میں آنے والے علاقے یا اس ریاست میں اندراج شدہ بحری جہاز یا ہوائی جہاز میں کیا جائے۔

(ب) جب مبینہ مجرم اس ریاست کا شہری ہو

(2) ہر فریق ریاست ایسے اقدامات کرے گی جو کہ ان صورتوں میں ایسے جرائم کے حوالے سے اس کی عملداری قائم کرنے کے لیے ضروری ہوں، جہاں مبینہ مجرم اس کے دائرہ اختیار میں آنے والے علاقے میں موجود ہو اور یہ شق 8 کی مطابقت میں

---

جب قلم کی نوک سے ہم لکھتے ہیں
ہمارے سر تلوار سے کٹتے ہیں
سچ سننے کی تم میں عادت نہیں
تب ہی تو ہمارے آنسوں بکتے ہیں
ہماری غریبی کا تم مذاق اڑاتے ہو
پھر بھی ہم اپنا سر اونچا رکھتے ہیں
تیرا ہر ستم وزخم ہم نے برداشت کیا
کیونکہ ہر انسان کا دکھ ہم سمجھتے ہیں
تو کیا جاجے درد انسان کیا ہوتا ہے
تیرے جیسے بازاروں میں بکتے ہیں
تیری تو عادت ہے دکھ درد دینے کی
تمہارے جیسوں کے سامنے ہم نا جھکتے ہیں
تیرے ماضی اور مستقبل سے ہم ہیں باخبر
اندھیروں میں ہم اپنوں کو ڈھونڈتے ہیں
(یعقوب لطیف سومرو)

اسے ایسی کسی بھی ریاست کے حوالے نہ کرے جن کا ذکر اس شق کے پیرا گراف نمبر 1 میں کیا گیا ہے۔

(3) یہ میثاق جرائم سے متعلق ایسی کسی بھی عملداری کو خارج نہیں کرتا جس کا اطلاق واقعی قانون کی مطابقت میں کیا گیا ہو۔

## شق 6

دستیاب معلومات کا جائزہ لینے کے بعد مطمئن ہو جانے کی صورت میں اگر ضرورت پڑے تو کوئی بھی ریاست جس کے علاقے میں مبینہ طور پر ایسے جرم کا ارتکاب کرنے والا شخص موجود ہو جس کا حوالہ شق 4 میں دیا گیا ہے، اسے حراست میں لے گی یا پھر اس کی موجودگی کو یقینی بنانے کے لیے دیگر قانونی اقدامات کرے گی۔ حراست اور دیگر قانونی اقدامات وہ ہوں گے جن کی ضمانت اس ریاست کے قانون میں دی گئی ہو لیکن انہیں صرف اتنی مدت تک جاری رکھا جا سکتا ہے جو کہ کسی بھی فوجداری یا مجرم کی سپردگی سے متعلق قانونی کارروائی کے عمل میں لانے کے لیے ضروری ہو۔

2- ایسی ریاست فوری طور پر حقائق کی ابتدائی تحقیقات کرے گی۔

3- کسی بھی زیر حراست شخص کو اس شق کے پیرا گراف نمبر 1 کی مطابقت میں ریاست، جس کا وہ شہری ہو، کے قریب ترین موزوں نمائندے سے رابطہ کرنے میں اور اگر وہ کسی بھی ریاست کا باشندہ نہ ہو تو اسے اس ریاست کے نمائندے سے رابطہ کرنے میں مدد فراہم کی جائے گی جہاں وہ رہائش پذیر ہو۔

4- جب کوئی ریاست، اس شق کی مطابقت میں، کسی شخص کو حراست میں لے، تو وہ فوری طور پر اس کی اطلاع ان ریاستوں جن کا حوالہ شق 5 کے پیرا گراف نمبر 1 میں دیا گیا ہے، کو یہ اطلاع دے گی کہ وہ شخص زیر حراست ہے اور ان حالات سے بھی آگاہ کرے گی جو کہ اس کو حراست میں رکھنے کا تقاضا کرتے ہوں۔ ابتدائی تحقیقات جس کا جائزہ اس شق کے پیرا گراف نمبر 2 میں لیا گیا ہے، کا انعقاد کرنے والی ریاست اپنے حقائق کے بارے میں فوری طور پر مذکورہ ریاستوں کو آگاہ کرے گی اور یہ واضح کرے گی کہ آیا یہ اپنے دائرہ اختیار کو عمل میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں۔

## شق 7

1- وہ فریق ریاست جس کے علاقہ عملداری میں کسی شخص نے مبینہ طور پر کسی ایسے جرم کا ارتکاب کیا ہو جس کا حوالہ شق 4 میں دیا گیا ہے، اگر اس شخص کو اس کی متعلقہ ریاست کے حوالے نہیں کرتی، تو وہ اس معاملے کو استغاثہ کی کارکردگی کے لیے اپنے ماہر حکام کے حوالے کرے۔

2- یہ حکام اپنے فیصلے اسی انداز سے کریں گے جیسا کہ اس ریاست کے قانون کے تحت سنگین نوعیت کے عام جرم کی صورت میں کیے جاتے ہوں۔ وہ مقدمات جن کا حوالہ شق 5 کے پیرا گراف نمبر 2 میں دیا گیا ہے، ان میں سزایابی اور استغاثہ کی کارروائی کے لیے درکار معیار کسی بھی طرح سے ان معیار سے کم سخت نہیں ہوں گے جن کا اطلاق ان مقدمات پر ہوتا ہے جن کا حوالہ شق کے پیرا گراف نمبر 1 میں دیا گیا ہے۔

3- کوئی بھی شخص جس کے مقدمے کی کارروائی کا تعلق ایسے کسی بھی جرم سے ہو جس کا حوالہ شق نمبر 4 میں دیا گیا ہے، کو استغاثہ کی کارروائی کے تمام مراحل پر حسن سلوک کی ضمانت دی جائے گی۔

## شق 8

1- وہ جرائم جن کا حوالہ شق 4 میں دیا گیا ہے، انہیں قابل سپردگی مجرمین کے طور پر سپردگی مجرمین کے ایسے کسی بھی معاہدے میں شامل سمجھا جائے گا جو کہ فریق ریاستوں کے مابین موجود ہو۔ فریقین ریاستیں ایسے جرائم کو قابل سپردگی مجرمین کے جرائم کے طور پر سپردگی مجرمین کے ہر اس معاہدے میں شامل کرنے کی حامی بھرتی ہیں جو ان کے درمیان طے پائے۔

2- کوئی بھی ریاست جو کہ سپردگی مجرمین کو کسی معاہدے کی موجودگی سے مشروط کرے، اس سے کوئی دوسری ریاست، جس کے ساتھ اس کا سپردگی مجرمین کا کوئی معاہدہ نہ ہوا ہو، سپردگی مجرمین، کی درخواست کرتی ہے، یہ ریاست ایسے جرائم کے حوالے سے سپردگی مجرمین کے لیے اس میثاق کو قانونی بنیاد تصور کرتی ہے۔ سپردگی مجرمین ان دیگر شرائط سے مشروط ہوگی جس کی ضمانت درخواست وصول کرنے والی ریاست کے قانون میں دی گئی ہو۔

3- وہ فریق ریاستیں جو کہ سپردگی مجرمین کو کسی معاہدے کی موجودگی سے مشروط نہیں کرتیں وہ ایسے جرائم اپنے مابین قابل سپردگی مجرمین کے جرائم کے طور پر تسلیم کریں گی جس کا دارومدار ان شرائط پر ہوگا جن کی ضمانت درخواست وصول کرنے والی ریاست کے قانون میں دی گئی ہو۔

4- ریاستوں کے مابین سپردگی مجرمین کے لیے ایسے جرائم کا احاطہ اس طرح سے کیا جائے گا کہ جیسے ان کا ارتکاب نہ صرف یہ کہ اس جگہ کیا گیا ہے جہاں وہ وقوع پذیر ہوئے ہوں بلکہ ان ریاستوں کے علاقوں میں بھی کیا گیا ہے جن کی یہ ذمہ داری تھی کہ وہ شق 5 کے پیرا گراف نمبر 1 کی مطابقت میں اپنی عملداری قائم کریں۔

## شق 9

1- فریق ریاستیں ان جرائم سے متعلقہ فوجداری کارروائی کے حوالے سے ایک دوسرے کی ہر ممکنہ معاونت کریں گی جس میں مقدمے کی کارروائی کے لیے تمام ناگزیر شواہد کی فراہمی شامل ہے۔

2- فریق ریاستیں اپنے مابین موجود باہمی عدالتی معاونت کے معاہدے کی مطابقت میں اس شق کے پیرا گراف نمبر 1 کے تحت اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں گی۔

## شق 10

1- ہر حکومت، اس امر کو یقینی بنائے گی کہ اذیت رسانی پر پابندی سے متعلق آگاہی اور تمام معلومات کو قانون نافذ کرنے والے افراد، سول یا ملٹری، میڈیکل عملہ، سرکاری اہلکار یا دیگر افراد کی تعلیم و تربیت میں شامل کیا جائے، جن کا ایسے شہریوں کی نظر بندی، پوچھ گچھ یا روزمرہ کا واسطہ ہے جو گرفتار یا نظر بند ہیں، یا قید بھگت رہے ہیں۔

2- ہر حکومت، ایذا رسانی پر عائد اس پابندی کو، ان قواعد وضوابط اور ہدایات میں شامل کرے گی جو ان اہلکاروں کے فرائض اور ذمہ داریوں کے بیان میں جاری کی جاتی ہیں۔

## شق 11

ہر فریق ریاست ایذا رسانی کے واقعات کی روک تھام کی غرض سے، اپنے دائرہ اختیار کے اندر کسی بھی علاقے میں کسی بھی قسم کی گرفتاری، حراست یا قید کا نشانہ بننے والے کسی بھی شخص کی نگرانی اور علاج کے لیے تفتیشی ضوابط، ہدایات، طرائق کار اور سرگرمیوں کا باقاعدگی سے جائزہ لے گی۔

## شق 12

ہر فریق ریاست اس امر کو یقینی بنائے گی کہ اس کے ماہر حکام، جہاں کہیں بھی اس بات کے خاطر خواہ شواہد موجود ہوں کہ ریاست کے دائرہ اختیار کے ماتحت کسی بھی علاقے میں ایذا رسانی کا ارتکاب کیا گیا ہے، فوری اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا آغاز کریں گے۔

## شق 13

ہر حکومت اس امر کو یقینی بنائے گی کہ کوئی بھی شہری، جو اس

کے زیر کنٹرول علاقے میں اذیت رسانی کا شکار ہوتا ہے، اُس کو اِس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ کسی بااختیار ادارے میں اس کی شکایت کرے اور وہ ادارہ، فوری طور پر اور غیر جانبداری کے ساتھ اس کی شکایت کا جائزہ لے۔ اس امر کو یقینی بنانے کے لیے بھی اقدامات کیے جائیں گے کہ شکایت کنندہ اور گواہان کو دھمکیوں یا ظالمانہ سلوک کے خلاف ہر قسم کا تحفظ فراہم کیا جائے۔

**شق 14**

1- ہر حکومت اپنے قانونی نظام میں اس امر کو یقینی بنائے گی کہ اذیت کا شکار ہونے والے شہری کی شکایت کا ازالہ کیا جائے گا، اور یہ کہ اسے منصفانہ اور معقول معاوضہ حاصل کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔ ایسا معاوضہ جو قابل نفاذ اور قابل عمل ہے، بشمول ممکنہ حد تک بحالی کے لیے مطلوبہ وسائل اور ذرائع، اذیت رسانی کی بنا پر موت واقع ہو جانے کی صورت میں، متاثرہ شہری کے لواحقین معاوضہ وصول کرنے کا حق رکھتے ہیں۔

2- اس شق کی کوئی ذیلی شق، متاثرہ شخص یا دیگر افراد کے معاوضہ حاصل کرنے کے اس حق پر اثر انداز نہیں ہوگی، جو ملکی قانون میں پہلے ہی موجود ہے۔

**شق 15**

ہر فریق ریاست اس امر کو یقینی بنائے گی کہ کسی بھی قانونی کارروائی میں ایذا رسانی کے نتیجے میں دیے گئے بیان کو شہادت کے طور پر قبول نہیں کیا جائے گا۔ ماسوائے اس بیان کے جو ایذا رسانی کا ارتکاب کرنے والے ملزم کے خلاف شہادت کے طور پر دیا گیا تھا۔

**دفعہ - 16**

1- ہر حکومت، اپنے زیر کنٹرول علاقے میں، ظالمانہ، غیر انسانی یا توہین آمیز سلوک یا سزا کی دوسری کارروائیوں کو روکنے کی کوشش کرے گی، جو شق - 1 کی توضیح کی روشنی میں اذیت رسانی کے زمرے میں نہیں آتیں۔ خاص طور پر اس وقت، جب یہ کارروائیاں کسی سرکاری اہلکار کی شہہ پر یا رضامندی سے عمل میں لائی جائیں۔ ایسی صورت میں شق نمبر 10-11-12 اور 13 میں درج ذمہ داریوں کو پورا کرنا لازمی ہوگا۔

2- یہ شق کسی دوسری بین الاقوامی دستاویز یا ملکی قانون میں درج شق سے متصادم تصور نہیں ہوگی، جس کا مقصد ظالمانہ، غیر انسانی یا توہین آمیز سلوک یا سزا پر پابندی عائد کرنا ہے۔

**حصہ دوئم**

**شق- 17**

1- ایذا رسانی کے خلاف ایک کمیٹی (آگے چل کر اس کا حوالہ کمیٹی کے طور پر دیا گیا ہے) تشکیل دی جائے گی جو آئندہ سونپے جانے والے فرائض انجام دے گی۔ کمیٹی اعلیٰ حیثیت کے حامل اور انسانی حقوق کے میدان میں تسلیم شدہ اہلیت رکھنے والے 10 ماہرین پر مشتمل ہوگی جو کہ اپنی ذاتی صلاحیت کے مطابق خدمات انجام دیں گے۔ فریق ریاستیں منصفانہ جغرافیائی تقسیم اور قانونی تجربہ رکھنے والے چند افراد کی شمولیت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ماہرین کا انتخاب کریں گی۔

> **کمیٹی کے اراکین کا انتخاب خفیہ رائے دہی کے ذریعے فریق ریاستوں کی جانب سے نامزد کردہ افراد کی فہرست میں سے کیا جائے گا۔ فریق ریاست اپنے شہریوں میں سے کسی فرد کو نامزد کر سکتی ہے۔ فریق ریاستیں ان افراد کی افادیت کو ذہن میں رکھیں گی جو کہ بین الاقوامی میثاق برائے شہری اور سیاسی حقوق کے تحت تشکیل کردہ انسانی حقوق کی کمیٹی کے رکن بھی ہوں اور جو ایذا رسانی کے خلاف کمیٹی کے لیے خدمات سرانجام دینے پر رضامند ہوں۔**

2- کمیٹی کے اراکین کا انتخاب خفیہ رائے دہی کے ذریعے فریق ریاستوں کی جانب سے نامزد کردہ افراد کی فہرست میں سے کیا جائے گا۔ فریق ریاست اپنے شہریوں میں سے کسی فرد کو نامزد کر سکتی ہے۔ فریق ریاستیں ان افراد کی افادیت کو ذہن میں رکھیں گی جو کہ بین الاقوامی میثاق برائے شہری اور سیاسی حقوق کے تحت تشکیل کردہ انسانی حقوق کی کمیٹی کے رکن بھی ہوں اور جو ایذا رسانی کے خلاف کمیٹی کے لیے خدمات سرانجام دینے پر رضامند ہوں۔

3- اراکین کمیٹی کے انتخابات کا انعقاد اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی جانب سے ہر دو سال بعد منعقد کیے جانے والے فریق ریاستوں کے اجلاس کے موقع پر کیا جائے گا۔ ان اجلاسوں کے موقع پر جس کے لیے دو تہائی فریق ریاستیں ایک کورم قائم کریں گی، کمیٹی کے لیے ان لوگوں کا انتخاب کیا جائے گا جنہیں سب سے زیادہ ووٹ حاصل ہوں گے اور جنہیں وہاں پر موجود فریق ریاستوں کے نمائندوں اور ووٹنگ میں حصہ لینے والوں کے ووٹوں کی مکمل اکثریت حاصل ہو۔

4- ابتدائی انتخابات اس میثاق کے قابل عمل ہونے کے بعد چھ ماہ کے اندر اندر منعقد کیے جائیں گے، ہر انتخاب کی تاریخ سے کم از کم 4 ماہ پہلے اقوام متحدہ کا سیکرٹری جنرل فریق ریاستوں سے خطاب کرے گا جس میں وہ انہیں تین ماہ سے پہلے اپنے نامزد کردہ افراد کے نام جمع کروانے کی دعوت دے گا۔ سیکرٹری جنرل حروف تہجی کے مطابق نامزد کردہ افراد کی ایک فہرست تیار کرے گا اور ان فریق ریاستوں کی نشاندہی کرے گا جنہوں نے انہیں نامزد کیا ہو اور پھر یہ فہرست فریق ریاستوں کو جمع کروائے گا۔

5- کمیٹی کے اراکین کا انتخاب چار سال کی مدت کے لیے کیا جائے گا۔ اگر انہیں دوبارہ نامزد کیا گیا تو وہ دوبارہ منتخب ہونے کے اہل ہوں گے۔ تاہم پہلے انتخابات کے موقع پر منتخب ہونے والے اراکین کا عہدہ دو سال بعد ختم ہو جائے گا۔ پہلے انتخاب کے فوراً بعد ان پانچ اراکین کے ناموں کا انتخاب کمیٹی، جس کا ذکر اس آرٹیکل کے پیراگراف نمبر 3 میں کیا گیا ہے، کا چیئرمین کثرت رائے کے ذریعے کرے گا۔

6- اگر کمیٹی کا رکن انتقال کر جاتا ہے یا استعفیٰ دے دیتا ہے یا پھر کسی اور وجہ سے اپنے کمیٹی سے متعلقہ فرائض انجام نہیں دے سکتا تو اس کو نامزد کرنے والی فریق ریاست اپنی شہریوں میں سے کسی اور ماہر فرد کو نامزد کرے گی جو فریق ریاستوں کی اکثریت کی منظوری کے بعد بقیہ مدت پوری کرے گا، اگر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی جانب سے مجوزہ نامزدگی کے بارے مطلع کیے جانے کے چھ ہفتے بعد تک نصف یا نصف سے زائد فریق ریاستیں اس پر کوئی اعتراض نہ کریں تو مجوزہ نامزدگی کو منظور شدہ تصور کیا جائے گا۔

7- فریق ریاستیں کمیٹی کے فرائض کی انجام دہی کے دوران کمیٹی کے اراکین کے اخراجات کی ذمہ دار ہوں گی۔

**شق- 18**

1- کمیٹی اپنے اراکین کا انتخاب دو سال کے لیے کرے گی۔ انہیں دوبارہ منتخب کیا جاسکتا ہے۔

2- کمیٹی اپنے طریق کار کے ضوابط خود تشکیل دے گی لیکن ان ضوابط میں مندرجہ ذیل چیزوں کا خیال رکھا جائے گا؛

(الف) کورم چھ اراکین پر مشتمل ہوگا۔

(ب) کمیٹی کے فیصلے حاضر اراکین کی اکثریتی رائے سے کیے جائیں گے۔

3- اقوام متحدہ کا سیکرٹری جنرل اس میثاق کے تحت کمیٹی کی موثر کارکردگی کے لیے ضروری عملہ اور سہولیات فراہم کرے گا۔

4- اقوام متحدہ کا سیکرٹری جنرل کمیٹی کا ابتدائی اجلاس طلب کرے گا۔ ابتدائی اجلاس کے بعد کمیٹی اپنے طریق کار کے ضوابط میں طے کیے گئے اوقات کے مطابق اجلاس کا انعقاد کرے گی۔

5- فریق ریاستیں کمیٹی اور فریق ریاستوں کے اجلاس پر اُٹھنے والے اخراجات، بشمول کسی بھی قسم کے اخراجات کے لیے خرچ کی ہوئی رقم کی اقوام متحدہ کو ادائیگی، مثال کے طور پر عملے اور سہولیات پر ہونے والے اخراجات وغیرہ کریں گی۔

## شق- 19

1- فریق ریاستیں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے ذریعے متعلقہ فریق ریاست کے لیے میثاق کے آغاز کے بعد ایک سال کے اندر اندر اس میثاق کے تحت دی گئی ضمانت کی انجام دہی کے لیے اپنے اقدامات کے متعلق کمیٹی کو رپورٹیں جمع کروائیں گی۔ اس کے بعد فریق ریاستیں ہر چار سال کے بعد نئے اقدامات کے متعلق رپورٹیں اور ایسی دیگر رپورٹیں جمع کروائیں گی جن کا کمیٹی مطالبہ کرے گی۔

2- اقوام متحدہ کا سیکرٹری جنرل یہ رپورٹیں تمام فریق ریاستوں کو منتقل کرے گا۔

3- ہر رپورٹ کا جائزہ کمیٹی لے گی جو کہ مناسب آراء کا اظہار کر سکتی ہے اور پھر یہ رپورٹیں متعلقہ فریق ریاست کے حوالے کرے گی۔ فریق ریاست ایسی کسی بھی قسم کی آرا کے ساتھ کمیٹی کو جواب دے سکتی ہے جن کا یہ انتخاب کرے۔

4- کمیٹی اپنی صوابدید پر اس شق کے پیراگراف نمبر 3 کی مطابقت میں اپنی آرا کے ساتھ ساتھ اس کے بعد کی متعلقہ فریق ریاست کی جانب سے موصول ہونے والی آرا کو شق 24 کی مطابقت میں تیار کی گئی اپنی سالانہ رپورٹ میں شامل کرنے کا فیصلہ کر سکتی ہے۔ اگر متعلقہ فریق ریاست درخواست کرے تو اس شق کے پیراگراف نمبر 1 کے تحت جمع کرائی گئی رپورٹ کی ایک نقل بھی شامل کی جا سکتی ہے۔

## شق- 20

1- اگر کمیٹی کو ایسی باوثوق اطلاعات موصول ہوں جن سے ایسے معقول اشارے ملتے ہوں کہ فریق ریاست کے علاقے میں ایذارسانی کا باقاعدہ طور پر استعمال کیا جا رہا ہے تو کمیٹی فریق ریاست کو ان معلومات کے جائزے میں تعاون کرنے اور اس مقصد کے لیے متعلقہ معلومات کے حوالے سے آرا پیش کرنے کو کہے گی۔

2- ایسی کسی بھی قسم کی آرا، جو کہ متعلقہ فریق ریاست نے جمع کروائی ہوں، کے علاوہ کمیٹی کو دستیاب با مقصد معلومات کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر کمیٹی یہ فیصلہ کرے کہ یہ معلومات مصدقہ ہیں، تو یہ خفیہ تحقیقات اور اس کی رپورٹ کمیٹی کو پیش کرنے کے لیے اپنے اراکین میں سے ایک یا ایک سے زائد افراد کو نامزد کر سکتی ہے۔

3- اگر اس شق کے پیراگراف نمبر 2 کی مطابقت میں تحقیقات کی جاتی ہیں تو کمیٹی متعلقہ فریق ریاست سے تعاون کی درخواست کرے گی۔ اس فریق ریاست کی رضامندی سے ایسی تحقیقات میں علاقے کے دورے کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔

4- اس شق کے پیراگراف نمبر 2 کی مطابقت میں اپنے رکن یا اراکین کے فراہم کردہ حقائق کا جائزہ لینے کے بعد، کمیٹی ان حقائق کے ساتھ ساتھ ایسی کسی بھی قسم کی آرا، جو کہ صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب معلوم ہوتی ہوں، متعلقہ فریق ریاست کے حوالے کرے گی۔

5- کمیٹی کی تمام کارروائیاں، جن کا حوالہ اس شق کے پیراگراف 1 تا 4 میں دیا گیا ہے، خفیہ ہوں گی، اور ان کارروائیوں کے ہر مرحلے پر فریق ریاست سے تعاون کی درخواست کی جائے گی۔ پیراگراف نمبر 2 کی مطابقت میں کی گئی تحقیقات کے حوالے سے ایسی کارروائیاں مکمل ہونے کے بعد، کمیٹی متعلقہ فریق ریاست سے مشاورت کے بعد شق 24 کی مطابقت میں تیار کی گئی اپنی سالانہ رپورٹ میں ان کارروائیوں کے نتائج کا ایک خلاصہ شامل کرنے کا فیصلہ کر سکتی ہے۔

## شق - 21

1- اس میثاق کی فریق ریاست کسی بھی وقت اس شق کے تحت یہ اعلان کر سکتی ہے کہ یہ اس حوالے سے کہ کوئی فریق ریاست یہ دعویٰ کرتی ہے کہ کوئی دوسری فریق ریاست اس میثاق کے تحت عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کر رہی، معلومات حاصل کرنے اور ان کا جائزہ لینے کے لیے کمیٹی کی اہلیت کا اعتراف کرتی ہے۔ ایسی معلومات کو اس شق میں دیے گئے طریق کار کے تحت صرف اس صورت میں وصول کیا جا سکتا ہے اور ان کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ یہ اس فریق ریاست کی جانب سے جمع کرائی گئی ہوں جس نے کمیٹی کی اہلیت کے حوالے سے کوئی اعلان کیا ہو۔ اس شق کے تحت اگر معلومات کا تعلق ایک ایسی فریق ریاست سے ہو جس نے ایسا کوئی اعلان نہ کیا ہو، تو ایسے کسی بھی مراسلے کا جائزہ نہیں لیا جائے گا۔ اس شق کے تحت وصول ہونے والے مراسلے پر مندرجہ ذیل طریقہ کار کے تحت غور کیا جائے گا۔

(الف) اگر کوئی فریق ریاست یہ سمجھتی ہے کہ کوئی دوسری فریق ریاست اس میثاق کی شرائط پر پورا نہیں اتر رہی تو یہ تحریر شدہ مراسلے کے ذریعے اس فریق ریاست کو اس معاملے سے آگاہ کر سکتی ہے۔ مراسلہ وصول کرنے والی ریاست تین ماہ کے اندر مراسلہ بھیجنے والی ریاست کو تحریری وضاحت یا معاملے کی صفائی پیش کرتے ہوئے کوئی اور بیان دے گی جس میں جس حد تک ممکن ہو اور مناسب ہو، اپنائے گئے معاملے کے متعلق اپنائے گئے داخلی طریقہ کار اور اس کی تلافی کے لیے کیے گئے اقدامات، چاہے وہ زیر التوا ہوں یا دستیاب ہوں، کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔

(ب) اگر مراسلہ وصول کرنے والی ریاست کو ابتدائی معلومات موصول ہونے کے بعد چھ ماہ کے اندر اندر اس معاملے کو دونوں متعلقہ ریاستوں کی تسلی کے مطابق حل نہیں کیا جاتا تو کسی بھی ریاست کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ کمیٹی اور دیگر ریاستوں کو نوٹس دیتے ہوئے یہ معاملہ کمیٹی کے سپرد کرے۔

(ج) اس شق کے تحت جو معاملہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے گا وہ اس کا صرف اس صورت میں جائزہ لے گی جب اسے یہ یقین ہو جائے کہ بین الاقوامی قانون کے عام تسلیم شدہ اصولوں کے مطابق اس معاملے میں اندرونی تلافی کے تمام ذرائع کو بروئے کار لایا جا چکا ہے۔ اس ضابطے کا اطلاق اس وقت نہیں ہوگا جب تلافی کے اطلاق کو غیر مناسب طور پر طول دیا گیا ہو یا جب اس کی بدولت اس میثاق کی خلاف ورزی کا نشانہ بننے والے فرد کی دادرسی کا امکان نہ ہو۔

(ڈی) اس شق کے تحت مراسلوں کے جائزے کے دوران کمیٹی خفیہ اجلاس منعقد کرے گی۔

(ای) کمیٹی ذیلی پیراگراف سی کی دفعات کے تحت اس میثاق میں عائد کردہ ذمہ داریوں کی انجام دہی کے لیے احترام کی بنیاد پر معاملے کے دوستانہ حل کو ذہن

میں رکھتے ہوئے متعلقہ فریق ریاستوں کے لیے اپنے عمدہ دفاتر کی دستیابی کو یقینی بنائے گی۔اس مقصد کے لیے کمیٹی، جب مناسب ہو، ایک ایڈہاک مصالحتی کمیٹی تشکیل دے گی۔

(ایف) اس شق کے تحت کمیٹی کے سپرد کیے گئے کسی بھی معاملے میں کمیٹی متعلقہ فریق ریاستوں، جن کا حوالہ ذیلی پیراگراف (بی) میں دیا گیا ہے، سے بامقصد معلومات فراہم کرنے کا مطالبہ کرسکتی ہے۔

(جی) متعلقہ فریق ریاستوں، جن کا حوالہ ذیلی پیراگراف (بی) میں دیا گیا ہے، کو کمیٹی کی جانب سے معاملے کا جائزہ لینے کے دوران نمائندگی اور زبانی اور/یا تحریری طور پر رائے دینے کا حق حاصل ہوگا۔

(ایچ) کمیٹی ذیلی پیراگراف (بی) کے تحت نوٹس موصول ہونے کے بعد چھ ماہ کے اندر ایک رپورٹ جمع کروائے گی:

(i) اگر ذیلی پیراگراف (ای) کی شرائط کے تحت کوئی حل نکل آتا ہے تو کمیٹی اپنی رپورٹ کو حقائق اور معاملے کے حل کے بارے میں ایک مختصر بیان تک محدود رکھے گی۔

(ii) اگر ذیلی پیراگراف (ای) کے تحت کوئی حل نہیں نکلتا تو کمیٹی اپنی رپورٹ کو حقائق سے متعلق ایک مختصر بیان تک محدود رکھے گی اور متعلقہ فریق ریاستوں کے تحریری مراسلے اور زبانی مراسلوں کا ریکارڈ رپورٹ کے ساتھ منسلک کیا جائے گا۔

ہر معاملے میں، رپورٹ متعلقہ فریق ریاستوں کے حوالے کی جائے گی۔

2- اس شق کی شرائط کا اطلاق اس وقت ہوگا جب اس میثاق سے متعلقہ پانچ فریق ریاستوں نے اس شق کے پیراگراف نمبر 1 کے تحت اعلامیے جاری کیے ہوں۔ایسے اعلامیے فریق ریاستیں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو جمع کروائیں گی جس کے بعد سیکرٹری جنرل ان کی نقول دیگر فریق ریاستوں کے حوالے کرے گا۔اقرار نامہ کسی بھی وقت سیکرٹری جنرل کو تحریری نوٹس دیتے ہوئے واپس لیا جاسکتا ہے۔ایسی دستبرداری کا ایسے کسی بھی زیر غور معاملے پر اثر نہیں پڑے گا جو کہ اس شق کے تحت پہلے سے بھیجے گئے مراسلے سے متعلق ہو؛ اس شق کے تحت سیکرٹری جنرل کو اعلامیے سے دستبرداری کا تحریری نوٹس موصول ہونے کے بعد فریق ریاستوں سے مزید کوئی مراسلہ وصول نہیں کیا جائے گا، ماسوائے اس کے کہ متعلقہ فریق نے کوئی نیا اعلامیہ جاری کیا ہو۔

> اگر کوئی فریق ریاست یہ سمجھتی ہے کہ کوئی دوسری فریق ریاست اس میثاق کی شرائط پر پورا نہیں اتر رہی تو یہ تحریر شدہ مراسلے کے ذریعے اس فریق ریاست کو اس معاملے سے آگاہ کرسکتی ہے۔مراسلہ وصول کرنے والی ریاست تین ماہ کے اندر مراسلہ بھیجنے والی ریاست کو تحریری وضاحت یا معاملے کی صفائی پیش کرتے ہوئے کوئی اور بیان دے گی جس میں جس حد تک ممکن ہو اور مناسب ہو، اپنائے گئے معاملے کے متعلق اپنائے گئے داخلی طریقہ کار اور اس کی تلافی کے لیے کیے گئے اقدامات، چاہے وہ زیر التواء ہوں یا دستیاب ہوں، کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔

## شق- 22

1- اس میثاق کی فریق ریاست اس شق کے تحت کسی بھی وقت یہ اعلان کرسکتی ہے کہ کمیٹی کے دائرہ کار میں آنے والے افراد، جو کہ ریاستی فریق کی جانب سے اس میثاق کی شقوں کی خلاف ورزی کا نشانہ بننے کا دعویٰ کرتے ہیں، کی طرف سے یا ان کی خاطر مراسلے وصول کرنے اور ان کا جائزہ لینے کے حوالے سے کمیٹی کی اہلیت کو تسلیم کرتے ہیں۔کمیٹی ایسا کوئی بھی مراسلہ وصول نہیں کرے گی جس کا تعلق اس فریق ریاست سے ہو جس نے ایسا اعلامیہ جاری نہ کیا ہو۔

2- کمیٹی اس شق کے تحت ایسی کسی بھی مراسلے کو ناقابل قبول تصور کرے گی جو کہ نامعلوم فرد نے جمع کرایا ہو یا جسے ایسے مراسلے جمع کروانے کے حق کی خلاف ورزی یا پھر اس میثاق کی شقوں سے متصادم تصور کرے۔

3- کمیٹی پیراگراف نمبر 2 کی شرائط کے تحت اس شق کے تحت جمع کرائے گئے مراسلوں کے بارے میں اس میثاق سے متعلقہ اس فریق ریاست کو آگاہ کرے گی جس نے پیراگراف نمبر 1 کے تحت اعلامیہ جاری کیا ہو اور جس کے بارے میں شبہ ہو کہ وہ اس میثاق کی شقوں کی خلاف ورزی کر رہی ہے۔مراسلہ وصول کرنے والی ریاست چھ ماہ کے اندر معاملے کی وضاحت اور تلافی کے حوالے سے کمیٹی کو تحریری وضاحتیں یا بیانات جمع کروائے گی۔

4- کمیٹی اس شق کے تحت کسی فرد کی جانب سے یا اس کے توسط سے متعلقہ فریق ریاست کی جانب سے فراہم کردہ معلومات کی روشنی میں موصول ہونے والے مراسلوں پر غور کرے گی۔

5- کمیٹی کسی فرد کی جانب سے بھیجے گئے کسی بھی مراسلے پر غور نہیں کرے گی جب تک اسے یقین نہ ہو جائے کہ:

(الف) اس معاملے کا کسی اور بین الاقوامی تحقیقات یا تصفیے کے تحت جائزہ نہیں لیا گیا یا نہیں لیا جا رہا۔

(ب) متعلقہ فرد نے اندرونی تلافی کے تمام دستیاب شدہ ذرائع استعمال کر لیے ہیں، تاہم اس ضابطے کا اطلاق اس وقت نہیں ہوگا جب تلافی کے اطلاق کو غیر مناسب طور پر طول دیا گیا ہو یا جب اس کی بدولت اس میثاق کی خلاف ورزی کا نشانہ بننے والے فرد کی دادرسی کا امکان نہ ہو۔

6- کمیٹی اس شق کے تحت مراسلوں کا جائزہ لینے کے دوران خفیہ اجلاس منعقد کرے گی۔

7- کمیٹی متعلقہ فریق ریاست اور اس فرد کو اپنی آراء سے آگاہ کرے گی۔

8- اس شق کی شرائط کا اطلاق اس وقت ہوگا جب اس میثاق سے متعلقہ پانچ فریق ریاستوں نے اس شق کے پیراگراف نمبر 1 کے تحت اعلامیے جاری کیے ہوں۔ایسے اعلامیے فریق ریاستیں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو جمع کرائیں گی جس کے بعد سیکرٹری جنرل ان کی نقول دیگر ریاستوں کے حوالے کرے گا۔یہ اعلامیہ سیکرٹری جنرل کو تحریری نوٹس دیتے ہوئے کسی بھی وقت واپس لیا جا سکتا ہے۔ایسی دستبرداری کا ایسے کسی بھی زیر غور معاملے پر اثر نہیں پڑے گا جو کہ اس شق کے تحت پہلے سے جمع کرائے گئے مراسلے سے متعلق ہو؛ اس شق کے تحت سیکرٹری جنرل کو اعلامیہ سے دستبرداری کا نوٹس موصول ہونے کے بعد متعلقہ فرد یا اس کے توسط سے مزید کوئی مراسلہ وصول نہیں کیا جائے گا ماسوائے اس کے کہ متعلقہ فریق ریاست کوئی نیا اعلامیہ جاری کرے۔

## شق - 23

کمیٹی اور ایڈہاک مصالحتی کمیشن کے اراکین، جن کی تقرری شق 21 کے پیراگراف نمبر 1 (ای) کے تحت کی جا سکتی ہے، انہی سہولیات، مراعات اور اختیارات کے حقدار ہوں گے جو اقوام متحدہ کے مشن پر مامور ماہرین کو حاصل ہیں جن کا ذکر اقوام متحدہ کے میثاق کی سہولیات، مراعات اور اختیارات سے متعلقہ شقوں میں کیا گیا ہے۔

## شق- 24

کمیٹی اس میثاق کے تحت فریق ریاستوں اور اقوام متحدہ

> اس میثاق کے اطلاق اور تشریح کے حوالے سے دو یا دو سے زیادہ ریاستوں کے مابین کسی بھی قسم کے تنازعے کو ان میں سے کسی ایک ریاست کی درخواست پر ثالثی کے لیے پیش کیا جائے گا۔ اگر ثالثی کی درخواست جمع کروانے کے چھ ماہ کے اندر اندر فریقین ثالثی کی تنظیم پر متفق نہیں ہوتے تو ان میں سے کوئی فریق درخواست کے ذریعے اس معاملے کو عالمی عدالت انصاف کے قانون کے مطابق اس کے سپرد کر سکتا ہے۔

کی جنرل اسمبلی کو اپنی سرگرمیوں سے متعلق ایک سالانہ رپورٹ پیش کرے گی۔

## حصہ سوئم

### شق - 25

1- اس میثاق پر تمام ریاستیں دستخط کر سکتی ہیں۔

2- یہ میثاق توثیق کے تابع ہے۔ توثیق سے متعلقہ دستاویزات اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو جمع کروائی جائیں گی۔

### شق - 26

اس میثاق کی تمام ریاستیں منظوری دے سکتی ہیں۔ یہ رسائی اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو رسائی کی دستاویز جمع کروانے کے بعد حاصل ہوگی۔

### شق- 27

1- یہ میثاق اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو توثیق یا رسائی سے متعلقہ بیسویں دستاویز جمع کروانے کے 30 ویں دن سے قابل عمل ہوگا۔

2- توثیق یا منظوری کی بیسویں دستاویز جمع کروانے کے بعد اس میثاق کی توثیق یا اسے قبول کرنے والی ہر ریاست کے لیے اس میثاق کا اطلاق اس ریاست کی جانب سے توثیق سے متعلقہ دستاویز جمع کروانے کے تیسویں دن سے ہوگا۔

### شق - 28

1- کوئی بھی ریاست اس میثاق پر دستخط یا اس کی توثیق کے وقت یہ اعلان کر سکتی ہے کہ وہ کمیٹی کی اہمیت جس کا ذکر شق 20 میں کیا گیا ہے، کو تسلیم نہیں کرتی۔

2- اس شق کے پیرا گراف نمبر 1 کی مطابقت میں تحفظات کا اظہار کرنے والی کوئی بھی ریاست کسی بھی وقت اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو تحریری نوٹس دیتے ہوئے اپنا اعتراض واپس لے سکتی ہے۔

### شق- 29

1- کوئی بھی فریق ریاست ترمیم کی تجویز پیش کر سکتی ہے اور اسے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو پیش کر سکتی ہے۔ سیکرٹری جنرل بعد ازاں یہ درخواست کرتے ہوئے فریق ریاستوں کو مجوزہ ترمیم کے بارے میں آگاہ کرے گا کہ وہ اسے مطلع کریں کہ آیا وہ اس تجویز پر غور کرنے اور اس پر ووٹنگ کے لیے فریق ریاستوں کی ایک کانفرنس منعقد کرنے کی حمایت کرتی ہیں۔ اگر ایسا مراسلہ بھیجنے کی تاریخ کے چار ماہ کے اندر کم از کم ایک تہائی فریق ریاستیں ایسی کانفرنس کی حمایت کرتی ہیں تو اس صورت میں سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ کے زیر اہتمام کانفرنس کا انعقاد کرے گا۔ کانفرنس کے موقع پر حاضر اور ووٹنگ میں حصہ لینے والی فریق ریاستوں کی اکثریت کی جانب سے منظور کردہ کسی بھی ترمیم کو سیکرٹری جنرل منظوری کے لیے فریق ریاستوں کے حوالے کرے گا۔

2- اس شق کے پیرا گراف نمبر 1 کی مطابقت میں منظور کی گئی ترمیم اس وقت قابل عمل ہوگی جب اس میثاق سے متعلق دو تہائی فریق ریاستوں نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو مطلع کیا ہو کہ انہوں نے اپنے متعلقہ آئینی طریقہ ہائے کار کے مطابق اسے قبول کر لیا ہے۔

3- ان ترامیم کے قابل عمل ہونے کے بعد ان کا اطلاق ان فریق ریاستوں پر ہوگا جنہوں نے ان کی منظوری دی ہو، جبکہ دیگر فریق ریاستیں اس میثاق کی شقوں اور ایسی کسی بھی ترامیم کی پابند ہوں گی جن کی انہوں نے پہلے منظوری دی ہو۔

### شق - 30

1- اس میثاق کے اطلاق اور تشریح کے حوالے سے دو یا دو سے زیادہ ریاستوں کے مابین کسی بھی قسم کے تنازعے کو ان میں سے کسی ایک ریاست کی درخواست پر ثالثی کے لیے پیش کیا جائے گا۔ اگر ثالثی کی درخواست جمع کروانے کے چھ ماہ کے اندر اندر فریقین ثالثی کی تنظیم پر متفق نہیں ہوتے تو ان میں سے کوئی فریق درخواست کے ذریعے اس معاملے کو عالمی عدالت انصاف کے قانون کے مطابق اس کے سپرد کر سکتا ہے۔

2- کوئی بھی ریاست اس میثاق پر دستخط یا اس کی توثیق کے وقت یہ اعلان کر سکتی ہے کہ یہ خود کو اس شق کے پیرا گراف نمبر 1 کا پابند نہیں سمجھتی۔ کسی بھی فریق ریاست کی جانب سے ایسے تحفظات کے اظہار کے حوالے سے دیگر فریق ریاستیں اس شق کے پیرا گراف نمبر 1 کی پابند نہیں ہوں گی۔

3- اس شق کے پیرا گراف نمبر 2 کی مطابقت میں تحفظات کا اظہار کرنے والی کوئی بھی فریق ریاست کسی بھی وقت اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو تحریری نوٹس دیتے ہوئے اپنا اعتراض واپس لے سکتی ہے۔

### شق - 31

1- کوئی بھی فریق ریاست اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو تحریری نوٹس دیتے ہوئے اس میثاق کی ملامت کر سکتی ہے۔ ایسی ملامت سیکرٹری جنرل کو تحریری نوٹس موصول ہونے کے ایک سال بعد موثر ہوگی۔

2- ایسی ملامت کے نتیجے میں کسی ریاست کو کسی اقدام یا غفلت، جو کہ اس تاریخ سے قبل ہوئی ہو جس دن یہ ملامت مؤثر ہو جاتی ہے، کی بنا پر کسی فریق ریاست کو اس میثاق کے تحت عائد ذمہ داریوں سے آزاد نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی یہ ملامت کسی بھی طرح سے کسی ایسے معاملے کے جاری شدہ جائزے پر اثر انداز ہوگی جس کا کمیٹی اس تاریخ سے پہلے سے جائزہ لے رہی ہو جس دن ملامت مؤثر ہو جاتی ہے۔

3- وہ تاریخ جب کسی فریق ریاست کی ملامت مؤثر ہو جاتی ہے؛ اس کے بعد کمیٹی اس ریاست سے متعلقہ کسی بھی معاملے کی ساعت کا آغاز نہیں کرے گی۔

### شق - 32

اقوام متحدہ کا سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ کی تمام رکن ریاستوں اور ان تمام ریاستوں کو، جنہوں نے اس میثاق پر دستخط کیے ہوں یا اس پر رضامندی ظاہر کی ہو، مندرجہ ذیل معلومات فراہم کرے گا:

(الف) شق 25 اور 26 کے تحت دستخط، توثیق اور رضامندی؛

(ب) شق 27 کے تحت اس میثاق کے قابل عمل ہونے کی تاریخ اور شق 29 کے تحت کسی بھی قسم کی ترامیم کے قابل عمل ہونے کی تاریخ

(ج) شق 31 کے تحت ملامت

### شق- 33

1- یہ میثاق جس کے عربی، چینی، انگریزی، فرانسیسی، روسی اور ہسپانوی زبان میں لکھے گئے متن یکساں طور پر مستند ہیں، اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو جمع کروائے جائیں گے۔

2- اقوام متحدہ کا سیکرٹری جنرل تمام ریاستوں کو اس میثاق کی تصدیق شدہ نقول فراہم کرے گا۔

# حقوق کے تحفظ کے لیے مزدور تحریک منظّم کریں، حارث خلیق

بلند اقبال

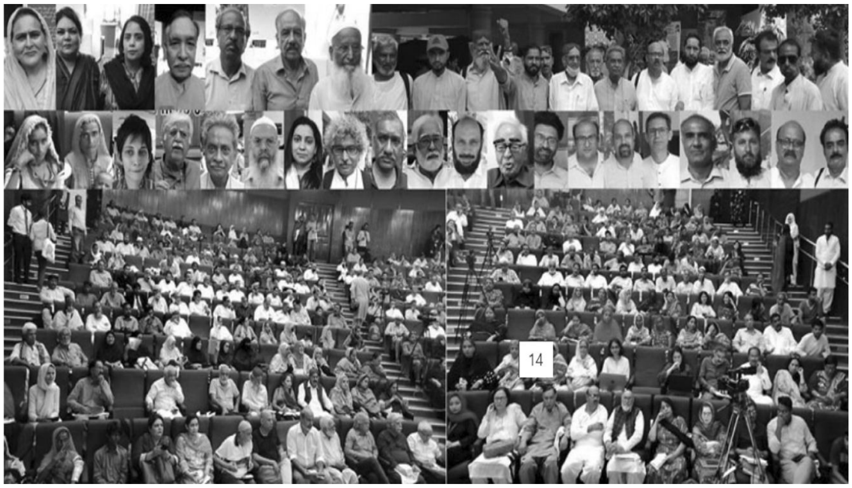

ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کے زیراہتمام کراچی میں قومی کانفرنس کا انعقاد آرٹس کونسل آف پاکستان کراچی میں جون 2023ء میں کیا گیا، جس کا موضوع ''تمام افراد کے لیے پروقار مزدوری اور باعزت روزگار کے حق کا تحفظ'' تھا۔ ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان نے شعبہ محنت اور محنت کشوں کے حقوق کا ازسرنو ادارک کے ساتھ ساتھ پنجاب اور سندھ میں ٹیکسٹائل ورکرز، بلوچستان اور گلگت بلتستان میں کان کنوں، خیبرپختونخوا میں زرعی مزدوروں اور بے زمین کسانوں اور سندھ اور بلوچستان میں ماہی گیروں کے سماجی و اقتصادی حقوق کے بارے میں پانچ تحقیقی مطالعے بھی کروائے جو اس کانفرنس میں پیش کئے گئے۔ ایچ آر سی پی کے وائس چیئرمین اسد اقبال بٹ نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ ٹھیکیداری نظام نے پاکستان میں مزدوروں کی تحریک کو متاثر کیا ہے۔ ٹھیکیداری نظام نے مزدروں کو حقوق سے محروم کر رکھا ہے۔ محنت کشوں کے لیے بنائے گئے قوانین پر عمل کروانے کی ضرورت ہے۔ مزدور حقوق کے لیے ہمیں خود متحد ہو کر جدوجہد کرنی ہوگئی۔ مزدوروں کی یونین سے لاتعلقی کو ختم کرنا ہوگا۔ محترمہ فرح ضیاء ڈائریکٹر ایچ آر سی پی نے کہا کہ پاکستان میں محنت کش آج بھی مسائل کا شکار ہے۔ بھٹہ مزدوروں کو سماجی تحفظ حاصل نہیں۔ کسانوں سے جبری کام لینے کی شکایات ہیں۔ ٹیکسٹائل سے لے کر سٹرک پر کام کرنے والا مزدور مشکلات کا شکار ہیں۔ ایچ آر سی پی نے محنت کشوں کے حالات پر ریسرچ کی ہے تاکہ پاکستان میں مزدوروں اور ان کے حقوق کا ازسرنو ادارک ہو سکے۔ ہم اس تحقیق کو شائع بھی کریں گے۔ بعد ازاں تین مختلف پینل کے مختلف ماہرین نے اپنی اسٹیڈی کو شرکاء کے سامنے پیش کیا۔ پاکستان میں محنت کشوں کے حقوق کی صورتحال، فیلڈ سے ملنے والے بنیادی حقائق کے موضوع کی نظامت محترمہ ماہین پراچہ نے کی جب کہ پینل میں شامل عمیر رشید نے محنت اور محنت کشوں کے حقوق کے ازسرنو ادارک پر اپنی تحقیق پیش کی، ڈاکٹر فہد علی نے لا حاصل ماہی گیری، بالخصوص سندھ اور بلوچستان میں ماہی گیروں کے حالات پر اپنا تحقیقی مقالہ پیش کیا جب کہ مشہور مصنف و ناقد طلحہ قیصر نے ایک خاکروب کی زندگی پر ''تہمت اور قربانی'' کے نام سے کہانی پیش کی۔

عمیر رشید نے کہا کہ 60 کی دہائی سے ٹریڈ یونین کی سرگرمی شروع ہوئی جس کے نتیجے میں سوشل سیکورٹی و دیگر مراعات ملنا شروع ہوئیں۔ لیکن 70 کے بعد اس میں تبدیلی آئی۔ ڈاکٹر فہد علی نے سندھ اور بلوچستان میں ماہی گیروں کے حالات کے بارے میں بتایا کہ ماہی گیر انتہائی غریب ہیں اور ہر گزرتے دن کے ساتھ یہ غریب سے غریب تر ہوتے جا رہے ہیں۔ ماہی گیروں کو بہت زیادہ مسائل کا سامنا ہے۔ بہت زیادہ فشنگ ہو رہی ہے۔ یہ صرف اتنا کماتے ہیں کہ زندہ رہ سکیں۔ اس فیلڈ میں یونین سازی نہ ہونے کے برابر ہے۔ ماہی گیروں کے خاندان قرضوں میں جکڑے ہوئے ہیں، مبارک ویلیج، گزری میں ماہی گیر مسائل کا شکار ہیں، گوادر میں بھی ترقی کے بعد اور پورٹ بننے کے بعد ماہی گیروں کو شدید مسائل کا سامنا ہے۔ پاکستان میں 1200 جھیلیں تھیں جو کم ہو کر 600 رہ گئی ہیں۔ نئی کشتیوں کو بنانے اور رجسٹرڈ کرنے سے گریز کیا جائے۔ طلحہٰ صدیقی نے ایک خاکروب کی کہانی پیش کی۔ یہ کام اقلیتیں کرتی ہیں، انہوں نے خاتون خاکروب کی کہانی پیش کی کہ وہ کیسے زندگی گزارتی ہیں۔ ذیشان نوئل نے بلوچستان اور گلگت بلتستان کے کان کن کے جان لیوا کام پر اپنی تحقیقاتی رپورٹ پیش کی۔ کانکن انتہائی خطرناک حالات میں کام کر رہے ہیں، صرف گزشتہ تین ماہ میں 30 سے زائد کان کن ہلاک ہوئے ہیں۔ بلوچستان کی نسبت گلگت بلتستان میں کان کنوں کے حالات قدرے بہتر ہیں۔ یونین ایک رجسٹرڈ نہیں ہے اور اگر کام کر رہی ہیں تو وہ پاکٹ یونین زیادہ ہیں بلوچستان میں صرف 20 مائنز انسپکٹر موجود ہیں ان کی تربیت اور تعداد بڑھانے کی ضرورت ہے۔ نور مزمل نے پنجاب اور سندھ میں ٹیکسٹائل صنعت کے مزدوروں کے حالات پر تحقیقاتی رپورٹ پیش کی اس سیکٹر میں 4.5 ملین مزدور کام کر رہے ہیں۔ تقریباً 60 فیصد خواتین کام کر رہی ہیں اور زیادہ تر اسٹیچنگ میں کام کرتی ہیں۔ خواتین کو عموماً میٹرنیٹی چھٹی نہیں ملتی ہے 100 فیکٹریوں میں سے صرف ایک فیکٹری میں میٹرنیٹی کی تنخواہ مل رہی ہے۔ زیادہ تر ملازمین کو کنٹریکٹ نہیں دیے جاتے اس لیے انہیں سوشل سیکورٹی کی سہولت یا رجسٹریشن حاصل نہیں ہے۔ زیادہ تر ٹریڈ یونین مالکان کی اپنی بنائی ہوئی ہیں۔ مزدوروں کی حقیقی یونین سازی نہیں ہے۔ محمد رفیق نے زرعی مزدوروں کے حقوق کے حوالے سے تحقیقاتی رپورٹ پیش کی۔ ان کی رپورٹ پختونخواہ کے محنت کشوں کے حقوق کے حوالے سے تھی۔ اس صوبہ میں زیادہ تر لوگ زراعت کے شعبے سے منسلک ہیں۔ KPK پاکستان کی آمدنی میں 10 فیصد ادا کرتا ہے جو پاکستان کی کل آبادی کا 12 فیصد ہے۔ 30 فیصد لیبر فورس زراعت سے وابستہ ہیں۔ 7.8 ملین محنت کش دیہی صنعت سے وابستہ ہیں۔ غیر رسمی شعبہ میں 51 فیصد لوگ کام کر رہے ہیں۔ زراعت سے وابستہ محنت کشوں کو کوئی سماجی تحفظ حاصل نہیں ہے۔ کام کے اوقات بہت زیادہ ہیں جبکہ آمدنی انتہائی کم ہے جو حکومتی اعداد و شمار کے مطابق 17000 روپے بنتی ہے اور آزاد سروے کے مطابق 8 ہزار بنتی ہے جو کہ صوبائی حکومت کی کم از کم ماہانہ اجرت سے بھی کم ہے۔ قانون سازی کے باوجود خواتین کو وراثت میں حصہ نہیں ملتا ہے۔ چائلڈ لیبر بھی موجود ہے۔ کسانوں کو آڑھت یا منڈی کے بیوپاریوں کی وجہ سے اپنی فصل کا اصل یا حقیقی معاوضہ نہیں ملتا ہے۔

PILER کے ڈائریکٹر کرامت علی نے کہا کہ پاکستان اس خطہ کی واحد ریاست ہے جس نے طے کیا ہے کہ یہاں ٹریڈ یونین کو منظّم نہیں ہونے دینا اور اگر منظّم ہو بھی جائیں تو انہیں موثر نہیں ہونے دینا۔ پاکستان میں قوانین تو موجود ہیں

لیکن ان پر عملدرآمد نہیں ہو رہا ہے۔ پورے پاکستان میں 570 لیبر انسپکٹر موجود ہیں جن میں صرف 17 خواتین موجود ہیں۔ 1986ء کے ایک سروے کے مطابق اگر یہ انسپکٹر فیکٹریوں کی انسپکشن کریں تو دوسری مرتبہ اس فیکٹری کا نمبر 50 سال بعد دوبارہ آئے گا۔ جہاں مزدور تحریکیں نہیں بنتی ان معاشروں میں جمہوری تحریکیں بھی کامیاب نہیں ہوتی ہیں۔ ہمیں مل کر طے کرنا ہے کہ ہمیں آگے مل کر کیسے کام کرنا ہے۔ انہوں نے معقول کام کے حق پر بات کرتے ہوئے کہا کہ منصفانہ اجرت کے نفاذ کے لیے ایک طریقہ کار ضروری ہے۔ ایگریکلچرل جنرل ورکرز یونین (سندھ) کی نائب صدر سبھاگی بھیل نے کہا کہ خواتین زرعی کارکنوں کو ان کے مرد ہم منصبوں کے مقابلے میں نمایاں طور پر کم تنخواہ دی جاتی ہے۔

آل پاکستان ورکرز فیڈریشن کے جوائنٹ سیکرٹری اکرم بوندا نے کہا کہ یہ ضروری ہے کہ شعبہ لیبر کی صوبوں کو منتقلی کے بعد لیبر سے متعلق بین الصوبائی مسائل کے حوالے سے پیدا ہونے والی بے ضابطگیوں کو دور کیا جائے۔

سبھاگی بھیل نائب صدر ایگریکلچر جنرل ورکرز یونین (سندھ) نے کہا کہ کسان خواتین کو مزدوروں کے مقابلے میں کم تنخواہ ملتی ہے۔ خواتین کو مختلف بیماریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ متحدہ لیبر فیڈریشن اور کانکنوں کے رہنما آصف خٹک نے کہا کہ صوبائی حکومت ٹھیکیداری نظام کو لے کر آ رہی ہے، ہم مسلسل تین سال سے صوبائی حکومت سے کان کنوں کو سہولیات کی فراہمی کے لیے کہہ رہے ہیں لیکن انہیں کوئی سہولت فراہم نہیں کی گئی۔ پاکستان میں صنعتی حادثات میں کمی نہیں آ رہی ہے بلکہ ان حادثات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ ہم مالکان سے کنٹری بیوشن لے کر ڈسپنسری اور اسپتال چلا رہے ہیں۔ ہماری صوبائی حکومت مزدوروں کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار نہیں ہے۔ انہوں نے کان کنی کے حادثات کی تعداد اور چوٹ یا موت کی صورت میں ناکافی گرانٹ کی طرف توجہ مبذول کرائی۔

ہوم بیسڈ کی رہنما زہرہ خان نے کہا کہ گلوبلائزیشن کے نتیجے میں غیر رسمی سیکٹر تیزی سے سامنے آ رہا ہے اور بڑھتا جا رہا ہے۔ ہوم بیسڈ ورکرز کہیں نظر نہیں آتا ہے اور ہم عورتوں کو منظم کر رہے ہیں۔

متحدہ لیبر فیڈریشن پنجاب کے جنرل سیکرٹری حنیف رامے نے کہا کہ ہم نے ILO کے کنونشن پر دستخط کیے ہیں۔ اس لیے کچھ نہ کچھ یونین سازی موجود ہے۔ پنجاب میں 11 لاکھ ورکرز رجسٹرڈ ہیں، پنجاب میں صرف 6 لاکھ ورکرز کے سوشل سیکورٹی کارڈ بنے ہوئے ہیں۔ پنجاب میں کم از کم ڈھائی کروڑ محنت کشوں کو رجسٹرڈ ہونا چاہیے تھا۔ EOBI کی صورتحال بھی بہت خراب ہے۔ ورکرز ویلفیئر بورڈ بھی محنت کشوں کو اپنی آمدنی کے مطابق ویلفیئر کے کام نہیں کر رہی ہے۔ ان تمام اداروں کی ملکیت مزدوروں اور آجروں کے حوالے کی جائے تاکہ ان اداروں کو اس کے اصل مالکان چلائیں کیونکہ حکومتیں تو ان اداروں کو بہتر نہیں کر سکتی ہیں۔ ایک ایسا پلیٹ فارم بنایا جائے جس میں طلبہ، صحافی، وکلاء، محنت کش مل کر کم از کم ایجنڈے پر کام کریں۔ انہوں نے کہا کہ ورکرز ویلفیئر فنڈ، سوشل سیکورٹی کے اداروں اور ای او بی آئی کو خود مختار بنایا جائے۔

لیڈیز ہیلتھ ورکرز کی رہنما بشریٰ آرائیں نے کہا کہ ہم نے جب لیڈی ہیلتھ ورکرز کے لیے کام کیا تو اس شعبہ کو عزت سے نہیں دیکھا جاتا تھا ہم نے اپنے پروگرام کو کبھی معیوب نہیں سمجھا۔

ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کے سیکرٹری جنرل حارث خلیق نے کہا کہ سماجی تحفظ ہر فرد کو ملنی چاہیے۔ ویج بورڈ کم از کم اجرت کے بجائے WAGELIVING کا اعلان کرے۔ عوام کی مدد اور ماہرین کی مشاورت سے ٹریننگ کے پروگرام منعقد کیے جائیں۔ سوشل سیکورٹی کا دائرہ بڑھایا جائے، تمام لوگوں کو اس کے فوائد فراہم کیے جائیں، زرعی مزدوروں کو بین الاقوامی قوانین کے تحت محنت کشوں کے جائز قانونی حقوق دیے جائیں۔ محنت کشوں کو ہیلتھ اینڈ سیفٹی کی مکمل سہولیات فراہم کی جائیں۔ غیر رسمی مزدوروں کو تمام سماجی تحفظ فراہم کیا جائے۔ بچوں سے جبری مشقت پر مکمل پابندی لگائی جائے۔

سعید بلوچ جنرل سیکرٹری پاکستان فشر فوک فورم نے اپنے خطاب میں کہا کہ ماہی گیروں کو انتہائی پسماندہ مزدوروں کے گروپ میں شمار کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں ماہی گیروں کی تربیت کا کوئی ادارہ موجود نہیں ہے۔ ماہی گیروں کو EOBI اور سوشل سیکورٹی کی سہولیات میسر نہیں ہیں۔ سندھ ایمپلائز سوشل انسٹی ٹیوشن کے حوالے سے مسلسل یہ بات سامنے آ رہی ہے کہ محنت کشوں کے کنٹری بیوشن میں بڑے پیمانہ پر کرپشن کی جا رہی ہے، اخبارات و میڈیا میں خبروں کے باوجود حکومت نے اب تک کوئی نوٹس نہیں لیا ہے۔ تیسری نشست کا موضوع محنت سے متعلق زمینی حقائق، محنت کو عزت دلانے کی جدوجہد تھا جس کی نظامت کے فرائض ایچ آر سی پی کے شریک ڈائریکٹر طاہر حبیب نے انجام دیے۔ حارث خلیق نے متفقہ قرارداد اور مطالبات کا منشور پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان نے ہمیشہ پل کا کردار ادا کیا ہے اور لوگوں کو ایک جگہ جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔ کانفرنس میں پیش کی گئی قرارداد میں کہا گیا کہ محنت کی تمام اقسام کو باوقار کام کے طور پر تسلیم کیا جانا چاہیے اور لیبر تعلقات اور اجتماعی سودے بازی کا حق مذہب، ذات پات، جنس اور نسل کی رکاوٹوں سے پاک ہونا چاہیے۔ مزید برآں، قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ سماجی بہبود اور تحفظ کو ایک عالمگیر شہریت پر مبنی استحقاق کے طور پر دیکھا جائے، جب کہ تمام کارکنوں کو ایک ایسی اجرت کا حقدار ہونا چاہیے جس سے وہ ایک معقول اور باوقار زندگی بسر کر سکیں۔ پروگرام کے اختتامی کلمات معروف صحافی اور ایچ آر سی پی کے حسین نقی نے کہا کہ اگر مزدور مخلص ہوں تو یونین سازی کر سکتے ہیں۔ بغیر تنظیم سازی کے کچھ نہیں ہو سکتا۔ پروگرام میں آخر میں قاضی خضر وائس چیئرمین، ایچ آر سی پی سندھ نے تمام مقررین اور شرکاء کا کانفرنس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں جڑنے اور متحد ہونے کی ضرورت ہے، ایچ آر سی پی محنت کشوں کے حقوق اور انہیں ایک پلیٹ فارم پر متحد کرنے کے لیے اپنا کردار ادا کرتی رہے گی۔

(بشکریہ روزنامہ جسارت)

ٹھیکیداری نظام نے مزدوروں کو حقوق سے محروم کر رکھا ہے۔ محنت کشوں کے لیے بنائے گئے قوانین پر عمل کروانے کی ضرورت ہے۔ مزدور حقوق کے لیے ہمیں خود متحد ہو کر جدوجہد کرنی ہوگی۔ مزدوروں کی یونین سے لاتعلقی کو ختم کرنا ہوگا۔ محترمہ فرح ضیاء ڈائریکٹر ایچ آر سی پی نے کہا کہ پاکستان میں محنت کش آج بھی مسائل کا شکار ہے۔ بھٹہ مزدوروں کو سماجی تحفظ حاصل نہیں۔ کسانوں سے جبری کام لینے کی شکایات ہیں۔ ٹیکسٹائل سے لے کر سٹرک پر کام کرنے والا مزدور مشکلات کا شکار ہیں۔ ایچ آر سی پی نے محنت کشوں کے حالات پر ریسرچ کی ہے تاکہ پاکستان میں مزدوروں اور ان کے حقوق کا از سر نو ادراک ہو سکے۔ ہم اس تحقیق کو شائع بھی کریں گے۔ بعد ازاں تین مختلف پینل کے مختلف ماہرین نے اپنی اسٹڈی کو شرکاء کے سامنے پیش کیا۔ پاکستان میں محنت کشوں کے حقوق کی صورتحال، فیلڈ سے ملنے والے بنیادی حقائق کے موضوع کی نظامت محترمہ ماہین پراچہ نے کی جب کہ پینل میں شامل عمیر رشید نے محنت اور محنت کشوں کے حقوق کے از سر نو ادراک پر اپنی تحقیق پیش کی، ڈاکٹر فہد علی نے لاحاصل ماہی گیری، بالخصوص سندھ اور بلوچستان میں ماہی گیروں کے حالات پر اپنا تحقیقی مقالہ پیش کیا جب کہ مشہور مصنف و ناقد طلحہ قیصر نے ایک خاکروب کی زندگی پر ''تہمت اور قربانی'' کے نام سے کہانی پیش کی۔

# تشدد کے متاثرین کے ساتھ یک جہتی کے عالمی دن پر تقاریب کا اہتمام

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) نے اذیت کے متاثرین کے ساتھ یک جہتی کے عالمی دن پر ملک کے مختلف حصوں میں پرامن احتجاجی مظاہروں، ریلیوں اور دیگر تقاریب کا اہتمام کیا۔ ان کی مختصر روداد ذیل میں بیان ہے۔

**اسلام آباد** ایچ آر سی پی اسلام آباد چیپٹر نے تشدد کے متاثرین کے ساتھ یک جہتی کے عالمی دن کے موقع پر اپنے اراکین کا ماہانہ اجلاس منعقد کیا جس میں سول سوسائٹی کے کارکنان، صحافیوں، اساتذہ، طالبعلموں اور صحافیوں نے شرکت کی۔ شرکا نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں تشدد کے واقعات کم ہونے کے بجائے بڑھ رہے ہیں اور ریاست اس مسئلے پر قابو پانے میں سنجیدہ نظر نہیں آ رہی۔ دنیا بھر میں انسانوں پر تشدد کے خاتمے کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ تشدد کے واقعات انسانی حقوق کی پامالیوں میں سب سے نمایاں ہیں جس سے لاکھوں خاندان متاثر ہیں۔ پاکستان میں شہریوں پر تشدد میں محکمہ پولیس سمیت قانون نافذ کرنے والے دیگر ادارے مبینہ طور پر ملوث ہیں جن کا محاسبہ ہونا بہت ضروری ہے۔

**کوئٹہ** پاکستان کے زیراہتمام تشدد کے متاثرین کی حمایت کے عالمی دن کے حوالے سے ایچ آر سی پی کوئٹہ چیٹر کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی شرکا نے کہا کہ یہ دن منانے کا بنیادی مقصد لوگوں کو یہ بتانا کہ تشدد نہ صرف ناقابل قبول ہے بلکہ ایک سنگین جرم ہے۔ اس کے متعلق سماج میں شعور کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔ تشدد کے متاثرین کی حمایت میں بین الاقوامی دن لوگوں کے لیے ایک یاددہانی کا کام کرتا ہے کہ تشدد ایک جرم ہے۔

ریاست اختلاف رائے کو خاموش کرنے، جرم کا اعتراف کروانے اور ماورائے عدالت سزائیں دینے کے لیے تشدد سے کام لے رہی ہے۔ یہ اقدامات قانون کی حکمرانی کے برخلاف ہیں۔ تشدد کے متاثرین کی حمایت میں اس عالمی دن پر ہمارا حکومت سے مطالبہ ہے کہ وہ تشدد کو روکنے، تشدد کے متاثرین کو تلافی دینے اور ان کی بحالی نیز تشدد میں ملوث عناصر کو انصاف کے کٹہرے میں لانے کے لیے عملی اقدامات اٹھائے۔ اجلاس کی صدارت وائس چئیرمین طاہر حبیب نے کی۔

**ملتان** ملتان میں ایچ آر سی کے منعقد کردہ احلاس میں سول سوسائٹی کے کارکنان، ایچ آر سی کے اراکین اور اساتذہ نے شرکت کی۔ اس موقع پر شرکاء نے تشدد کے خلاف حکومت کی عدم دلچسپی پر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ اس مسئلے کے حل کے لیے حکومت نے عملی طور پر کوئی اقدامات نہیں اٹھائے۔ ملک میں تشدد کے متعدد واقعات رپورٹ ہو رہے ہیں۔ دوران تفتیش بھی لوگوں کے ساتھ غیر انسانی سلوک روا رکھا جاتا ہے جو انسانی حقوق کی سراسر خلاف ورزی ہے۔

**ملتان** ایچ آر سی پی حیدرآباد چیپٹر نے اپنے دفتر میں ایک تقریب کا اہتمام کیا جس کے بعد پریس کلب کے باہر ایک پرامن احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ تقریب کے شرکا اور مظاہرے کے مظاہرین نے قیدیوں کے خلاف قانون نافذ کرنے والے اداروں اور پولیس اہلکاروں کے تشدد کی مذمت کی اور اس رجحان کے خاتمے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے تشدد میں ملوث سرکاری اہلکاروں کے محاسبے اور سزاؤں کا مطالبہ بھی کیا۔

اس کے علاوہ، انہوں نے عورتوں کے حقوق کی خلاف ورزیوں، خاص طور پر عورتوں کے خلاف گھریلو تشدد کی بھی مذمت کی اور ایسے تمام واقعات کی سائنسی بنیادوں پر غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ مقررین میں انسانی حقوق کے سینئیر کارکن پروفیسر امداد چانڈیو، ایچ آر سی پی کی ریجنل کوآرڈینیٹر غفرانہ ارائیں، عورتوں کے حقوق کی کارکن اور لکھاری حسین مسرت، ارشاد چنہ ایڈووکیٹ اور سائقہ انصاری ایڈووکیٹ شامل تھیں۔

**حیدرآباد** 14 برسوں سے لاپتہ ڈاکٹر دین محمد بلوچ کی بیٹی سمی دین بلوچ نے کہا کہ لاپتہ افراد کے اہل خانہ جس ذہنی اذیت سے دوچار ہوتے ہیں وہ جسمانی اذیت جتنی ہی دردناک ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ریاست لوگوں کو جبری لاپتہ کرتی اور پھر ان سے اعتراف جرم کے لیے ان پر تشدد کرتی ہے، یہ سلسلہ بلوچستان میں خاص طور پر عام ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ بلوچستان کشدگی زدہ علاقہ ہے اور فوجی کارروائیاں ہوتی رہتی ہیں جس کی وجہ سے لوگ اپنا گھربار چھوڑنے پر مجبور ہیں اور یہ بھی تشدد کی ہی ایک قسم ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ لاپتہ افراد کو چھت سے لٹکا کر، بجلی کے جھٹکے دے کر، برف کے بلاکس میں رکھ کر، اور لاشوں سے اندرونی اعضا الگ کر کے مختلف قسم کے تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ بلوچ کارکن وہاب بلوچ کا کہنا تھا کہ سیاسی تحریک کو دبانے کے لیے تشدد بطور بنیادی ہتھیار استعمال کیا جاتا

ہے۔سندھ سجاگی فورم کے رہنما سارنگ جویو نے کہا کہ ہمیں اس ظلم کے خلاف اپنی آواز اٹھانی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ 2005 کے بعد سے ریاست نے جبری گمشدگیوں میں اضافہ کر دیا ہے اور سندھ میں بہت سے لوگ لا پتہ ہیں۔ ایڈووکیٹ رشید رضوی نے کہا کہ قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں نے اپنے نجی تشدد سیل بنا رکھے ہیں کیونکہ وہ نہیں چاہتیں کہ دنیا کو ان کی بربریت کا پتہ چلے۔ہمیں تبدیلی لانے کے لیے اپنی آواز بلند کرنا ہوگی، انہوں نے مزید کہا۔

**تربت** پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کے زیرا ہتمام 26 جون کو تشدد کے شکار افراد سے اظہار یکجہتی کی مناسبت سے تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ایچ آر سی پی مکران ریجن کے کوارڈینیٹر واجہ غنی پرواز نے کہا کہ ہر سال اقوام متحدہ کی جانب اس دن کو منایا جاتا ہے، اس دن کو منانے کا مقصد تشدد کے شکار افراد سے اظہار یکجہتی کرنا ہے۔تشدد کی تاریخ انتہائی قدیم ہے تشدد کی ابتداء دس لاکھ سال قبل ہوامائیٹ اینڈ رائیٹ نامی شخص نے تشدد کا آغاز کیا، ابتدائی دور میں آقا اور غلام اور طاقتور نے کمزور پر تشدد کرنا شروع کیا۔ابتداء میں چودھویں صدی میں امیر تیمور کے زمانے میں پہلی بار تشدد خانہ اور ٹارچر سیل قائم کیے گئے۔

ستارہویں صدی میں تشدد کیخلاف جدوجہد کا آغاز کیا گیا اور اسکے خلاف مزاحمت کیا۔ بیسیوں صدی میں اقوام متحدہ نے 1977 میں انسانی حقوق کے ادارے نے جینیوا کانفرنس کے دوران یہ فیصلہ کیا کہ عالمی سطح پر تشدد کیخلاف عالمی دن منایا جائے۔ پہلی بار 1998 میں اس دن کو مقرر کیا گیا اور 26 جون کو پہلی بار عالمی طور پر اس دن کو منایا گیا۔

انہوں نے تشدد کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہا کہ انسان کو مادی یا غیر مادی صورت میں تکلیف دینا تشدد کہلاتا ہے، جسمانی تشدد کو وائیلنس کہا جاتا ہے جبکہ ٹارچر ذہنی تشدد کو کہا جاتا ہے، لیکن بعض مفکرین نے اسے ایک کر دیا ہے۔تشدد کرنے والوں کے کچھ مقاصد ہوتے ہیں جن میں پہلا مقصد تشدد کرنے والے کو جرم کا اعتراف کرانا، اسی طرح دوسروں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے بھی تشدد کیا جاتا ہے، جبکہ جرائم کی روک تھام کیلئے بھی تشدد کیا جاتا ہے۔تعلیمی اداروں میں بھی تشدد کیا جاتا ہے، دھمکی دینا بھی تشدد کے زمرے میں آتا ہے، ریاستی سطح پر بھی مختلف ادارے تشدد کرتے ہیں عوام پر جو بہت عام ہے لوگوں کو اٹھانا غائب کرنا مسخ شدہ لاش بنا کر پھینکنا، بلاوجہ روک کر پوچھ گچھ کرنا، مغربی ممالک میں خواتین مردوں پر تشدد کرتے ہیں، ریپ بھی تشدد کا ایک قسم ہے، جسمانی، جنسی، ذہنی تشدد اہم عناصر ہیں۔

انہوں نے کہا کہ تشدد کے ذریعے جرائم کا خاتمہ ممکن نہیں بلکہ اصلاحی تحریک، روزگار، بنیادی حقوق دینا، تعلیم دینا اور دیگر مواقع پیدا کرنا تشدد سے زیادہ کارگرد ثابت ہونگے۔انہوں نے کہا کہ ایچ آر سی پی ہر قسم کے تشدد کا خلاف ہے۔

سیاسی رہنماء و انسانی حقوق کے کارکن خان محمد جان گچکی نے کہا کہ تشدد کے مختلف اقسام ہیں، جن میں گھریلو تشدد، سیاسی کارکنان پر تشدد، صحافیوں پر تشدد سمیت دیگر اقسام ہیں۔ مجاھد بلوچ نے کہا کہ تشدد کیلئے دنیا میں مختلف اقسام ہیں، مقتدر قوتیں جب لوگوں کو اغوا کرتے ہیں تو ان پر تشدد کرنے کیلئے مختلف طریقے استعمال کیے جاتے ہیں جن میں واش روم کے اندر کیڑے مکوڑوں کیساتھ رکھنا، زیادتی کا نشانہ بنانا، اور مختلف طریقے آزمائے جاتے ہیں۔ ایچ آر سی پی کے کارکن محمد کریم گچکی نے کہا کہ تشدد کے شکار افراد سے اظہار یکجہتی کا دن منایا جاتا ہے مگر انکے اوپر ہونے والے تشدد کی روک تھام کیلئے عملی اقدامات اٹھانے سے قاصر ہیں، انسانوں کو بنیادی ضروریات پانی و بجلی کیلئے بھی ترسانا تشدد کے اقسام میں سے ہے جسکے ہم شکار ہیں، آئے روز لوگوں کو بلاوجہ روکنا، جبری طور پر اٹھانا یہ تشدد کے زمرے میں آتیہیں، حتیٰ کہ لوگوں کو پارٹیاں بدلنے کیلئے بھی تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے، ریاستی سطح پر تشدد کرنے والے گروہوں کی سرپرستی کی جاتی ہے۔

شہناز شبیر نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ گھریلو معاشرے میں ہمارے خواتین و بچے سمیت مرد بھی تشدد کا شکار ہیں کیونکہ بعض دفعہ ایسی خواتین دیکھنے کو ملتی ہیں جو مرد کی بات نہیں مانتے اور اسے بطور شوہر تسلیم نہیں کرتے یہ بھی تشدد ہے۔ معروف ایڈووکیٹ روستم گچکی نے کہا کہ طاقتور طبقے ہمیشہ اپنی بالادستی قائم کرنے کیلئے تشدد کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ ایڈوکیٹ عبدالمجید دشتی نے کہا کہ تشدد کی روک تھام تب ممکن ہوگا جب ملک میں حقیقی آئین و قانون کا بالادستی قائم ہوگی۔

پروگرام میں مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے افراد شریک تھے جن میں بشیر دانش، شگراللہ یوسف، یلان بلوچ، حمل امین، یاسر بلوچ، جمال پیر محمد، راجہ احمد خان گچکی، جمشید پرواز، منور علی رٹہ، سجاد بلوچ، زمان خورشید سمیت دیگر شریک تھے۔ اس موقع پر پروگرام کے کوارڈینیٹر وقار بلوچ نے پروگرام کی نظامت کے فرائض سرانجام دیئے۔

پروگرام کے اختتام پر تشدد کیخلاف ایک مظاہرہ کیا گیا جہاں مظاہرین نے مختلف پلے کارڈز اٹھائے رکھے تھے جن پر تشدد کیخلاف مختلف نعرے درج تھے۔

# ’پولیس ہمارے فریج سے قربانی کا گوشت نکال کر لے گئی‘ پاکستان میں احمدیوں کی عید ڈر ڈر کر گزری

اگرچہ احمدی برداری کو پاکستانی قوانین میں ایک مذہبی اقلیت کا درجہ حاصل ہے مگر ان کے عقائد میں بھی عید الاضحیٰ کے موقع پر جانوروں کی قربانی کرنا شامل ہے۔

شمائلہ (فرضی نام) بتاتی ہیں کہ ان کی فیملی عید الاضحیٰ کے پہلے روز دیر رات کو جانور لائی اور اگلے دن صبح پانچ بجے گھر کے پردے میں قربانی کی۔

شناخت نہ ظاہر کرنے کی شرط پر شمائلہ نے بتایا کہ ’ہمارے کزن سے غلطی یہ ہوئی کہ وہ باہر گوشت بانٹنے چلا گیا تو کسی نے اس کی ویڈیو بنا کر ایک مولوی کو بھیج دی۔‘

وہ بتاتی ہیں کہ ’مولوی صاحب ہمارے گھر پولیس لے آئے، اس سے ہمارے لیے کافی بڑا مسئلہ بن گیا۔‘

واضح رہے کہ پاکستانی میں عید کے موقع پر کئی مذہبی جماعتیں اور گروہ احمدی برادری کو قربانی سے روکنے کے لیے سرگرم رہتے ہیں۔

شمائلہ نے بتایا کہ ’پولیس والے ہمارے فریج سے قربانی کا گوشت نکال کر لے گئے۔ والد صاحب چھپ گئے تو پولیس ان کی موٹر سائیکل لے گئی۔ میرے 13، 14 سال کے کزن کو تحویل میں لے لیا جسے بعد میں چھوڑ دیا گیا۔‘

’گھر میں صرف ہم خواتین تھیں اور باہر مذہبی جماعت کے لوگوں کے ساتھ پولیس اہلکار جمع ہو گئے تھے۔‘

وہ بتاتی ہیں کہ اس معاملے نے ان کی جانیں خطرے میں ڈال دی تھیں۔ ’ہم بہت ڈر گئے تھے۔ اب ہمارا پورا خاندان ایک دوسرے شہر میں ہوٹل میں چھپا ہوا ہے کیونکہ ہماری جان کو خطرہ ہے۔‘ شمائلہ کے مطابق انھوں نے پولیس سے مدد مانگنے کی بڑی کوشش مگر بدتمیزی سے بات کرتے ہوئے ان کی درخواست کو ٹھکرا دیا گیا۔ ’پولیس امن و امان کی صورتحال کنٹرول کرنے کے لیے اقدامات کر رہی ہے‘ پاکستان میں احمدی برادری کا کہنا ہے کہ عید الاضحیٰ کے موقع پر انھیں ہراسانی کا سامنا ہے اور پولیس ’انتہا پسند عناصر کی خوشنودی‘ کی خاطر انھیں جانوروں کی قربانی سے روکنے کے لیے مختلف اقدامات کر رہی ہے۔

عید سے قبل 23 جون کو پنجاب کے محکمہ داخلہ نے صوبے کے تمام اضلاع کو ایک مراسلہ بھجوایا جس میں کہا گیا تھا کہ صرف مسلمانوں کو جانوروں کی قربانی کی اجازت ہے۔

محکمہ داخلہ نے اپنے مراسلے میں ڈپٹی کمشنر اور ڈسٹرکٹ پولیس افسران کو امن و امان برقرار رکھنے کے لیے پیشگی اقدامات کی ہدایت کی تھی۔

دوسری جانب پنجاب میں حافظ آباد کی ضلعی پولیس نے ایک مراسلہ جاری کرتے ہوئے کہا کہ احمدیہ کمیونٹی کے لوگ قربانی کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس پر مسلمانوں کو اعتراض ہوتا ہے اور اس وجہ سے مذہبی مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے۔

جھنگ، فیصل آباد، حافظ آباد اور کوٹلی سمیت مختلف اضلاع میں بعض لوگوں نے احمدی افراد کو قربانی سے روکنے کے لیے متعلقہ تھانوں میں پیشگی درخواستیں بھی دائر کی تھیں۔

تاہم اب گذشتہ دنوں سے ملک کے کئی علاقوں سے ایسی اطلاعات سامنے آئی ہیں جن میں احمدی فیملیز کے گھروں کی تلاشی لی گئی، لوگوں کو ان کے جانوروں سمیت تحویل میں لیا گیا اور گھروں پر نشان لگا کر ان کی نشاندہی کی گئی مگر ان واقعات کی حکومتی سطح پر تا حال کوئی مذمت نہیں کی گئی۔

اس حوالے سے بی بی سی نے آئی جی پنجاب پولیس ڈاکٹر عثمان انور سے پوچھا کہ صوبے کے مختلف اضلاع سے ایسی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں جن میں احمدی برادری کے گھروں کی تلاشی لی جا رہی ہے اور انھیں ہراسانی کا سامنا ہے تو انھوں نے کہا کہ معاشرے میں مذہبی ہم آہنگی کو نقصان پہنچانے کے لیے اس معاملے کو اٹھایا جا رہا ہے۔

انھوں نے مزید کہا کہ پولیس امن و امان کی صورتحال کو کنٹرول کرنے اور لوگوں کی جان و مال کے تحفظ کے لیے اقدامات کر رہی ہے۔

انھوں نے یہ بھی کہا کہ اس کام کے لیے ہر وقت مانیٹرنگ درکار ہوتی ہے اور اس معاملے میں مذہبی ہم آہنگی اور مذہبی جذبات سے متعلق قوانین کی تشریح کو دیکھا جاتا ہے۔ ایسی اطلاعات بھی سامنے آئی جن میں بعض جگہوں پر انتہا پسند عناصر احمدیوں کے گھروں میں جھانکتے رہے کہ انھوں نے قربانی تو نہیں کی۔

پاکستان کے زیرِ انتظام کشمیر کے ضلع کوٹلی کے علاقے تتہ پانی سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان کے پاس دوربین تھی جس سے وہ احمدی برادری کے گھروں میں جھانک رہا تھا جس پر احمدی برداری کے افراد اور اس نوجوان کے درمیان تلخ کلامی ہوئی۔

کوٹلی کے ایس ایس پی ریاض مغل نے بی بی سی سے بات کرتے ہوئے بتایا کہ نوجوان نے مذہبی رنگ دے کر تھانے میں درخواست دی جس پر احمدی برداری کے دو افراد کو گرفتار کیا گیا مگر بعد میں یہ بات سامنے آئی کہ احمدی برداری نے دوربین سے دیکھنے والے نوجوان سے اس بنا پر تلخ کلامی کی کہ وہ ’ہماری خواتین کو دیکھ رہا ہے‘ جبکہ دوربین سے دیکھنے والا نوجوان اس لیے دیکھ رہا تھا کہ ’کہیں وہ قربانی تو نہیں کر رہے۔ ان کے مطابق فریقین کے درمیان صلح کروا کر احمدی برداری کے دو افراد کو رہا کر دیا گیا۔

احمدی کمیونٹی کا دعویٰ ہے کہ ننکانہ میں ڈی پی او نے تین احمدیوں کے خلاف مقدمہ درج کرنے کا حکم دیا ہے اور پولیس ان کی گرفتاری کے لیے چھاپے مار رہی ہے جبکہ سیالکوٹ میں تین احمدیوں کو حراست میں لیا گیا جبکہ ابھی مقدمہ درج نہیں ہوا۔ احمدی کمیونٹی کے مطابق فیصل آباد میں متعدد احمدی گھرانوں سے بکرے اور بیل پولیس نے اپنے قبضے میں لیے ہیں اور کہا ہے کہ یہ انھیں عید کے بعد ملیں گے۔

خیال رہے کہ اسلام آباد بار ایسوسی ایشن سمیت ملک کی مختلف وکلا اور مذہبی تنظیموں نے عید کے دوران پولیس سے کہا تھا کہ یہ ان کی ’آئینی ذمہ داری‘ ہے کہ وہ احمدی برادری کو جانوروں کی قربانی سے روکیں۔

’سپریم کورٹ نے چار دیواری میں مذہب پر عمل کرنے کی آزادی دی تھی‘

پاکستان میں جماعت احمدیہ کے ایک ترجمان عامر محمود نے کہا کہ گذشتہ سال سپریم کورٹ نے قرار دیا تھا کہ احمدی اپنی چار دیواری کے اندر اپنے مذہب پر عمل کرنے کی مکمل آزادی رکھتے ہیں۔

ان کا اشارہ جسٹس منصور علی شاہ اور جسٹس امین الدین خان کا وہ فیصلہ ہے جس میں لکھا ہے کہ ’غیر مسلم اقلیت کو اس کے مذہبی عقائد رکھنے اور چار دیواری میں ان پر عمل کرنے سے روکنا آئین کے خلاف ہے۔‘

عامر محمود کہتے ہیں کہ ’گذشتہ چند سال سے احمدیوں کو عید کے موقع پر قربانی سے روکا جا رہا ہے، اس سال بھی پنجاب پولیس نے انتہا پسند عناصر کی خوشنودی کے لیے متعدد جگہوں پر احمدیوں کو ہراساں کیا کہ وہ قربانی نہ کریں۔ احمدیوں سے زبردستی شورٹی بانڈز لیے گئے۔‘

ان کا دعویٰ ہے کہ کہ عید پر ’احمدیوں کو گرفتار کیا گیا اور ان کے خلاف مقدمات قائم کیے گئے ہیں۔ احمدیوں نے یہ عید خوف اور تشویش میں گزاری ہے۔‘

’پنجاب پولیس کے یہ اقدامات ماورائے قانون ہیں اور آئین پاکستان کے آرٹیکل 20 اور سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کی واضح خلاف ورزی ہیں۔‘

عامر محمود کے مطابق احمدی برادری نے انتظامیہ کے اعلیٰ عہدیداران سے مل کر انھیں صورتحال سے آگاہ کرتے ہوئے عید پر احمدیوں کو تحفظ دینے اور چار دیواری کے اندر اپنے مذہب پر عمل کرنے کا مطالبہ کیا تھا ’لیکن اکثر جگہ پولیس نہ صرف احمدیوں کو ان کی عبادات بجا لانے میں تحفظ فراہم کرنے سے قاصر رہی بلکہ خود روکاوٹیں پیدا کرتی رہی۔

‘(بشکریہ بی بی سی اردو)

## اہلیان چمن مشکلات کا سامنا

**چمن** کوئٹہ سے چمن تک چینی کی ترسیل پر پرمٹ سسٹم اور بدنام زمانہ گرڈنگ چیک پوسٹ کو ختم کیا جائے۔ چمن سمیت سرحدی اضلاع کو چینی کی اوپن ترسیل پر پابندی عائد کی گئی ہیں اس وقت چمن شہر میں چینی کی قلت اور بحران ہے چمن شہر کے بڑے جنرل سٹور والے شوگر سیلرز پرمٹ مالکان سے 2000 روپے مہنگا چینی خریدنے پر مجبور ہے۔ غریب عوام کو پرمٹ سسٹم کی وجہ سے کوئی ریلیف اور فائدہ نہیں پہنچ سکا دوسری جانب بدنام زمانہ گرڈنگ چیک پوسٹ پر چینی کے چیکنگ کے اڑ میں تاجروں کے نازک سامان گاڑیوں سے اتارا جاتا ہے جس کی وجہ سے تاجروں کے نازک اشیاء خورد نوش سامان خراب ہوجاتا ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے چمن پاکستان کا حصہ ہی نہیں ہے۔ چمن شہر میں پاکستان کے دیگر شہروں سے مال انے میں کوئی رکاوٹ اور پرمٹ سسٹم نہیں مانتے ہیں چمن کے شہریوں کا مطالبہ ہے کہ چمن سے کوئٹہ تک شاہراہ پر چیک پوسٹس کو ختم اور پرمٹ سسٹم ختم کر کے اہلیان چمن کے مسئلہ حل کیا جائے۔

(محمد صدیق)

## نجی جیل سے رہائی

**سانگھڑ** زمیندار کی مبینہ نجی جیل میں غیر قانونی طور پر قید پابند سلاسل 52 افراد کو پولیس نے کامیاب چھاپہ مار کے بازیاب کرالیا۔ تفصیلات کے مطابق سنجھورو تھانہ کی حدود گاؤں جعفر خان لغاری کے قریب زمیندار امیر احمد لغاری کی زرعی زمین پر قائم مبینہ نجی جیل سے بحکم عدالت مقامی پولیس نے ایس ایچ او سنجھورو انسپکٹر محمد علی زرداری کی سربراہی میں 52 افراد کو بازیاب کرایا فریادی ہرچند بھیل نے بعدالت جناب ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج سانگھڑ کی عدالت میں جس بیجا کے تحت درخواست دائر کی تھی جس میں الزام عائد کیا تھا کہ زمیندار امیر احمد لغاری نے اس کے خاندان کے 52 افراد جن میں 15 مرد 15 عورتیں اور 22 بچے شامل ہیں جن کو مذکورہ زمیندار نے اپنی مبینہ نجی جیل میں گزشتہ دو سال سے قید کر رکھا ہے اور جبری مشقت سے اپنی زرعی زمینوں پر کام لیتا ہے مزکورہ افراد کو نہ تو صحیح طریقے خوراک مل رہی ہے اور نہ ہی انھیں آزاد گھومنے پھرنے کی اجازت ہے۔ فرسٹ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی عدالت نے مدعی کی درخواست پر کاروائی کرتے ہوئے مقامی پولیس کو زمیندار کی مبینہ نجی جیل سے غیر قانونی طور پر قید افراد کو بازیاب کرواکر عدالت میں پیش کرنے کے احکامات صادر کیئے تھے جس پر سنجھورو پولیس نے کاروائی کرتے ہوئے مزکورہ بالا افراد کو زمیندار کی مبینہ نجی جیل سے بازیاب کرواکر عدالت میں پیش کر دیا بعدالت فرسٹ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج سانگھڑ نے بازیاب کروائے گئے افراد کا بیان قلمبند کر کے انھیں اپنی مرضی سے آزادانہ زندگی بسر کرنے کی اجازت دے دی۔

(ابراہیم خلجی)

## پینے کے پانی کی بندش کا مسئلہ

**سانگھڑ** سانگھڑ ضلعی ھیڈ کوارٹر شہر کی لاکھوں کی آبادی کا شدید گرمی کے موسم میں گزشتہ 15 دن سے بلدیہ سانگھڑ نے پینے کا پانی غیر قانونی طور پر بند کر رکھا ھے سانگھڑ تالابوں پر نصب پانی شہر کو فراہم کرنے والی ہیوی موٹریں گزشتہ 15 دن پہلے پری مون سون کی ھونے والی طوفانی بارشوں کے باعث جل کر خراب ھوگئیں ہیں جن کو ابھی تک بلدیہ سانگھڑ کی انتظامیہ نے درست نہیں کروایا ھے جس کی وجہ سے گزشتہ 15 دنوں سے سانگھڑ شہر کی چار لاکھ آبادی کو پینے کے پانی کی فراہمی شدید گرمی میں بند پڑی ھے پورا شہر پینے کے پانی کی بوند بوند کو ترس رہا ھے بلدیہ کے تالابوں سے شہر کو پانی فراہم کرنے کی سپلائی معطل ھونے سے پورا شہر کربلا کا منظر پیش کر رہا ھے دوسری جانب انسانی حقوق آرگنائزیشن کے صوبائی صدر جام غلام قادر دانڑ، چیمبر آف کامرس کے نائب صدر حاجی یامین قریشی تاجر رہنما شاہ زمان سید اور نیشنل پریس کلب کے صدر اشفاق سلہری کا کہنا ھے کہ بلدیہ سانگھڑ کا کوئی پرسان حال نہیں ھے بلدیہ سانگھڑ کے شہریوں کو سہولیات فراہم کرنے کے بجائے عذاب میں مبتلا کر رکھا گزشتہ 15 دنوں سے بلدیہ سانگھڑ نے شہریوں کا غیر قانونی طور پر پینے کا پانی بند کر کے بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کر رہا ھے پورے شہر میں ہر ایک گھر میں پینے کے پانی کا اسٹاک ختم ھو چکا ھے پورا شہر کربلا کا منظر پیش کر رہا ھے غریب عوام مضر صحت پانی پینے پر مجبور ہیں جبکہ ٹینکر مافیا تین سے چار ھزار روپے میں پانی کا ٹینکر فروخت کر رھے ہیں جو کہ غریب عوام کی قوت خرید سے زیادہ مہنگا ہے انسانی حقوق اور شہر کے تاجر رہنماؤں نے بلدیہ سانگھڑ کی ناقص کارکردگی کا نوٹس لینے کیلئے ڈپٹی کمشنر سانگھڑ صوبائی وزیر بلدیات اور وزیر اعلی سندھ سے اپیل کی ھے کہ سانگھڑ کی چار لاکھ آبادی کو پینے کے صاف پانی کی سپلائی کیلئے فوری طور پر اقدامات کیے جائیں۔

(ابراہیم خلجی)

## تاجر برادری کا احتجاجی مظاہرہ

**چمن** پاک افغان سرحدی شہر چمن میں چینی پرمٹ کے خلاف مرکزی انجمن تاجران و جنرل سٹور مالکان کی جانب سے صدر حاجی جمال شاہ اچکزئی کی قیادت میں ایک احتجاجی ریلی نکالی گئی ہے۔ ریلی ستار روڈ سے شروع ہوکر شہر کے مختلف راستوں سے گزرتے ہوئے فلسطین چوک پر دھرنے میں تبدیل ہوگئی مظاہرہ میں تاجروں کے نمائندوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی اور اپنے ہاتھوں میں پلے کارڈز اٹھائے رکھے تھے جس پر چینی کی ترسیل فری کیا جائے اور پرمٹ ختم کیا جائے اور گرڈنگ چیک پوسٹ ختم کیا جائے کے نعرے درج تھے مظاہرین کا کہنا تھا کہ چمن تک چینی کی ترسیل پرمٹ کے زریعے کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے شہر میں چینی کی قیمتوں میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے جو کہ غریب عوام کی دسترس سے باہر ہوتی جاری ہے پرمٹ کے زریعے چینی کی ترسیل کے باعث غریب شہریوں کو کوئی ریلیف نہیں مل سکا ہے اور شہر سے کچھ فاصلے پر قائم گرڈنگ چیک پوسٹ پر چیکنگ کے اڑ میں تاجروں کے نازک سامان اتار کر خراب کیا جاتا ہے جسکی وجہ سے تاجروں کے کروڑوں روپے کی نقصانات ہوئے ہیں تاجر برادری مزید نقصانات برداشت کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے ہیں مظاہرین نے حکومت سے مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ چمن تک چینی کی ترسیل فری کیا جائے اور پرمٹ سسٹم کو ختم کیا جائے اور چند فاصلے پر قائم گرڈنگ چیک پوسٹ کو ختم کیا جائے۔

(محمد صدیق)

## ریاستی سطح پر بھی مختلف ادارے تشدد کرتے ہیں

**تربت** ایچ آر سی پی کے زیر اہتمام 26 جون تشدد کے شکار افراد سے اظہار یکجہتی کی مناسبت سے ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ایچ آر سی پی مکران ریجن کے کوارڈینیٹر واجہ غنی پرواز نے کہا کہ ہر سال اقوام متحدہ کی جانب اس دن کو منایا جاتا ہے، اس دن کو منانے کا مقصد تشدد کے شکار افراد سے اظہار یکجہتی کرنا ہے، تشدد کی تاریخ انتہائی قدیم ہے۔ تشدد کی ابتداء دس لاکھ سال قبل ہوا مائیٹ اینڈ رائیٹ نامی شخص نے تشدد کا آغاز کیا، ابتدائی دور میں آقا اور غلام اور طاقت ور نے کمزور پر تشدد کرنا شروع کیا، ابتداء میں چودھویں صدی میں امیر تیمور کے زمانے میں پہلی بار تشدد خانہ اور ٹارچر سیل قائم کیے گئے، ستارھویں صدی میں تشدد کیخلاف جدوجہد کا آغاز کیا گیا اور اسکے خلاف جدوجہد کیا، بیسویں صدی میں اقوام متحدہ نے 1977 میں انسانی حقوق کے ادارے نے جنیوا کانفرنس کے دوران یہ فیصلہ کیا گیا کہ عالمی سطح پر تشدد کیخلاف عالمی دن منایا جائے پہلی بار 1998 میں اس دن کو مقرر کیا گیا اور 26 جون کو پہلی بار عالمی طور پر اس دن کو منایا گیا، تشدد کی تعریف یہ ہے کہ انسان کو مادی یا غیر مادی صورت میں انسان کو تکلیف دینا تشدد کہلاتا ہے، جسمانی تشدد کو وائیلنس کہا جاتا ہے جبکہ نار چہ ذہنی تشدد کو کہا جاتا ہے لیکن بعض مفکرین نے اسے ایک کر دیا ہے، تشدد کرنے والوں کے کچھ مقاصد ہوتے ہیں جن میں پہلا مقصد تشدد کرنے والے کو جرم کا اعتراف کرانا، اسی طرح دوسروں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے بھی تشدد کیا جاتا ہے، جبکہ جرائم کی روک تھام کیلئے بھی تشدد کیا جاتا ہے تعلیمی اداروں میں بھی تشدد کیا جاتا ہے، دھمکی دینا بھی تشدد کے زمرے میں آتا ہے، ریاستی سطح پر بھی مختلف ادارے تشدد کرتے ہیں عوام پر جو بہت عام ہے لوگوں کو اٹھانا غائب کرنا مسخ شدہ لاش بنا کر پھینکنا، بلاوجہ روک کر پوچھ کچھ کرنا مغربی ممالک میں خواتین مردوں تشدد کرتے ہیں، ریپ بھی تشدد کا ایک قسم ہے، جسمانی، جنسی، ذہنی تشدد دایم عناصر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تشدد کے ذریعے جرائم کا خاتمہ ممکن نہیں بلکہ اصلاحی تحریک، روزگار، بنیادی حقوق دینا تعلیم دینا اور ہونگے، انہوں نے کہا کہ ایچ آر سی پی ہر قسم کے تشدد کا | خلاف ہے۔ سیاسی رہنماء وانسانی حقوق کے کارکن خان محمد جان گچکی نے کہا کہ تشدد کے مختلف اقسام ہیں، جن میں گھریلو تشدد، سیاسی کارکنان پر تشدد، صحافیوں پر تشدد سمیت دیگر اقسام ہیں، مجاھد بلوچ نے کہا کہ تشدد کیلئے دنیا میں مختلف اقسام ہیں، مقتدر قوتیں جب لوگوں کو اغوا کرتے ہیں تو ان پر تشدد کرنے کیلئے مختلف طریقے استعمال کیے جاتے ہیں جن میں واش روم کے اندر کیڑے مکوڑوں کیساتھ رکھنا، زیادتی کا نشانہ بنانا، اور مختلف طریقے آزمائے جاتے ہیں، ایچ آر سی پی کے کارکن محمد کریم گلی نے کہا کہ تشدد کے شکار افراد سے اظہار یکجہتی کا دن منایا جاتا ہے مگر اسکے اوپر ہونے والے تشدد کی روک تھام کیلئے عملی اقدامات اٹھانے سے قاصر ہیں، انسانوں کو بنیادی ضروریات پانی وبجلی کیلئے بھی ترسانا تشدد کے اقسام میں سے ہے جسکے ہم شکار ہیں، آئے روز لوگوں کو بلاوجہ روکنا، جبری طور پر اٹھانا یہ تشدد کے زمرے میں آتے ہیں حتی کہ لوگوں کو پارٹیاں بدلنے کیلئے بھی تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے، ریاستی سطح پر تشدد کرنے والے گروہوں کی سرپرستی کی جاتی ہے، شہناز شبیر نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ گھریلو معاشرے میں ہمارے خواتین و بچے سمیت مرد بھی تشدد کا شکار ہیں، کیونکہ بعض دفعہ ایسی خواتین دیکھنے کو ملتی ہیں جو مرد کی بات نہیں مانتے اور اسے بطور شوہر تسلیم نہیں کرتے یہ تشدد ہے ۔ معروف ایڈووکیٹ روستم گچکی نے کہا کہ طاقتور طبقے ہمیشہ اپنی بالادستی قائم کرنے کیلئے تشدد کا راستہ اختیار کرتے ہیں، ایڈووکیٹ عبدالمجید دستی نے کہا کہ تشدد کی روک تھام تب ممکن ہوگا جب ملک میں حقیقی آئین وقانون کا بالادستی قائم ہوگا، پروگرام میں مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے افراد شریک تھے جن میں بشیر دانش شگر اللہ یوسف، یلان بلوچ حمل امین، یاسر بلوچ، جمال پیر محمد، راجہ احمد خان جنگلی، جمشید پرواز منور علی رٹہ سجاد بلوچ، زمان خورشید سمیت دیگر شریک تھے اس موقع پر پروگرام کے کوارڈینیٹر وقار بلوچ نے پروگرام کی نظامت کے فرائض سرانجام دیئے، پروگرام میں ایک قرارداد پیش کیا گیا جن میں آپسر پیچ سے اٹھائے گئے خواتین کے اغوا کی مذمت کرتا ہے، دو ہزار سے آج تک 60 ہزار بلوچوں کو لاپتہ کیا گیا جسکی مذمت کرتے ہیں جو غیر آئینی غیر قانونی اور وحشتناک عمل ہے لہذا تمام لاپتہ افراد کی بازیابی کا مطالبہ کیا جاتا ہے، یہ مطالبہ بھی کیا جاتا ہے کہ یہ سلسلہ بند کیا جائے۔ پروگرام مطالبہ کرتی ہے کہ بلوچ سمیت دیگر اقوام پر تشدد کا سلسلہ بند کیا جائے۔ قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ ایران کی جانب بجلی مکران کو فراہم کیا جاتا ہے مگر باجو اسکے عوام کو نہیں مل رہی ہے پروگرام واپڈا کے رویے کی مذمت کرتی ہے جس سے لوگ تشدد کا شکار ہیں واپڈا سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ عوام کو بجلی فراہم کر کے ناریل بل وصول کیا جائے اور بقایاجات معاف کر کے مکران کو آفت زدہ قرار دیا جائے۔ سویلین افراد کو فوجی عدالتوں کے زریعے سزا دینا منظور نہیں اسکا فی الفور خاتمہ کیا جائے، پروگرام کے اختتام پر تشدد کیخلاف ایک مظاہرہ کیا گیا جہاں مظاہرین نے مختلف پلے کارڈز اٹھائے رکھے تھے جن پر تشدد کیخلاف مختلف نعرے درج تھے۔

(نامہ نگار)

## مسافروں کو چیک پوسٹوں پر شدید مشکلات کا سامنا

**نوشکی** نوشکی کوئٹہ آرسی ڈی شاہراہِ این 40 پر ایف سی پولیس لیویز اور کسٹم چیک پوسٹوں پر ایک درجن کے قریب مقامات پر چیکنگ کے بہانے مسافر بسوں اور ویگنوں کو روک جاتا ہے ہر چیک پوسٹ مسافروں کے شناختی کارڈ چیک کیے جاتے ہیں دوسری جانب چینی لانے والے مسافر بسوں کو گھنٹوں روکنا معمول بن چکا ہے جس کی وجہ سے قیامت خیز گرمی میں مسافروں بلخصوص خواتین اور بچوں کو مشکلات اور وقت کے ضیاع سے دوچار ہونا پڑتا ہے مسافر بسوں میں چینی آنے والوں کے خلاف تادیبی کاروائی عمل میں لائی جائے ٹرانسپورٹروں کے غلطی کی سزا مسافروں کو بھگتنا پڑتا ہے نوشکی کے راستے چینی افغانستان اسمگل ہورہی ہے نوشکی شہر میں شہری چینی کے حصول کے سرگردان اور پریشان ہیں نوشکی کے شہری بلیک میں چینی 180 سے 200 روپے میں خریدنے پر مجبور ہیں ایف سی لیویز اور پولیس جو چینی اسمگلروں سے قبضے میں لیتی ہے دوبارہ کسٹم حکام کے حوالے کر دیتی ہے نوشکی کے شہریوں نے حکومت سے مطالبہ کیا مزکورہ ضبط ہونے والی چینی سستے داموں شہریوں کو فروخت کی جائے دوسری جانب خودساختہ مصنوئی مہنگائی نے نوشکی کے عوام کا جینا دوبھر کر دیا ہے نوشکی میں سبزی فروٹ مافیا پولٹری مافیا کا راج ہے جو اپنی من مانی کرتے ہوئے غریب عوام کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے اور یہ سلسلہ گزشتہ دو برسوں سے جاری اور ساری ہیں ایچ آر سی پی کے ضلعی کواڈنیٹر نے ڈپٹی کمشنر ریٹائرڈ کیپٹن راجہ اطہر عباس سے ملاقات کی اور انھیں نوشکی میں خودساختہ مہنگائی چینی کے قلت اور دیگر مسائل بھی آگاہ کیا ڈپٹی کمشنر نے مسائل غور سے سنیں مصنوعی مہنگائی کے تدارک اور دیگر مسائل بھی حل کرانے کی یقین دیانی کرائی اور کہا عوام بھی اس سلسلے میں گران فروشی کے مرتکب دکانداروں کی بروقت انتظامیہ کو آگاہ کریں عوام کے تعاون سے ہی خودساختہ مصنوئی مہنگائی کا تدارک ممکن ہوسکتا ہے۔

(محمد سعید)

## اذیت کا بطور جنگی ہتھیار استعمال بند کرنے کا مطالبہ

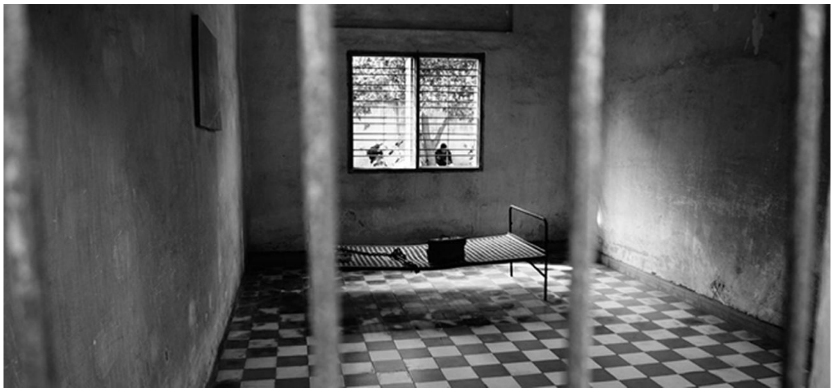

تشدد کے متاثرین سے یکجہتی کے عالمی دن پر اقوام متحدہ کے ماہرین نے مسلح تنازعات کے دوران تشدد سے کام لینے کی قطعی ممانعت کے مطالبے کو دوہراتے ہوئے تشدد کے آلات کی بین الاقوامی تجارت ختم کرنے پر زور دیا ہے۔فی الوقت دنیا بھر میں 100 سے زیادہ مسلح تنازعات جاری ہیں جو لوگوں کو تباہ کر رہے ہیں، ترقی کا پہیہ واپس موڑ رہے ہیں اور انسانی حقوق کی سنگین پامالیوں کا سبب بن رہے ہیں۔اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق وولکر ٹرک نے کہا ہے کہ شدید مار پیٹ سے جنسی بدسلوکی اور زیادتی تک تشدد کو بڑے پیمانے پر جنگی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔عام طور پر تشدد کے لئے آلات یا مخصوص ساز وسامان کا استعمال ہوتا ہے، بناوٹی سزائے موت سے کام لیا جاتا ہے اور متاثرین کو ان کے اہلخانہ پر بھی تشدد ہوتے دکھایا جاتا ہے۔تشدد سرکاری حراستی مراکز کے علاوہ خفیہ مقامات پر بھی ہوتا ہے اور ایسے واقعات کی کوئی جانچ پڑتال نہیں کی جاتی۔وولکر ٹرک نے ایک ویڈیو پیغام میں تشدد سے متاثرہ ایک شخص سے ملاقات کا احوال سنایا جس کی ہولناک داستان نے ان پر انمٹ نقوش چھوڑے۔یہ داستان سن کر اندازہ ہوتا ہے کہ انسان ایک دوسرے پر کس طرح کے خوفناک مظالم کر سکتے ہیں۔یہ گہرا گھاؤ عمر بھر اس شخص کے ساتھ رہے گا۔تشدد ایک سنجیدہ جرم ہے جس کی بین الاقوامی قانون کے تحت واضح ممانعت کی گئی ہے اور کسی بھی طرح کے حالات میں تشدد کا ارتکاب جائز نہیں۔تشدد کے خلاف اقوام متحدہ کے کنونشن کے تحت تمام ممالک کی ذمہ داری ہے کہ وہ تشدد اور ظالمانہ، غیر انسانی یا توہین آمیز سلوک کے الزامات کی تفتیش کریں اور اس کا ارتکاب کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی ممکن بنائیں۔'او ایچ سی ایچ آر' کے سربراہ نے کہا کہ تقریباً تمام واقعات میں تشدد کے جرم کا حکم دینے اور اس کا ارتکاب کرنے والے لوگ انصاف سے بچ نکلتے ہیں۔تشدد کے خلاف انسانی حقوق کے 10 غیر جانبدار ماہرین پر مشتمل ایک کمیٹی اس کنونشن پر عملدرآمد کی نگرانی کرتی ہے اور ممالک کو اپنے تمام فوجی اہلکاروں خصوصاً حراست سے متعلق ذمہ داریاں انجام دینے والوں کو تشدد کی ممانعت سے متعلق تعلیم وآگاہی دینے کے حوالے سے ان کی ذمہ داریاں باقاعدگی سے یاد دلاتی ہے۔کمیٹی کے چیئر مین کلاڈ ہیلر کا کہنا ہے کہ ممالک کو چاہیئے کہ وہ اپنی باقاعدہ مسلح افواج اور اپنے زیر اثر تمام فورسز کی جانب سے تشدد کے ارتکاب کی تفتیش اور اس پر قانونی کارروائی کے لئے عدم برداشت کا طریقہ اپنائیں۔داخلی سطح پر تشدد کو واضح طور پر جرم قرار دینا اس سلسلے میں پہلا اہم قدم ہے۔

متاثرین کی مدد

ہائی کمشنر نے کہا کہ دنیا بھر میں تشویشناک پیمانے پر تشدد کا ارتکاب ہو رہا ہے اور جنگی قیدیوں، انسانی حقوق کے کارکنوں اور بے گناہ شہریوں سمیت اس کے ہزاروں متاثرین ہیں جنہیں کبھی بھی اور کسی بھی طرح کے حالات میں ہدف بنایا جا سکتا ہے۔ایسے ظالمانہ اقدامات ہر براعظم کے بہت سے ممالک میں ہزاروں جگہوں پر رونما ہوتے ہیں۔یہ یقینی بنانا خاص طور پر اہم کہ تشدد کے واقعات کی تفصیل جمع کی جائے، تفتیش کی جائے، ایسے واقعات پر قانونی کارروائی ہو اور ان کے ذمہ داروں کو سزا ملے۔حقائق تک پہنچنے اور احتساب کی کوشش کرنے سے تشدد کے متاثرین کی کو انتہائی ضروری طور پر درکار مدد فراہم کی جا سکتی ہے۔وولکر ٹرک کا کہنا ہے کہ تشدد کے تمام متاثرین کا حق ہے کہ ان کے ساتھ پیش آنے والے مظالم کا اعتراف کیا جائے، انہیں انصاف فراہم کیا جائے اور ان کی تکالیف کا ازالہ ممکن بنایا جائے۔

(بشکریہ https://unic.un.org)

## بنیادی سہولیات سے محرومی

**وانا** وانا/ضلعی اانتظامیہ اور عسکری حکام کے ناک تلے آباد خوجل خیل قبائل پچھلے 40 سالوں سے زندگی کے بنیادی سہولیات سے محروم ہیں۔جنوبی وزیرستان لوئر کے علاقہ ڈبکوٹ اور گاؤں شپشتہ سے تعلق رکھنے والے خوجل خیل قبائل وانا ایف سی کیمپ کے قریب تین کلومیٹر کے فاصلے پر جنوب مشرق میں آباد ہیں لیکن اس دور جدید میں تعلیم، صحت، پینے کی صاف پانی سمیت ودیگر زندگی کے بنیادی سہولیات محروم ہیں۔اس ناگفتہ بہہ صورت حال کے پیش نظر خوجل خیل قبائل کے بڑے ذیلی شاخ باپیئے خیل نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ اپنی قومی حقوق مانگنے اور قوم میں اندرونی مسئلے مسائل کے حوالے سے آئندہ چند دنوں میں ایک کمیٹی تشکیل دیا جائیگا جسمیں ملک صاحبان سمیت مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے افراد حصہ لے گی۔ملک نورخان وزیر، ڈاکٹر شاہ حسین، دین گل، والی الرحمان، مولانا محمد نور آزاد، محمد اللہ، ملک زین اللہ وزیر ودیگر نے مقامی میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ خوجل خیل وہ قبیلہ ہیں جس نے اج تک کسی قسم کی ناشائستہ اور تخریبی کارروائیوں میں حصہ نہیں لیا ہے۔انہوں نے کہا کہ عرصہ دراز سے خوجل خیل قبیلے کے ساتھ حکومتی اور پارلیمانی سطح پر سوتیلی ماہ جیسی سلوک ہو رہا ہے اور اج تک گاؤں ڈبکوٹ، شپشتہ اور زیڑی نور میں اباد خوجل خیل میں پارلیمانی اور حکومتی سطح پر کسی قسم ترقیاتی کام کیونٹی بنیاد پر نہیں کیا گیا ہے۔ (منظور آفریدی)

## بڑھتی ہوئی بدامنی کے خلاف احتجاج

**پاراچنار** پاراچنار میں مختلف سیاسی اور مذہبی تنظیموں کے رہنماؤں نے احتجاجی مظاہرہ کیا اور پاڑاچمکنی میں فائر بندی سمیت قیام امن کے لیے اقدامات اٹھانے کا مطالبہ کیا۔ضلع کرم کے علاقہ گنداو اور بغکی قبائل کے مابین معدنیات نکالنے کے مسئلے پر تین روز سے جھڑپیں رکھوانے کے لیے پاراچنار میں سیاسی وسماجی اور مذہبی تنظیموں اور کونسلرز اتحاد کے احتجاجی مظاہرہ سے خطاب کرتے ہوئے سیاسی رہنما میر افضل خان طوری چیرمین ہدایت حسین کونسلر سید شاہ، سید معین، کونسلر جمیل حسین، کونسلر خورشید، کونسلر علی جنان اور دیگر رہنماؤں نے کہا کہ معمولی باتوں پر لوگ پورے علاقے کے امن کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں جو کہ افسوس ناک ہیں ضلعی انتظامیہ پولیس اور دیگر ادارے قیام امن کے لیے اقدامات اٹھائیں اور معمولی باتوں کو مذہبی رنگ دینے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے رہنماؤں کا کہنا تھا کہ اس قسم کے واقعات سے قیمتی جانوں کا ضیاع ہو رہا ہے۔ (نامہ نگار)

# بحیرہ روم میں مہاجرین کی ہلاکتیں روکنے کے لیےفوری اقدامات کی ضرورت

چودہ جون کومہاجرین کی کشتی کوپیش آنے والا حادثہ یونانی ساحلوں پر ہونے والے بڑے حادثات میں سے ایک ہے۔اقوام متحدہ میں پناہ گزینوں اورمہاجرت کے ادارے بدھ کوبحیرہ روم میں پیش آنے والے المیے کے بعدسمندر میں مزیداموات کوروکنے کے لئیفوری اور فیصلہ کن اقدامات کا مطالبہ کررہے ہیں۔اس واقعے کے بعدسمندر سے 78 لاشیں نکال لی گئی ہیں اور 104 افرادکو بچایا جاچکا ہے جبکہ مزید سینکڑوں افرادلا پتہ ہیں جن کے بارے میں خدشہ ہے کہ وہ ہلاک ہوچکے ہیں۔14 جون کو یونان کے ساحل کے قریب کشتی ڈوبنے کا یہ واقعہ گزشتہ برسوں میں پیش آنے والے ایسے بدترین اورانتہائی جان لیواحادثات میں سے ایک ہے۔

## مصیبت زدہ لوگوں کو بچانے کا فریضہ

اقوام متحدہ میں پناہ گزینوں کے ادارے 'یواین ایچ سی آر' اورادارہ برائے مہاجرت ' آئی اوایم ' نے کہا ہے کہ سمندر میں مصیبت کا شکارلوگوں کو بلاتاخیر تحفظ دینا بین الاقوامی سمندری قانون کی بنیاد ہے۔ انہوں ں ے کہا کہ بحیرہ روم کی گزرگاہ دنیامیں مہاجرت کے خطرناک ترین اورجان لیواراستوں میں سے ایک ہےاور یہاں غیرقانونی تارکین وطن کے مسئلے سے نمٹنے کے لئے موجودہ طریقہ کارنا قابل

عمل ہے۔منگل کوآئی اوایم کی جانب سے جاری کردہ اعدادوشمار کے مطابق گزشتہ برس مشرق وسطیٰ اورشمالی افریقہ میں اوران خطوں کی جانب سے مہاجرت کے راستوں پر 3,800 افراد ہلاک ہوئے جوکہ 2017 کے بعدسب سے بڑی تعداد ہے۔ حالیہ المیے نے ان ہولناک اعدادوشمارمیں مزیداضافہ کردیاہے۔ اگرچہ کشتی پرموجودلوگوں کی تعدادتاحال واضح نہیں ہےلیکن عام خیال یہ ہے کہ اس پر 400 سے 750 تک لوگ سوار تھے۔ اطلاعات کے مطابق منگل کی صبح کشتی کومشکلات کا سامنا تھا۔ 14 جون کی صبح کشتی الٹ جانے کے بعدہیلینک کوسٹ گارڈنے بڑے پیمانے پرتلاش اوربچاؤ کی کارروائی کااعلان کیا۔

## اقوام متحدہ کی مدد

یواین ایچ سی آراورآئی اوایم کے نمائندے جنوبی یونان کے ساحلی علاقے کالاماتامیں حکام کے ساتھ مل کراس حادثے میں بچ رہنے والوں کو مدد مہیا کررہے ہیں۔اس امداد میں غیرغذائی اشیا،صحت و صفائی کا سامان،ترجمان کی خدمات اورنفسیاتی مددشامل ہے۔اداروں نے کہاہے کہ وہ یونان کے حکام کی جانب سےاس حادثے کا باعث بننے والے حالات کے بارے میں جاری تحقیقات کا خیرمقدم کرتے ہیں۔

## 'ناقابل عمل'

یہ واضح ہے کہ بحیرہ روم میں تارکین وطن کے مسئلے سے نمٹں ے کا موجودہ طریقہ ناقابل عمل ہے۔سالہاسال سے یہ دنیامیں مہاجرت کامشکل ترین راستہ چلاآرہاہےجس پر ہلاکتوں کی شرح سب سے زیادہ ہے۔آئی اوایم میں ہنگامی حالات کے شعبے کے ڈائریکٹرفیڈریسوسوڈانے کہاہے کہ ممالک کواکٹھے ہوکرتلاش وبچاؤ کی کارروائیوں میں پائی جانے والی خامیوں کودورکرنے،لوگوں کوفوری ساحل پرپہنچانے اورمحفوظ باقاعدہ راستے تشکیل دینے کے لئے کام کرناہوگا۔یواین ایچ سی آرنے یورپی یونین سے کہاہے کہ وہ بحیرہ روم میں اپنے اقدامات میں تحفظ اوریکجہتی کومرکزی اہمیت دے۔یو این ایچ سی آرمیں تحفظ سے متعلق امورپراسسٹنٹ ہائی کمشنرگیلیئن ٹریگز کا کہناہے کہ تارکین وطن کی بڑی تعدادکومدنظررکھتے ہوئے زندگیاں بچانے کی غرض سے اجتماعی کوششیں بشمول بحیرہ روم کے خطے کے تمام ممالک کے مابین بھرپورارتباط،یکجہتی اورذمہ داری کا تبادلہ ضروری ہےجس کا تذکرہ مہاجرت اورپناہ سے متعلق یورپی یونین کے معاہدے میں بھی کیا گیاہے۔ادارہ تارکین وطن کوساحل پرلانے اوران کی تقسیم نو کے لئے ایک متفقہ علاقائی طریقہ کارکے قیام کے لئے بھی زوردے رہاہے۔

## انسانی سمگلروں کا احتساب

اقوام متحدہ کے ہائی کمشنربرائے انسانی حقوق وولکرٹُرک نے اس معاملے پربات کرتے ہوئے کہا کہ اس واقعے نے انسانی سمگلروں کے خلاف مکمل تحقیقات اورانہیں یقینی طورپرانصاف کے کٹہرے میں لانے کی ضرورت کوواضح کردیاہے۔انہوں نے اس حادثے میں بچ جانے والوں اورہلاک ہونے والےافراد کے خاندانوں سے یکجہتی کا اظہارکیا جن میں خواتین اوربچوں کی بڑی تعدادبھی شامل ہے۔ہائی کمشنرنے ممالک پرزوردیا کہ وہ مہاجرت کے مزید باقاعدہ راستے کھولیں،ذمہ داری کے تبادلے میں اضافہ کریں اورسمندروں میں بچائے جانے والےتمام لوگوں کی ساحلوں پرمحفوظ اور بروقت منتقلی یقینی بنائیں۔

(بشکریہ https://unic.un.org)

# عورتیں

## بیٹے کو قتل کر دیا

**نوشہرہ** نوشہرہ کی رہائشی خاتون قدر بیگم نے پولیس کی جانب سے مبینہ طور پر اپنے بیٹے سلیمان کے قتل پر حکومت سے نوٹس لینے کا مطالبہ کر دیا۔ پشاور پریس کلب میں میڈیا نمائندوں کو نوشہرہ رسالپور بہرام کلے کی رہائشی قدر بیگم نے کہا کہ ان کے شوہر دیوروں کا کسی کے ساتھ دشمنی ہے لیکن ان کے شوہر نے دوسری شادی کر کے کسی اور مقام پر رہائش کر لی ہے اس دشمنی میں ان کا اور ان کے بیٹوں کا کوئی کردار نہیں۔ تاہم گزشتہ دنوں تھانہ رسالپور پولیس ایس ایچ او اشفاق نے دیگر اہلکاروں کے ہمراہ ان کے گھر میں داخل ہوئے اور ان کے بیٹے سلمان کو گھر کے اندر فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔ قدر بیگم نے الزام لگایا کہ تھانہ رسالپور پولیس نے مبینہ طور پر مخالفین سے پیسے لیے ہوئے ہیں اور سلمان کو اس پرائی دشمنی میں نشانہ بنایا انہوں نے کہا کہ اگر سلمان پر کوئی الزام تھا تو عدالت کے سامنے پیش کیا جاتا لیکن ان کو قتل کر دیا انہوں نے وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا، آئی جی پی، ڈی پی او نوشہرہ اور پشاور ہائیکورٹ کے چیف جسٹس سے اپیل کی اس سلسلے میں انکوائری کی اور واقعہ میں ملوث پولیس اہلکاروں کے خلاف کارروائی کی جائے۔

(منظور آفریدی)

## خاتون ایس ڈی ای او قتل

**لنڈی کوتل** ضلع خیبر لنڈی کوتل میں رہائش پذیر خاتون ایس ڈی ای او کو نامعلوم افراد نے قتل کر دیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ لنڈی کوتل کی ایس ڈی ای او کو گزشتہ رات میری خیل میں چاقو کے وار سے قتل کیا گیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ خاتون استانی رضوانہ کا تعلق ضلع بنوں سے ہے۔ مقامی ذرائع کے مطابق میری خیل گرلز پرائمری سکول میں قتل ہونے والی رضوانہ نامی استانی اپنے خاوند و بچوں کے ساتھ یہاں رہائش پذیر تھی۔ پولیس کے مطابق قتل ہونے والی استانی رضوانہ کی لاش ریسکیو 1122 ایمبولینس میں لنڈی کوتل ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال منتقل کر دی گئی ہیں جہاں ہر ان کی پوسٹ مارٹم کی جائے گی جس کے بعد انکو ورثاء کے حوالے کیا جائے گا۔ دوسری جانب پولیس نے اس حوالے سے تحقیقات شروع کر دی ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ قتل کے بعد خاتون کا شوہر اور چار بچے پراسرار طور پر غائب ہیں۔

(مسعود شاہ)

## لاپتہ خاتون کی نعش برآمد

**نوشہرو فیروز** نوشہرو فیروز سے مبینہ دو روز سے لاپتہ خاتون اور نوجوان کی لاشیں برآمد، 20 سالہ فیاض مری کی لاش نصرت کینال سے اور مسمات زبیدہ جمال کی لاش دیھ سات کے کھیتوں سے برآمد، لاشیں گھروں میں پہنچنے پر کہرام مچ گیا۔ تفصیلات کے مطابق نواحی علاقہ دیھ کرڑو کے گاوں فضل مری کا رہائشی نوجوان 20 سالہ فیاض مری جو مبینہ دو روز قبل گھر سے مویشی چرانے کے لئے لے گیا تھا واپس نہ آیا تو ورثہ نے کافی تلاش کی اور مقامی خوطہ خوروں کی مدد سے نصرت کینال میں بھی تلاش کرایا مگر کچھ پتہ نہ چل سکا مگر آج اچانک لاش نصرت کینال میں تیرتی ہوئی ملی ہے متوفی کے ورثہ فضل محمد مری امتیاز مری نے احتجاج کرتے ہوئے بتایا کہ فیاض مری کو ہمارے مخالفین نے قتل کیا ہے جن کے خلاف ہم نے پڈعیدن تھانہ پر این سی بھی داخل کرائی ہوئی ہے ہمارے ساتھ انصاف کیا جائے اور فیاض مری کے قاتلوں کو فوری گرفتار کر کے ہمیں انصاف دیا جائے، لاش گھر پہنچنے پر کہرام مچ گیا، دوسرے واقع میں نواحی گاؤں کھکاٹ کی رہائشی نوجوان خاتوں مسمات زبیدہ زوجہ جمال لاشاری کی لاش باندھی کے قریب دیھ 7 سے برآمد ہوئی یے اطلاع پر پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاش کو اسپتال منتقل کیا جہاں پر متوفی کے بھائی شاھجان لاشاری نے لاش کی شناخت کی ان کا کہنا تھا کہ زبیدہ دو روز سے گھر سے اچانک لاپتہ ہوگئی تھی زبیدہ کا ذہنی توازن بھی درست نہیں تھا کافی تلاش کے بعد آج لاش ملی ہے معلوم نہیں کیا حادثہ پیش آیا ہے، پولیس ذرائع کے مطابق واقع کی تفتیش شروع کر دی گئی ہے اصل حقائق جلد سامنے لائیں گے۔

(الطاف حسین قاسمی)

## عورت کی جلی ہوئی نعش برآمد

**عمرکوٹ** 2 جون کو تحصیل سامارو کے علاقے ضیف آباد اسٹاپ کے گوٹھ محمد یوسف سیال کی رہوا سے 50 سالہ بیواہ عورت میری کولیں اپنے گھر میں پراسرار طور پر آگ لگنے سے جل کر فوت ہوگئی عورت گھر کے تھلے پر سوئے ہوئی تھی۔ اُس کے پاس سے مٹی کے تیل کی دو عدد بوتلیں ہاتھ آئیں۔ عورت کا سارا جسم جل کر کوئلے کی میں کب تعلقہ ہسپتال سامارو طرح ہوگیا۔ اطلاع پر پولیس نے جائے وقوع پر پہنچ کر نقش اپنے تحویل پوسٹ مارٹم کروانے کے بعد ورثاء کے حوالے کی۔ حاصل کردہ معلومات کے مطابق مذکورہ بیواہ اکیل رھنف سوتیلے پوتوں سے تکرار تھی۔ تھی۔ اُس کا ایک بیٹا کراچی میں مزدوری کرتا ہے۔ متوفیہ کی اپنے ے۔ جس کی شکایت بیواہ نے !۔ پولیس کو بھی بتاریخ 20-06-2023 کو مینا مقتولہ کے بھائی راشی کولھی کی فریاد پر سامارو تھانے کی پولیس نے نامعلوم ملزم کے خلاف قتل کا درج کیا۔ فریادی نے مقدمے میں مؤقف اختیار کیا کہ نامعلوم افراد نے میری بہن کا خون کر کے نقش کے اوپر مٹی کا تیل ڈال کر آگ لگا کر جسم کو جلا کر گناہ (جرم چھپانے کی کوشش کی ہے۔ پولیس کے مطابق مقدمے کے اندراج کے بعد جاچ شروع کر دی ہے۔ جلد ہی عورت کے موت کے متعلق حقائق سامنے آجائیں گے۔ بتاریخ 08 کو سامارو پولیس تھانے کے 50 اور 50 سامارو نے پولیس تھانہ سامارو پر بریفنگ دیتے ہوئے کہا کہ قتل کیس کی جان میں فوت عورت کے سوتیلے پوتے رتجھو ولد پارو کولی نے گرفتاری کے دوران اعتراف جرم کیا ہے۔ ملزم کے مطابق سوتیلی دادی 50 سالہ بیواہ میری زوجہ مرحوم پونو کولاہی پہلے گلا دبا کر قتل کرنے کے بعد اوپر پیٹرول ڈال کر ماچیس سے آگ لگا کر خون "چھپانے کی کوشش کی۔ بیوہ عورت کے شوہر کی دو شادیاں تھیں۔ پہلی عورت بیوی میں سے 07 بیٹوں کی اولاد ہے جبکہ چیری میں سے ایک بیٹا اور 04 لڑکیوں کی اولاد ہے۔ کراچی. فوتی عورت کا 15 سالہ بیٹا ہیرو کراچی میں مزدوری کرتا ہے جو کہ سے اپنی ماں کے لئے پیسے بھیجتا تھا جو کہ سوتیلا ہوتا رامچند وصول کرتا تھا۔ فوتی عورت اکثر اپنی شادی شدہ بیٹ لالی کے گھر چیمہ فارم کے علاقے میں رہتی تھی۔ جب بھی بیٹ کراچی سے گھر آتا تھا تو وہ بھی بیٹی کے گھر سے اپنے گھر گوٹھ چلی جاتی تھی۔ بیٹے نے اس دفعہ کراچی سے گھر آنے میں دیر کی۔ تو فوتی عورت سمجھی کہ بیٹا گھر آگیا ہوگا۔ اس لئے وہ بیٹی کے گھر سے اپنے گھر چلی گئی۔ وہاں بیٹا تو نہیں آیا تھا پر ہوتے دیکھو نے پیروں پر اپنی۔ سوتیلی بیوہ دادی چیری کو قتل کرنے کے بعد نقش کو جلا دیا۔

(نامہ نگار)

## مذہب کی جبری تبدیلی کا نشانہ بنایا گیا

**نواب شاہ** 4 جون 2023 کو کوقاضی احمد تحصیل کے مکین مہاراج دلیپ کمار کی 14 سالہ بیٹی سوہانا شرما کو اغوا کر کے جبری مذہب تبدیلی کا نشانہ بنایا گیا اور ایک شخص اختر گبول سے جبری نکاح کرنے پر مجبور کیا گیا۔ انسانی حقوق کمیشن کے رکن رمیش کمار راٹھور نے اس واقعہ سے متعلق اڈی آئی پولیس شہید بینظیر آباد ایس ایس پی شہید بینظیر آباد سمیت دیگر حکام بالا کو ایک درخواست میں بتایا کہ سوہانا نامی مغوی بچی کی عمر 14 سال ہے اور اسکول ریکارڈ سمیت نادرا میں اس کی عمر کا ریکارڈ موجود ہے سفر کی بازیابی کیلیے فوری اقدامات کیے جائیں بچی کے والد مہاراج دلیپ کمار کے مطابق گبول خاندان کے افراد نے ان کی معصوم بچی کو اغوا کیا ہے اور اس کو جبری تبدیلی مذہب کیساتھ جبری نکاح کرنے کا روایتی طریقہ اپنایا ہے جس سے پوری ہندو کمیونٹی میں تشویش پائی جا رہی ہے۔ شہید بینظیر آباد پولیس کی کامیاب کارروائی کے اغوا شدہ نابالغ لڑکی سوہانا کو بازیاب کرالیا گیا نامزد ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کرلیا گیا ہے تھانہ قاضی احمد کی حدود سے کچھ روز قبل 14 سالہ سوہانا شرما کو اغوا کیا گیا تھا ایس ایس پی شہید بینظیر آباد محظور علی نے HRCP کے رکن رمیش کمار راٹھور کے ہمراہ والدین کی درخواست پر فوری کارروائی کرنے کے احکامات جاری کر دیے جسکے بعد ایس ایچ او تھانہ قاضی احمد نے کارروائی کرکے مغوی لڑکی سوہانا شرما کو بازیاب کر کے باحفاظت والدین کے حوالے کر دیا اغوا کار مرکزی ملزمان غلام قادر گبول، فیضان جٹ، نثار گبول، واحد بخش گبول، سارنگ خاص خیلی، آچر گبول، محمد بخش گبول، غلام شبیر گبول اور اختر گبول کے خلاف مقدمہ درج کرلیا گیا ہے۔

(مریم آصف)

## ہاری کی بیٹی کے ساتھ جنسی زیادتی

**نوشہرو فیروز** بھریاسٹی کے گاوں حاجی محمد علی کیریو میں زمیندار کے بیٹے کی ہاری کی 14 سالہ بیٹی سے مبینہ زیادتی کا انکشاف، این سی داخل، ملزمان کی عدم گرفتاری پر متاثرہ لڑکی کا باپ کے ہمراہ احتجاج مظاہرہ ملزمان کی گرفتاری کا مطالبہ۔ تفصیلات کے مطابق بھریاسٹی کے گاوں حاجی محمد علی کیریو میں زمیندار کریم بخش کیریو کے ہاری محمد علی ڈوہٹرو کی نے بھریاسٹی تھانہ پر این سی داخل کرائی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ہمارے زمیندار کریم بخش کے کیریو کے بیٹے آصف کیریو نے میری 14 سالہ بیٹی صنم کیریو کو چار روز قبل زبردستی زیادتی کا نشانہ بنایا ہے، جس پر متاثرہ 14 سالہ لڑکی صنم کیریو نے میڈیا کے سامنے انکشاف کرتے ہوئے بتایا ہے کہ چار روز قبل میرے والدین بینظیر انکم سپوٹ پروگرام کے پیسے لینے شہر گئے ہوئے تھے کہ اچانک زمیندار کا بیٹا آصف کیریو ہمارے گھر آیا اور میرے والد کا پوچھنے لگا، میں نے کہا کہ وہ شہر گئے ہیں تو اچانک مجھے زبردستی پکڑ کر گھر سے باہر گنے کی فصل میں لے گیا میں نے پاک کلام کے واسطے دیئے اس نے میرے گھر والوں کو جان سے مارنے کی دھمکیاں دیں اور میرے منہ پر ہاتھ رکھ کر زبردستی زیادتی کا نشانہ بنایا اور جاتے ہوئے سنگین نتائج کی دھمکیاں دیتے ہوئے فرار ہوگیا میں نے خوف کے مارے کسی سے کچھ نہیں کہا مگر حالت خراب ہونے پر والدین کو سب کچھ بتا دیا اور کہا کہ ملزم کافی دنوں سے دوستی رکھنے کا کہہ رہا تھا، متاثرہ لڑکی کے والد نے بتایا کہ ہم نے واقع کی این سی داخل کرادی ہے جس پر پولیس نے میڈیکل کے لئے لیٹر دیا ہے جس پر ہم نے بھریاسٹی اسپتال سے میڈیکل کرایا ہے رابطہ کرنے پر لیڈی ڈاکٹر میمونا جلبانی نے بتایا ہے کہ بچی کے اجزاء لے کر لیباٹری بھیجیں گے رپورٹ آنے پر تصدیق کی جائے گی، رابطہ کرنے پر ایس ایچ او معیم لاڑک نے بتایا کہ واقع کی این سی داخل کرلی گئی ہے میڈیکل رپورٹ آنے پر ایف آئی آر درج کی جائے گی، ملزمان فرار ہو چکے ہیں ہم نے مختلف مقامات پر چھاپے مارے ہیں جلد گرفتار کرلیا جائے گا دوسری جانب متاثرین نے احتجاجی مظاہرہ کرتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ پولیس بااثر ملزمان کو گرفتار نہیں کر رہی ہے، ہم بہت غریب مسکین محنت کش ہیں انہوں نے وزیراعلیٰ سندھ آئی جی سندھ ڈی آئی جی شہید بےنظیر آباد ایس ایس پی نوشہرو فیروز سے مطالبہ کیا ہے کہ ملزمان کو فوری طور پر گرفتار کر کے ہمیں انصاف کیا جائے۔

(الطاف حسین)

# بچے

## بچوں سے مشقت کے خاتمے کا مطالبہ

**حیدرآباد** سماجی تنظیم لیگل رائٹس فورم کی جانب سے بچوں سے جبری مشقت کے خلاف عالمی دن کے حوالے سے حیدرآباد پریس کلب میں ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے ایڈووکیٹ عبداللہ لانگاہ، اے ایس پی سٹی علینہ راجپر، سیدہ قرات العین شاہ، رضا میمن، غفرانہ آرائیں اور تبسم رانی ایڈووکیٹ نے کہا کہ لیگل رائٹس فورم کراچی اور حیدرآباد میں بچوں سے جبری مشقت لینے کے حوالے سے آگاہی دینے کے لیے سیمینار کا انعقاد کر رہی ہے کیونکہ ملک میں ہزاروں بچوں سے جبری مشقت لی جاتی ہے لیکن ان کی دیکھ بھال کے لیے کوئی بھی ادارہ موثر طریقے سے کام نہیں کر رہا جس کی وجہ سے سماجی تنظیموں کو آگے آنے کی ضرورت ہے۔ مقررین نے کہا کہ چائلڈ لیبر جیسا عمل بچوں کو ان کے بنیادی حقوق تعلیم، صحت اور محفوظ بچپن سے محروم کرتا ہے۔ لیگل رائٹس فورم کی جانب سے بچوں کے بنیادی حقوق کیلیے ریلیاں بھی نکالی جاتی ہیں، لہٰذا چائلڈ لیبر کیخلاف سول سوسائٹی، وکلاء برادری اور صحافیوں کو ہمارا ساتھ دینا چاہیے۔

(بوٹا امتیاز)

## صحافی کی بلاجواز گرفتاری

**عمرکوٹ** 28 مئی کو تھانہ عمرکوٹ کی پولیس نے ایک شخص اسلم مہر کی درخواست پر سینئر صحافی لجپت مالہی سمیت کچھ اور صحافیوں کے خلاف مقدمہ درج کیا، اور پھر صحافی کو گرفتار کیا۔ پریس کلب عمرکوٹ کے صحافیوں نے گرفتاری کی مذمت کی۔ بعدازاں پولیس نے صحافی کو رہا کر دیا۔ صحافی نے الزام لگایا کہ پولیس نے ان کے خلاف جھوٹا مقدمہ درج کیا اور ان کے ساتھ دہشت گردوں اور ڈاکوؤں جیسا سلوک کیا۔

(نامہ نگار)

## زیادتی کا شکار طالبہ کا ملزم کی گرفتاری کے لیے مظاہرہ

**حیدر آباد** قاضی احمد کے گاؤں لونگ خان کھوسو کی رہائشی اور میٹرک کی طالبہ 16 سالہ لڑکی (ش) نے اپنے والد حاجی واحد بخش کھوسو کے ہمراہ حیدر آباد پریس کلب کے سامنے دوسرے روز بھی احتجاج جاری رکھا۔لڑکی نے الزام عائد کیا کہ "18 جنوری 2023 کو ملزم شعیب عرف ڈان اپنے 6 ساتھیوں کی مدد سے مجھے اغوا کر کے کراچی لے گئے جہاں ملزم نے زیادتی کا نشانہ بھی بنایا۔" متاثرہ لڑکی (ش) نے ایس ایس پی شہید بینظیر آباد سے اپیل کی کہ اغوا اور زیادتی کے واقعے میں ملوث ملزم شعیب عرف ڈان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور اسے تحفظ فراہم کیا جائے۔

(بوٹا امتیاز)

## سابق ایس ایچ سمیت کچھ پولیس اہلکاروں کی ضمانت مسترد

**عمر کوٹ** 25 مئی کو ضلع عمر کوٹ کے تھانہ کھوکھراپار کے سابق ایس ایچ او ہوت چند میگھواڑ، ہیڈ کانسٹیبل اور کانسٹیبل کے خلاف ایک فرد کے اغوا کا مقدمہ درج تھا۔25 مئی کو عدالت نے ملزمان پولیس اہلکاروں کی ضمانت مسترد کیں اور ان کے خلاف کارروائی کا حکم جاری کیا۔درخواست گزار ارادھا بھیل نے اپنے نوجوان بیٹے کے اغوا کا مقدمہ درج کروایا تھا۔

(نامہ نگار)

## بچے کے ساتھ جنسی زیادتی کی کوشش

**ٹنڈو محمد خان** بھٹی محلا کے 12 سالہ بچے کو جنسی زیادتی کا نشانہ بنانے کی کوشش کی گئی۔ بچے کے چیخنے چلانے پر ملزم فرار ہو گئے۔ واقعے کی رپورٹ سٹی تھانے میں درج کر لی گئی ہے۔ بچے کے والدین کے مطابق غنی ملاح نے ان کے بچے کو جنسی ہوس کا نشانہ بنانے کی کوشش کی اور بچے کے چلانے پر فرار ہو گیا۔جب کہ رپورٹ تھانے پر درج کروائی گئی لیکن پولیس نے کوئی معاملے کا سنجیدہ نوٹس نہیں لیا اور ملزم تا حال فرار ہے۔ سیاسی سماجی تنظیموں نے واقعہ کی مذمت کے بعد جس کے بعد ایس ایس پی نے ملزم کو فوری گرفتار کرنے کا حکم جاری کیا۔

(یعقوب لطیف سومرو)

# قانون نافذ کرنے والے ادارے

## پولیس ایمرجنسی نمبر 15 پر کال کرنا جرم بن گیا

**بہاولنگر** (بہاولنگر) تفصیلات کے مطابق حفظان بی بی زوجہ مرقاسم نے افغانی حقوق کمیشن کے نامہ نگار کو بتایا کہ وہ سکنہ (حال مقیم چکنمبر 41 فتح اضافی کالونی چیزل آباد تحصیل چشتیاں کی رہائشی ہے۔ مورخہ 6 جون کو ہمارے ہمسایہ نے فون پر اطلاع دی کہ آپ کے آبائی گھر (واقع) سکنہ چک نمبر 2 گجیانی تحصیل چشتیاں میں محمد رفیق ولد غلام محمد قوم داد پوترا نے قبضہ کرنے کی نیست سے چار دیواری بنا رہا ہے۔حفیظاں بی بی نے بات جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ اُسکا شوہر بچے کی دوائی لینے شہر گیا ہوا تھا جس پر میں اپنے داماد اعجاز کے ہمراہ چک نمبر 2 گھیانی پہنچی تو محمد رفیق ولد غلام محمد اپنے مزدوروں و مستری کے ہمراہ چار دیواری دے رہا تھا میں نے انہیں روکا مگر انہوں نے کام جاری رکھا جس پر میں نے شور واویلا کرنا شروع کر دیا تو گواہان اصغر علی ولد حمد جاوید اور حمد رشید و در غلام قادر موقع پر پہنچ آئے اسکے بعد میں نے پولیس ایمرجنسی نمبر 15 پر کال کر دی مگر 30 منٹ انتظار کے بعد پولیس کے نہ آنے پر میں نے دوبارہ کال کر دی مگر پولیس پھر بھی نہ آئی تاہم 20 منٹ بعد ایک فون نمبر سے کال آئی کے ہم تھانہ صدر چشتیاں سے بات کر رہے ہیں ہمارے پاس گاڑی موجود نہیں آپ خود تھانے آ جائیں۔اور محمد رفیق کا نمبر آپ کے پاس ہو تو وہ بھی دے دیں جس پر ہم نے الزام عایہ کا نمبر دے دیا اور قبضہ کرنے کی تصاویر بھی دے دیں۔حفیظیاں بی بی نے مزید بتایا کہ وہ اپنے خالو قہر رشید و دیگر کے ہراہ تھانہ آ گئی منشی ہمایوں وہاب نے کہا کہ الزام عالیہ کے آتے ہی آپ کو ایس ایچ او کے سامنے ہیں کر دوں گا۔الزام علیہ کے آنے پر منشی نے ہمیں ایس ایچ او کے سامنے پیش کر دیا . ایس ایچ او نے مجھے گالیاں دینی شروع کر دیں اور کہا کہ ایمرجنسی نمبر 15 پر کال کیوں کی۔اسکے بعد منشی کو حکم دیا کہ ان دونوں کو بند کر دو حوالات میں مگر منشی صاحب نے مجھے اپنے کمرے میں بیٹھا دیا جبکہ میرے ساتھ میرا ڈیرہ سالہ بچہ بھی ہمراہ تھا جو دودھ کیلئے مسلسل روتا رہا جبکہ منشی صاحب مجھے صلح کیلئے کہتے رہے مگر میں نے الزام علیہ کے ساتھ صلح سے انکار کر دیا۔تین گھنٹے بعد ایس ایچ او صواب دوبارہ آئے اور منشی سے پوچھا کہ ان کی صلح ہو گئی ہے تو اس نے جواب دیا کہ حفیظیاں بی بی صلح کیلئے رضامند میں اسپر ایس ایچ او نے مجھے کہا اگر آپ صلح کر لیں تو آپ کو گھر جانے کی اجازت ہو گی اتنے میں میری ساس صائمہ بی بی بچے کیلئے دودھ لیکر تھانہ آئیں اور پولیس کی منت سماجت شروع کر دی کہ ہم غریب اور شریف لوگ ہیں ہماری عزت کا خیال کریں تو ایس ایچ او نے دوبارہ صلح کرنے کو کہا مگر میں رضامند نہ ہوئی تو منشی حباب نے خالی بعد سفید کاغذ پر کچھ تحریر کیئے بغیر انگوٹے لگوا لیے اور ہمیں چار گھنٹے گھر جانے کی اجازت دے دی ساتھ ہی ہمیں دھمکی دی کہ اگر مزید کارروائی کی تو تمہارے خلاف ہر چہ درج کر دوں گا اسکے بعد ایسا ہے اور جاب نے میرا فون بھی واپس کر دیا جو انہوں نے حراست کے وقت مجھ سے لے لیا تھا جبکہ الزام علیہ نے تھانہ میں بیٹھ کر اپنے فون سے مزدوروں و مشتری کو کام جاری رکھنے کیلئے ہدایات دیتا رہا حفیظیاں بی بی کے شوہر محمد قاسم نے نامہ نگار کو بتایا کہ دوسرے دمورخہ دہ کو اپنی بیوی کو ڈی پی او بہاولنگر کے پاس لے گیا اور ایس ایچ او والزام علیہ کے خلاف درخواست گزاری جسپر انہوں نے ڈی ایس پی تحصیل چیستاں سے رابط کرنے کو کہا۔محمد قاسم نے بتایا کہ ہم لگاتار 4 دن ڈی ایس پی آفس جاتے رہے وہ کئی کئی گھنٹے دفتر میں بیٹھتے رہتے پھر ہمیں کہا جاتا کہ صاحب مصروف ہیں دوسرے دن آئیں بالاخر ہو تھے روز ایس ایچ او تھانہ صدر کو انہوں نے ہدایات دیں کہ محمد رفیق کے خلاف پرچہ درج کر کے گرفتار کریں اور ان کا قبضہ واپس کروائیں مگر ایس ایچ او نے نہ ملزم کو گرفتار کیا ہے اور نہ ہمارا قبضہ چھڑایا ہے آج آپ آئے ہیں براہ کرم اپنے ادارے کے توسط سے اعلیٰ حکام تک ہماری آواز پہنچائیں کہ امیر جنبی نمبر 15 پر کال کرنا جرم ہے، ایس ایچ او نے میری بیوی کو کس قانون کے تحت 4 گھنٹے حراست میں رکھا اور میرا مشیر خوار بچہ دورہ کیلئے روتا رہا۔حکومت کو چاہیے کہ ایس ایچ او کے خلاف قانونی کارروائی کرے۔ڈی ایس پی اور ایس ایچ او کا موقف کیلئے رابطہ کیا تو وہ آفس میں نہیں تھے۔

(خواجہ اسد اللہ)

# HRCP شکایات سیل

ایچ آر سی پی شکایات سیل نے 1985ء میں کام شروع کیا جب کسی بھی سرکاری یا غیر سرکاری ادارے میں ایسا مخصوص شعبہ موجود نہیں تھا جو مظلوم لوگوں کی شکایات وصول کرتا ہو۔ اس وقت سے، ایچ آر سی پی پاکستان بھر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے ازالے کے لئے جدوجہد میں مصروف ہے۔

ایچ آر سی پی شکایت سیل کو ماہانہ سینکڑوں شکایات موصول ہوتی ہیں۔ ہم پولیس کی زیادتیوں، خواتین کے خلاف تشدد، محکمہ جاتی مسائل، اقلیتوں کے حقوق، جبری شادیوں، جبری تبدیلی مذہب، جبری گمشدگیوں، سائبر جرائم اور دیگر تمام انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے متعلق شکایات وصول کرتے ہیں اور اس پر ایکشن لیتے ہیں۔ تاہم، مالی معاونت، سیاسی پناہ، جائیداد کے تنازعات یا ذاتی تنازعات سے متعلق شکایات ہمارے دائرہ کار سے باہر ہیں۔

طریقہ کار: جیسے ہی ہمیں شکایات موصول ہوتی ہیں ہم متعلقہ حکام سے رابطہ کرتے ہیں اور کیس پر کارروائی کا آغاز کر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ، ہمارا مندرجہ ذیل اداروں کے ساتھ ایک براہ راست ریفرل نظام موجود ہے جس کا مقصد شکایت کے فوری ازالے کو یقینی بنانا ہے۔

## پنجاب

- اسسٹینٹ انسپکٹر جنرل آف پولیس برائے
- انسانی حقوق سیل، پنجاب
- انسپکٹر جنرل آف پولیس، پنجاب
- قومی کمیشن برائے انسانی حقوق، لاہور (صوبائی دفتر)
- خواتین کے خلاف کام کی جگہ پر ہراسانی کے محتسب کا دفتر، پنجاب
- پنجاب کمیشن برائے حقوق نسواں
- پنجاب ویمن پروٹیکشن اتھارٹی
- شہید بے نظیر بھٹو انسانی حقوق مرکز برائے خواتین، بہاولپور
- متاثرین کی معاونت کا مرکز، لاہور
- ویمن، ہیلپ ڈیسکس (پنجاب پولیس) ملتان
- پنجاب پولیس کے ضلعی ویمن ڈیسک، ملتان
- خواتین کے خلاف تشدد سے متعلق مرکز، ملتان

## سندھ

- اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل آف پولیس، سندھ
- ڈائریکٹر چائلڈ پروٹیکشن بیورو، کراچی
- ڈپٹی سپرینٹنڈنٹ آف پولیس برائے انتظامی امور، حیدر آباد
- ڈپٹی سپرینٹنڈنٹ آف پولیس برائے انسانی حقوق سیل، سندھ
- محکمہ انسانی حقوق، حکومت سندھ
- قومی کمیشن برائے انسانی حقوق، کراچی (صوبائی دفتر)
- خواتین کے خلاف کام کی جگہ پر ہراسانی محتسب کا دفتر، سندھ
- پولیس سہولت مرکز، حیدر آباد
- سینئر سپرینٹنڈنٹ آف پولیس، حیدر آباد
- سندھ کمیشن برائے حقوق نسواں
- سندھ انسانی حقوق کمیشن

خواتین اور بچوں کے تحفظ کا مرکز، سندھ

ویمن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ، حکومت سندھ

ویمنز پولیس اسٹیشن، حیدر آباد

## بلوچستان

- قومی کمیشن برائے انسانی حقوق، کوئٹہ (صوبائی دفتر)
- خواتین کے خلاف کام کی جگہ پر ہراسانی کے محتسب کا دفتر، بلوچستان
- ویمنز پولیس اسٹیشن، کوئٹہ
- ویمن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ، بلوچستان

## دارالحکومت اسلام آباد

- انسپکٹر جنرل آف پولیس، اسلام آباد
- قومی کمیشن برائے انسانی حقوق
- قومی کمیشن برائے حقوق نسواں

## خیبر پختونخوا

- جینڈر ڈیسک، سوات
- انسپکٹر جنرل آف پولیس، خیبر پختونخوا
- خیبر پختونخوا چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر کمیشن
- خیبر پختونخوا کمیشن برائے حقوق نسواں
- خیبر پختونخوا ویمن کرائسز سینٹرز، مردان
- قومی کمیشن برائے انسانی حقوق، پشاور (صوبائی دفتر)
- خواتین کے خلاف کام کی جگہ پر ہراسانی کے محتسب کا دفتر، خیبر پختونخوا
- ویمنز پولیس اسٹیشن، سوات

## گلگت بلتستان

- آغا خان مصالحتی وثالثی بورڈ، گلگت
- محکمہ سول انتظامیہ و پولیس، گلگت بلتستان
- محکمہ انسانی حقوق، گلگت بلتستان

خواتین اور بچوں کی پناہ گاہیں جہاں شکایات سیل کیسز کو ریفر کرتا ہے:

دستک چیریٹیبل ٹرسٹ، لاہور

خواتین کے خلاف ہراسانی کے محتسب کا دفتر، ملتان

پناہ شیلٹر ہوم، کراچی، ایدھی ہومز اینڈ ایدھی یتیم خانے، کراچی

بے نظیر شیلٹر ہوم، کوئٹہ، ایدھی ہوم، کوئٹہ، آبرو شیلٹر ہوم، کوئٹہ

نور ایجوکیشن ٹرسٹ شیلٹر، پشاور

شکایات سیل سائبر ہراسانی کے کیسز مندرجہ ذیل اداروں کو ریفر کرتا ہے:

بولو بھی، کراچی

ڈیجیٹل رائٹس فاؤنڈ، لاہور

ایف آئی اے نیشنل ریسپانس سینٹر فار سائبر کرائم، کراچی

ایف آئی اے نیشنل ریسپانس سینٹر فار سائبر کرائم، پشاور

چند سنگین نوعیت کے معاملات میں ایچ آر سی پی ایک فیکٹ فائنڈنگ ٹیم بھیجتا ہے تا کہ شکایت کی مزید چھان بین کی جا سکے۔ جس کے بعد ہم اپنے مشاہدات کی بنیاد پر ایک بیان یا رپورٹ جاری کرتے ہیں ہم صرف انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں سے متعلق مشترکہ شکایات کی صورت میں قانونی معاونت فراہم کرتے ہیں

ریفرل کے دیگر روابط

اے جی ایچ ایس لیگل ایڈ سیل، لاہور سے تعلق رکھنے والی یا ان خواتین کے لئے جن کے (مقدمات لاہور کی عدالتوں میں زیر سماعت ہوں)

سوسائٹی فار اسپیشل پرسنز۔ ملتان

دستگیر لیگل ایڈ فاؤنڈیشن، ملتان

پاکستان ہیومن ڈویلپمنٹ فاؤنڈیشن، ملتان

ڈاکٹر ایس ہارون احمد برائے نفسیاتی خدمات، کراچی

ڈوپولائن فری کلینک برائے نفسیاتی خدمات، کراچی

لیگل ایڈ سوسائٹی، حیدر آباد، ر سکنگ بیریئرز ویمن، کوئٹہ

**ہم سے رابطہ کریں:** آپ ہمیں کال کر سکتے ہیں، واٹس ایپ کر سکتے ہیں، ای میل بھیج سکتے ہیں یا خط ارسال کر سکتے ہیں۔ آپ اپنے قریبی ایچ آر سی پی شکایات ڈیسک میں بذات خود جا کر شکایت رجسٹر کروا سکتے ہیں اور کمپلینٹ آفیسر سے بذات خود بات کر سکتے ہیں۔

### لاہور

طاہرہ حبیب / لاریب سعید
0333 200 6800 (طاہرہ حبیب)
0321 341 4884 (لاریب سعید)
042 3584 5969
042 3586 4994
ایوان جمہور، 107 ٹیپو بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور
hrcp@hrcp-web.org
complaints@hrcp-web.org

### کراچی

ندا تنویر / عبدالحئی
0315 111 6287 (ندا تنویر)
0333 3046674 (عبدالحئی)
021 3563 7131
021 3563 7132
یونٹ نمبر 08، فرسٹ فلور، اسٹیٹ لائف بلڈنگ نمبر 5 (آئیلا کو ہاؤس)، عبداللہ ہارون روڈ صدر، کراچی
karachi@hrcp-web.org

### پشاور

اسماء خان
091 5844253
0331 9352097
اعظم چشتی روڈ، شیرازی کالونی، گلی نمبر 1، پیپل اسٹاپ، ریلوے روڈ، پوا کا، پشاور
peshawar@hrcp-web.org

### اسلام آباد

سمیتا عالم
0313 5358995
051 8351127
آفس نمبر 1 بی، سیکنڈ فلور، بلاک ڈی ۔12 (نزد پی ایس او پمپ) جی ۔8 مرکز، اسلام آباد
islamabad@hrcp-web.org

### کوئٹہ

نائلہ رحیم
0306 294 6125
081 282 7869
فلیٹ نمبر سی ۔6، کبیر بلڈنگ، ایم اے جناح روڈ، کوئٹہ
quetta@hrcp-web.org

### حیدر آباد

افشاں سمیتو
022 278 3688
022 272 0770
0310 339 2222
آفس نمبر 306، فائزہ آرکیڈ، صدر، حیدر آباد
hyderabad@hrcp-web.org

### ملتان

انیلہ اشرف
061 451 7217
0331 665 5529
مکان نمبر 24۔ اے، ابدالی کالونی، گلی مسجد ٹیٹاں والی، ڈیرہ اڈا، ملتان
multan@hrcp-web.org

### گلگت

ظہیر اسراج
0344 5475553
0355 4541088
آفس نمبر 9-8، رنگ یل پلازہ، جماعت خانہ روڈ، ذوالفقار آباد جتیال، گلگت

### تربت/مکران

وقار قیوم
0852 413365
0323 234 2406
پرواز ہاؤس، پسنی روڈ، تربت، کیچ
ghaniparwaz@hotmail.com

Human Rights Commission of Pakistan

جہدِ حق

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق جہدِ حق کے تمام قارئین کو آگاہ کرنا چاہتا ہے کہ یہ رسالہ مفت ہے۔قارئین کو کسی قسم کی قیمت ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

# انسانی حقوق کا عالمی منشور

10 دسمبر 1948ء کو اقوام عالم نے انسانی حقوق کا مندرجہ ذیل عالمی منشور منظور کیا

| دفعہ | |
|---|---|
| دفعہ - 1 | تمام انسان آزاد اور حقوق وعزت کے اعتبار سے برابر پیدا ہوئے ہیں۔ انھیں ضمیر اور عقل ودیعت ہوئی ہے۔ انہیں ایک دوسرے کے ساتھ بھائی چارے کا سلوک کرنا چاہیے۔ |
| دفعہ -2 | ہر شخص ان تمام آزادیوں اور حقوق کا مستحق ہے جو اس اعلان میں بیان کیے گئے ہیں اور اس حق پر نسل، رنگ، جنس، زبان، مذہب اور سیاسی تفریق کا یا کسی قسم کے عقیدے، قومیت، معاشرے، دولت یا خاندانی حیثیت وغیرہ کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔<br>اس کے علاوہ کسی بھی شخص کے ساتھ اس کے علاقے یا ملک کی، سیاسی، عملی یا بین الاقوامی حیثیت کی بناء پر کوئی امتیازی سلوک نہیں کیا جائے گا، خواہ وہ ملک یا علاقہ آزاد ہو یا تولیتی ہو یا غیر مختار ہو یا اقدار اعلیٰ کے لحاظ سے کسی اور بندش کا پابند ہو۔ |
| دفعہ - 3 | ہر شخص کو اپنی آزادی، زندگی اور تحفظ کا حق ہے۔ |
| دفعہ - 4 | کوئی شخص، غلام یا لونڈی بنا کر نہ رکھا جاسکے گا۔ غلامی اور بردہ فروشی، چاہے اس کی کوئی بھی شکل ہو، ممنوع ہوگی۔ |
| دفعہ - 5 | کسی شخص کو جسمانی اذیت، یا ظالمانہ انسانیت سوز، یا ذلت آمیز سزا نہیں دی جائے گی۔ |
| دفعہ - 6 | ہر شخص کا حق ہے کہ ہر جگہ اس کی قانونی حیثیت کو تسلیم کیا جائے۔ |
| دفعہ - 7 | قانون کی نظر میں سب برابر ہیں اور سب بغیر کسی تفریق کے قانون کے اندر امان پانے کے برابر کے حق دار ہیں۔ اس اعلان کی خلاف ورزی میں جو بھی تفریق کی جائے یا جس تفریق کی بھی ترغیب دی جائے، اس سے بچاؤ کے سب برابر کے حقدار ہیں۔ |
| دفعہ - 8 | ہر شخص کو ان فعال کے خلاف جو دستور یا قانون میں دیے ہوئے بنیادی حقوق کی نفی کرتے ہوں، بااختیار قومی عدالتوں سے موثر طریقے سے چارہ جوئی کرنے کا حق ہے۔ |
| دفعہ - 9 | کسی شخص کو من مانے طور پر گرفتار، نظر بند، یا جلاوطن نہیں کیا جائے گا۔ |
| دفعہ - 10 | ہر شخص کو یکساں طور پر حق حاصل ہے کہ اس کے حقوق وفرائض کے تعین یا اس کے خلاف کسی عائد کردہ جرم کے فیصلے کے بارے میں اسے ایک آزاد اور غیر جانب دار عدالت میں کھلی اور منصفانہ سماعت کا موقع ملے۔ |
| دفعہ - 11 | (1) ایسے ہر شخص کو جس پر کوئی فوجداری الزام عاید کیا جائے، اس وقت تک بے گناہ شمار کیے جانے کا حق ہے جب تک کہ اس پر کھلی عدالت میں قانون کے مطابق جرم ثابت نہ ہو جائے اور اسے اپنی صفائی پیش کرنے کا پورا موقع اور تمام ضمانتیں نہ دی جاسکی ہوں۔<br>(2) کسی شخص کو کسی ایسے فعل یا فروگزاشت کی بناء پر جو ارتکاب کے وقت قومی یا بین الاقوامی قانون کے اندر تعزیری جرم شمار نہیں کیا جاتا تھا، کسی تعزیری جرم میں ماخوذ نہیں کیا جائے گا، اور نہ ہی اسے کوئی ایسی سزا دی جائے گی جو جرم کے ارتکاب کے وقت کی مقرر کردہ سزا سے زائد ہو۔ |
| دفعہ - 12 | کسی شخص کی نجی زندگی، خانگی زندگی، گھر بار، خط وکتابت میں من مانے طریقے پر مداخلت نہ کی جائے اور نہ ہی اس کی عزت اور نیک نامی پر حملے کیے جائیں گے۔ ہر شخص کو ایسے حملے یا مداخلت سے قانونی تحفظ کا حق ہے۔ |
| دفعہ - 13 | (1) ہر شخص کو اپنی ریاست کی حدود کے اندر نقل وحرکت کرنے اور کہیں بھی سکونت اختیار کرنے کی آزادی کا حق ہے۔<br>(2) ہر شخص کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ کسی ملک سے چلا جائے چاہے یہ ملک اس کا اپنا ہو اور اسی طرح اسے اپنے ملک میں واپس آجانے کا بھی حق ہے۔ |
| دفعہ - 14 | (1) ہر شخص کو عقیدے کی بنا پر ایذا رسانی سے بچنے کے لیے دوسرے ملکوں میں پناہ حاصل کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کا حق ہے۔<br>(2) یہ حق ان عدالتی کاروائیوں سے بچنے کے لیے استعمال میں نہیں کیا جاسکتا جو خالصتاً غیر سیاسی جرائم یا ایسے افعال کی وجہ سے عمل میں آتی ہیں جو اقوام متحدہ کے مقاصد اور اصولوں کے خلاف ہیں۔ |
| دفعہ - 15 | (1) ہر شخص کو قومیت کا حق ہے۔<br>(2) کوئی شخص محض من مانے طور پر قومیت سے محروم نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس کو اپنی قومیت تبدیل کرنے کا حق دینے سے انکار کیا جائے گا۔ |
| دفعہ - 16 | (1) بالغ مردوں اور عورتوں کو بغیر ایسی پابندی کے جو نسل، قومیت، یا مذہب کی بنا پر لگائی جائے شادی بیاہ کرنے اور گھر بسانے کا حق ہے۔ مردوں اور عورتوں کو نکاح، ازدواجی زندگی اور نکاح کو فسخ کرنے کے معاملے میں برابر کے حقوق حاصل ہیں۔<br>(2) نکاح فریقین کی پوری آزادی اور رضامندی سے ہوگا۔<br>(3) خاندان، معاشرے کی فطری اور بنیادی اکائی ہے اور وہ معاشرے اور ریاست دونوں کی طرف سے حفاظت کا حقدار ہے۔ |
| دفعہ - 17 | (1) ہر انسان کو تنہا یا دوسروں سے مل کر جائیداد رکھنے کا حق ہے۔<br>(2) کسی شخص کو زبردستی اس کی جائیداد سے محروم نہیں کیا جائے گا۔ |
| دفعہ - 18 | ہر انسان کو آزادی فکر، آزادی ضمیر اور آزادی مذہب کا پورا حق ہے۔ اس حق میں مذہب اور عقیدے کو تبدیل کرنے اور اجتمائی یا انفرادی طور پر خاموشی یا کھلے بندوں اپنے عقیدے کی تبلیغ، اس پر عمل، اور اس کی عبادات اور رسومات پوری کرنے کی آزادی بھی شامل ہے۔ |

| دفعہ | |
|---|---|
| دفعہ - 19 | ہر شخص کو اپنی رائے رکھنے اور اظہار رائے کی آزادی کا حق حاصل ہے۔ اس حق میں یہ امر بھی شامل ہے کہ وہ آزادی کے ساتھ اور بلا کسی قسم کی مداخلت کے اپنی رائے پر قائم رہے اور جس ذریعے سے چاہے اور ملکی سرحدوں کے حائل ہوئے بغیر معلومات اور خیالات کا حصول اور ان کی ترسیل کرے۔ |
| دفعہ - 20 | (1) ہر شخص کو پرامن طریقے سے ملنے جلنے اور انجمنیں قائم کرنے کی آزادی کا حق ہے۔<br>(2) کسی شخص کو کسی انجمن میں شامل ہونے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ |
| دفعہ - 21 | (۱) ہر شخص کو اپنے ملک کی حکومت میں براہ راست یا آزادانہ طور پر منتخب کیے ہوئے نمائندوں کے ذریعے حصہ لینے کا حق ہے۔<br>(2) ہر شخص کو اپنے ملک میں سرکاری ملازمت حاصل کرنے کا برابر کا حق ہے۔<br>(3) عوام کی مرضی حکومت کے اقتدار کی بنیاد ہوگی۔ یہ مرضی وقتاً فوقتاً ایسے حقیقی انتخابات کے ذریعے ظاہر کی جائے گی جو عام اور مساوی رائے دہندگی کی بنیاد پر ہوں گے اور جو خفیہ ووٹ یا اس کے مماثل کسی دوسرے آزادانہ طریقہ رائے دہندگی کے مطابق عمل میں آئیں گے۔ |
| دفعہ - 22 | معاشرے کے رکن کی حیثیت سے ہر شخص کو معاشرتی تحفظ کا حق حاصل ہے اور یہ حق بھی وہ ملک کے نظام اور وسائل کے مطابق قومی کوشش اور بین الاقوامی تعاون سے ایسے اقتصادی، معاشرتی اور ثقافتی حقوق کو عملاً حاصل کرے، جو اس کی عزت اور شخصیت کی آزادانہ نشونما کے لیے لازم ہیں۔ |
| دفعہ - 23 | (1) ہر شخص کو کام کاج، روزگار کے آزادانہ انتخاب، کام کاج کی مناسب ومعقول شرائط اور بے روزگاری کے خلاف تحفظ کا حق ہے۔<br>(2) ہر شخص کو کسی تفریق کے بغیر مساوی کام کے لیے مساوی معاوضے کا حق ہے۔<br>(3) ہر شخص جو کام کرتا ہے وہ ایسے مناسب ومعقول مشاہرے کا حق رکھتا ہے جو خود اس کے اور اس کے اہل وعیال کے لیے باعزت زندگی کا ضامن ہو اور جس میں اگر ضروری ہو تو معاشرتی تحفظ کے دوسرے ذریعوں سے اضافہ کیا جاسکے۔<br>(4) ہر شخص کو اپنے مفاد کے بچاؤ کے لیے تجارتی انجمنیں، (ٹریڈ یونین) قائم کرنے اور اس میں شریک ہونے کا حق حاصل ہے۔ |
| دفعہ - 24 | ہر شخص کو آرام اور فرصت کا حق ہے جس میں کام کے گھنٹوں کی حد بندی اور تنخواہ کے ساتھ مقررہ وقفوں پر تعطیلات میں شامل ہیں۔ |
| دفعہ - 25 | (1) ہر شخص کو اپنی اور اپنے اہل وعیال کی صحت اور فلاح وبہبود کے لیے مناسب معیار زندگی کا حق ہے جس میں خوراک، پوشاک، مکان اور علاج کی سہولتیں اور دوسری ضروری معاشرتی مراعات، اور بیروزگاری، بیماری، معذوری، بیوگی، بڑھاپا اور ان حالات میں روزگار سے محرومی جو اس کے قبضہء قدرت سے باہر ہوں، کے خلاف تحفظ کا حق شامل ہے۔<br>(2) زچہ اور بچہ خاص توجہ اور امداد کے حق دار ہیں۔ تمام بچے خواہ وہ شادی کے بغیر پیدا ہوئے ہوں یا شادی کے بعد، معاشرتی تحفظ سے یکساں طور پر مستفید ہوں گے۔ |
| دفعہ - 26 | (1) ہر شخص کو تعلیم کا حق ہے۔ تعلیم کم سے کم ابتدائی اور بنیادی درجوں میں مفت ہوگی۔ ابتدائی تعلیم لازمی ہوگی۔ فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کرنے کا عام انتظام کیا جائے گا اور لیاقت کی بنا پر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا سب کے لیے مساوی طور پر ممکن ہوگا۔<br>(2) تعلیم کا مقصد انسانی شخصیت کی پوری نشونما ہوگا اور وہ انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کے احترام میں اضافہ کرنے کا ذریعہ ہوگی۔ وہ تمام قوموں اور نسلی یا مذہبی گروہوں کے درمیان باہمی مفاہمت، رواداری اور دوستی کو ترقی دے گی اور امن کو برقرار رکھنے کے لیے اقوام متحدہ کی سرگرمیوں کو آگے بڑھائے گی۔<br>(3) والدین کو اس بات کے تصفیہ کا اولین حق ہے کہ ان کے بچوں کو کس قسم کی تعلیم دی جائے گی۔ |
| دفعہ - 27 | (1) ہر شخص کو قوم کی ثقافتی زندگی میں آزادانہ حصہ لینے، فنون لطیفہ سے مستفید ہونے اور سائنس کی ترقی اور اس کے فوائد میں شرکت کا حق حاصل ہے۔<br>(2) ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ اس کے ان اخلاقی اور مادی مفادات کا تحفظ کیا جائے جو اسے ایسی سائنسی، فنی یا ادبی تصنیف سے، جس کا وہ مصنف ہے، حاصل ہوتے ہیں |
| دفعہ - 28 | ہر شخص ایسے معاشرتی اور بین الاقوامی نظام کا حقدار ہے جس میں وہ تمام آزادیاں اور حقوق حاصل ہوسکیں جو اس اعلان میں شامل ہیں۔ |
| دفعہ - 29 | (1) ہر شخص پر معاشرے کے حق ہیں کیونکہ معاشرے میں رہ کر اس کی شخصیت کی آزادانہ اور پوری نشوونما ممکن ہے۔<br>(2) اپنی آزادیوں اور حقوق سے فائدہ اٹھانے میں ہر شخص صرف ایسی حدود کا پابند ہوگا جو دوسروں کی آزادیوں اور حقوق کو تسلیم کرانے اور ان کا احترام کرانے کی غرض سے اور ایک جمہوری نظام میں اخلاق، امن عامہ اور عام فلاح وبہبود کے مناسب لوازمات کو پورا کرنے کے لیے قانون کی طرف سے عائد کی گئی ہوں۔<br>(3) یہ حقوق اور آزادیاں کسی حالت میں بھی اقوام متحدہ کے مقاصد اور اصولوں کے خلاف عمل میں نہیں لائی جاسکتیں۔ |
| دفعہ - 30 | اس اعلان کی کسی چیز سے کوئی ایسی بات مراد نہیں لی جاسکتی جس سے کسی ملک، گروہ یا شخص کو کسی ایسی سرگرمی میں مصروف ہونے یا کسی ایسے کام کو انجام دینے کا حق پیدا ہو جس کا منشا ان حقوق اور آزادیوں کی نفی ہو جو یہاں پیش کی گئی ہیں۔ |

پبلشر: ندیم فاضل: پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق
”ایوان جمہور“ 107۔ ٹیپو بلاک، نیوگارڈن ٹاؤن، لاہور
فون : 35838341-35864994 فیکس : 35883582
ای میل hrcp@hrcp-web.org ویب سائٹ : www.hrcp-web.org
پرنٹر : مکتبہ جدید پریس، 14 ایمپرس، لاہور Registered No. LRL-15

کمپوز : جمال احمد سید رضا شاہ